کلیاتِ آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمّل کلام

مرتّبہ

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو

جمّوں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سرینگر

ناشر:-

سیکریٹری جموں وکشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز۔ سرینگر

گوڈنیک چھاپ:-

پانژٕھ ہتھ (۵۰۰)

پرنٹنگ:-

ہانڈہ برادرس۔ جالندھر

مول:- Rs 9.25

عالمَ ہا کرِہ یاد آزادٕ آزاد

کُنہِ ساتہٕ وُچھتہٕ یاد پاوَے مدٕہ نو

(آزاد)

حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب ۱۹۴۸ء کی بہار میں بستر مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر ——— اُن کی ادبی تخلیقات کا پلندہ ——— ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سرہانے بند پڑا رہتا تھا۔ اور اس حال میں شاید ان کی روح سودا کا یہ شعر گنگناتی رہی ہوگی

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لئے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمست کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفق پر اُبھر آیا۔ اور آزاد کی وفات کے کچھ عرصے کے بعد ہی اُن کی شعری و نثری تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے برمحل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں اپنے وجود میں آجانے کے بعد ہی آزاد کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور اُنہیں شایانِ شان طریقے پر زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثا سے مناسب معاوضہ پر "کشمیری زبان اور شاعری" اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے مسودات حاصل کئے گئے۔

"کشمیری زبان اور شاعری" کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شایع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویز کی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیاتِ آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈیمی اپنے اس عہدِ وفا سے پوری طرح عہدہ برآ ہو گئی ہے۔ اور مرحوم آزاد کے تمام افادات منظرِ عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مجموعے کے متعلق یہ بتانا ضروری ہے کہ اس میں آزاد کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شایع کیا گیا ہے۔ گو اُنکا بہت سا کلام

اگرچہ پہلے بھی شایع ہو چکا تھا، لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالب کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع

غنچہ میں دِل تنگ ہے حوصلۂ گُل ہنوز

قارئین خود اندازہ کر سکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُن سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا وسیع اضافہ ہوا ہے۔ "کُلیات آزاد" کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزاد نے دمِ واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرالیا تھا۔ اور جو آزاد کی سوانح اور فکری ارتقاء کے اُتار چڑھاؤ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراقِ پریشان کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں ریاض اور عرق ریزی سے گریز نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کر دیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزاد کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقدُّمِ زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آیندہ محقّق اور نقاد کا کام آسان بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزاد کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مفید روشنی ڈالتا ہے۔

اُمید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہو گی۔

محمد یوسف ٹینگ

سرینگر: اول مئی ۱۹۶۷ء

ترتیب

صفحہ

صفحہ

ج

صفحہ

دور دویم ۴۵۷

نظمیں، پیامی غزلیں وغیرہ

منظومات ۴۵۸

صفحہ

صفحه

پیش لفظ

عبدالاحد آزاد کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اونچے درجے کے تعلیمیافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز اُن کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے اُنہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزاد نے زندگی کے کڑوے کسیلے مرحلے گذار دئے اور ایسا نغمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دُکھی دِلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزاد نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک اور سرمایہ، ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدردانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نہ صرف آزاد کی شاعری کے قدردانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزادؔ کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قایم رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کر سکتا ہے۔

آزادؔ سچے شاعر کی طرح ایک لاابالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضایع ہو گئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ اُنہیں پڑھنا اور قلمبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدردان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک محقق، تحقیق اور تجسس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف والہانہ ذوق بلکہ ادائے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجوؔ کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزادؔ کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر گنجوؔ کے ذوقِ ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی مصروفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعیِ بلیغ کی۔ وہ کشمیری کے صاحبِ ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے

ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب کر کے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک حاوی اور بسیط مقدمہ اُردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزادؔ کا فیضان، کشمیر کی چار دیواری سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ عظمت اور ان کی فکر کی رنگا رنگی سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجوؔ کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے سے پہلے بالاستیعاب مطالعہ کا موقع ملا۔ آزادؔ کی فکر و فن میں جو مضمر صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجوؔ کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری کی بڑی بھاری خدمت تصور کی جا سکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزادؔ کی اردو میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے آزادؔ محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے اِرتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی۔ جس کا ثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے جو انہوں نے اُردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہل قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب توضیح اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو دنیا کو اندازہ ہوسکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف توصیف کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشانِ منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربرآوردہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی بلیغ کریں گے۔

سرینگر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

عبدالقادر سروری

صدر شعبہ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

تمہید

مرحوم آزادؔ کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں
تہورؔ صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات
میں ایک دوسرے کا رجحان طبیعت دیکھکر ہم میں باہمی مؤانست قایم ہو گئی
چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا، اور رات
رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا
بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بسلسلہ ملازمت
سرکار آزادؔ کے آبائی گاؤں راؔنگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے
علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط وکتابت شروع ہوئی۔ ان کے
کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں، جہاں خطوط میں دوستانہ
جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر
میں ادبی ذوق وشوق بھرا پڑا ہے۔ طرز تحریر رنگین ہے اور آزادؔ کے ادبی

جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں بسا اوقات آزاد اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رحلت سے ایک دن پہلے جب آزاد کو اپنی زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اور لقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔ "جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیائی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ[1] ادبیات میرا سارا سرمایہ ہے۔ میں ان کاغذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پائے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کاغذات کو پنڈت پریمناتھ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے حوالے کیا جائے، تاکہ وہ ان کاغذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔

---

[1] یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپا کر شایع کردی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پر آزاد کے سرہانے تھی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ (گنجو)

اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دیئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا گورنمنٹ نے آزاد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوضہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سورسیار گاؤں میں ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزاد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سورسیار جا کر اُن کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گذشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم محوشدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالا کی توجہ اس سرمایۂ ادب کی طرف مبذول کراتا رہا۔ لیکن کسی ایک صاحب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہو سکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائم منسٹر جموں و کشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایۂ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شایع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے معقول

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تاحیات عنایت ہوئی۔ مرقد آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قایم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ قایم ہوا، تاکہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپوا کر شائع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مدنظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے سہ

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

میں اپنی معروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایۂ جاں بنا لیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراقِ پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کر دی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجایش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں۔ میں اُن احباب کا شکر گذار رہونگا جو اس قسم کی فروگذاشتوں کی نشاندہی کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر خواہ تلافی ہو سکے۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے قیمتی مشورے دئے۔ جموں وکشمیر یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالقادر سروری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر ثانی کی اور کچھ مفید مشورے دئے۔ اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔ میرے عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں اُن کا بھی شکر گذار ہوں۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں۔ مقدمہ میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت اور ان کے فکر وفن سے متعارف ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لاحاصل نہیں سمجھونگا

۲۴۲ - جواہر نگر سرینگر
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

پدم ناتھ گنجو

دیباچہ و مقدمہ

پیدائش، حسب و نسب

عبدالاحد ڈار آزادؔ موضع رانگر میں ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں سمت ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگر سرینگر سے جنوب مغرب کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزادؔ کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے "والد بزرگوار صوفی منش تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی کتابوں کے آگے کچھ پڑھا نہ سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا

ہر کسے را بہر کارے ساختند   میلِ آں را در دِلش انداختند

سمت ۱۹۷۲ب (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔"

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانی مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۷۵ بکرمی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس کئے گاؤں زوہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ازبس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہو گیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلباء کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ ۱۹۸۲ب (۱۹۲۵-۲۶ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مرحوم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شست اور نادرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ، آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور ستھرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشائی گفتار میں مبدّل ہوتے تھے۔ حافظہ تیز تھا۔ سماع کے شایق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتدار

آزادؔ نے اپنی قلم سے لکھا ہے۔ "میرے والد بزرگوار (خدا اُن کو مغفرت کرے) شعر و سخن کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مثنویاں پڑھنے اور سُننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

تخلص تخلص کے بارے میں لکھا ہے :" میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام احد ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے عرصے کے بعد جانباز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۸۸ء بکرمی (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں ۔" حاکمانِ وقت آزاد سے اُلجھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور" میں ترال کے مڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی ۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی ادبی کتابیں اور رسالے ، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ ترال میں روزانہ صبح کے چار بجے شاہمدانؒ صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں ؎

ترالی مئرزی جانباز باز نیوائنی ہالِہ ہندر پاٹھو نیوو لاٗنی یے
آزاد ووٗن نس شاہِ ہمدانی ہالِہ ہندر پاٹھو نیوو لاٗنی یے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانباز کو گیند کی طرح ترال پہنچا دیا۔ شاہ ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔" حاکمان وقت کا قہر، گھر بار سے جلاوطنی۔ یہاں تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو ازراہِ سزا نوکری سے چھٹی

ملنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اکلوتا بیٹا جاں بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزاد کو داغِ مفارقت دے گیا۔ دوا ناکام، دعا ناکام۔ آزاد کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ احد جانباز نہ رہا۔ آزاد ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

نوکری کا سلسلہ

آزاد ۱۹۱۵ء میں سرکاری نوکری میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال تک زوہامہ کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترال مڈل سکول میں کچھ عرصہ گذار کر ڈیڑھ سال کی مدت گیرو کے مدرسے میں گذاری۔ اس کے بعد ۱۹۳۳-۳۴ء میں نارمل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سرینگر آئے۔ ۱۹۳۴ سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ زوہامہ کے مدرسے میں متعین رہے۔ زاں بعد ایک سال بڑنہ وار کے مدرسے میں گذارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادمِ حیات سورسیار میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

آخری بیماری

یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزاد صحتِ کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور مصروفِ علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سورسیار میں بخار اور دردِ شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیبوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اقرباء نے ان کو سرینگر دیتی ہانی

ہسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص " اپنڈی سائیٹس" ہوئی۔ جس کے لئے ابتدا میں آپریشن کرایا جانا چاہیئے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہوسکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو سرینگر کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کر چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ ۴۵ برس کی عمر پاکر ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزاد کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجور نے تاریخ وفات کہی ؎

بد ہوش سا

آہ آزاد از جہاں روپوش شد | یا کہ از جام بقا مدہوش شد
بہر سال رحلتش مہجور گفت | بلبل شیریں بیان خاموش شد

۱۹۴۸ء

آخر بار میت کو رانگر لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں اُن کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سُپرد خاک کیا۔

مہجور سے ملاقات اور اُس کا اثر

۱۹۳۵ء میں رانگر میں کسی مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجورؔ بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے کیمپ پر آئے تھے۔ آزادؔ موضع رانگرمیں سکونت رکھتے تھے۔ مہجورؔ کی شاعری کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی شاعری کے پرستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی سوانح حیات لکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزادؔ نے نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ مہجورؔ کی شاعری کے ایک مداح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزادؔ اپنی غزلیں مہجورؔ کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجورؔ لکھنے میں وہ اسی وقت سے مصروف ہوئے۔

مہجورؔ کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام شروع ہوا۔ اس کام میں آزادؔ کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے اور اس میں کافی وسعت، لوچ اور برجستگی دیکھکر اس کی کس مپرسی سے متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور لکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ شعرائے سلف کے حالات، اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتادہ علاقوں میں جا جا کر پیر و جوان سے عجز و انکسار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ مسالا جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بوڑھیوں سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں کیں اور ان کے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کر فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا نواسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس طرح کی "کھوڑہ فینچہ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو ۱۹۳۵-۳۶ء سے تادم مرگ یعنی ۱۹۴۸ء تک "تاریخ ادبیات کشمیر" کے لئے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے میں بھی ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعر العجم کے ہم پلہ کہی

جا سکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کوشاں رہے۔ لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا اُن کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے اُن کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب اُن کی حیات میں طبع نہ ہوسکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شایع کیا ہے۔

بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور عجز و انکسار اُن کی فطرت کے خاص اجزاء تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشر و اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شاید اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو متحمل نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے بدوران جنگ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہمدرد اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہمدرد کے ایڈیٹر پنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور ما بعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

آزادؔ کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہو گئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزادؔ کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آرا نظمیں مثلاً مناظرہ عقل و عشق، شکوۂ کشمیر، شکوۂ ابلیس، سبھاش بوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شایع ہو چکی تھیں۔

شاعری کے تین ادوار

آزادؔ کی شاعری کے تین ادوار کہے جا سکتے ہیں۔ ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے کئی وجوہ کی بنا پر اس کتاب میں دورِ ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہواً یا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہو گیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

دورِ اوّل

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضا سے شاعری کے مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جا سکتا۔ مثنوی کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

دورِ ثانی یہ دور آزاد کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزاد کی شاعری کا یہ دوسرا دور کہا جا سکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے۔ جنمیں نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

دورِ ثالث دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہو گئے تھے حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقروض کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پر آزاد کے مدِمقابل تھے۔ ایک طرف آسایش دوگیتی اور دوسری جانب مشکلہائے ہر دو عالم کی متضاد تصاویر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا اُو دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار لیکر نا انصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسر پیکار ہو جائے، تو ایک فطری بات ہو گی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور آزاد کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آرا نظمیں

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری نشو و نما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی تفصیل یہ ہے :۔

نظم (۱) مثنوی ژندہ بدن و معیار (۲) مثنوی قمر الزمان (۳) غزلیات (۴) رباعیات و قطعات (۵) نظمیں ۱۔ پیام آدم میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک مثلاً "دریاو" "لاثانی اور لافانی ہیں (۶) ندائے ہاتفی اُن کی چھوٹی بڑی کمئی چیدہ چیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں قابل ذکر ہیں۔ مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور بےخودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خواباہ خیالاہ و ہماہ گماناہ، صبح صادق یاوُن تہ بجر۔ سرمایہ داری، پاں ژادر، سون، خودا، عید، میون وطن انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں مناسب مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل "ہاں بڑھے چلو" کے نعرے سے بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی خودغرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگباشی للتادتیہ کی زبانی اپنے ہموطنوں کو وحدت، یگانگت، باہمی آشتی واتحاد، پریم اور لول" کے ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھادھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں دے دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ حریت سے نہ بھٹکیں۔ اڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے درختوں سے، گرتے آبشاروں سے، گل وبلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گرمجوشی، محبت، آشتی اور ملنساری کے عمل پیہم اور آزادی کے سبق سناتے رہے۔

تصنیفات ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں۔ مثنوی "زندہ بدن ومعیار" موسوم بہ "تبسم گل" ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی "قمرالزمان" ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام موزون ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

صرف کئے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزاد کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نثر

(۱) تاریخ ادبیات کشمیر، شعرائے ازمنہ حال وسلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہوگیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جاچکی ہے۔

(۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی گگریز کے مصنف مقبول شاہ کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزاد نے مقبول کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محو شدہ اوراقِ پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیات مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزاد اور غزل

آزاد کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذباتِ قلبی کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنایع اور بدایع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چُن چُن کر یوں جوڑتے ہیں کہ ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنفِ شعر میں ہم قافیہ مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے۔ فلسفۂ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی بہت ساری غزلیں اُن کی پولیٹیکل شاعری کے بہترین نمونے ہیں۔ مہجورؔ کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری کی دقیانوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوّف کی دلدل سے نکال کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو بلکہ فلسفۂ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں ان کو ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا

اکثر کلام آزادؔ نے خود تلف کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزادؔ احدؔ تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزادؔ کا معیار سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے نابالغ آزادؔ کا کلام ان کی ترازو میں تُل نہ سکا۔ اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا ؎

ساقی و صراحی و مے و جام | غوغاے شراب خانہ کوت گوم
اے بادِ صبا شباہ گژھکھ نا | احدنی وَنہ ہُس فسانہ کوت گوم

(صنعت مراۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکدہ کا شور و غل میری وہ محفل مے کشی کیا ہوئی ؟ بادِ صبا ! کبھی محبوب کے وہاں جا کر رات کو احدؔ کا فسانہ سُنا کر نہ آسکے گا !

(۱) کس وَنہ ژۆ لمہ بالہ یار ہے ویسی یے | تھوۄنم للہ وُن نار ہے ویسی یے
(۲) ابرہ چاگرتھ ہرشہ تیہ لایتھ | چشمن سخت خمار ہے ویسی یے
(۳) تن من زالُن شب و روز نالُن | احدس تھاوی نم کار ہے ویسی یے

(۴)

مَن چہ پِتھ گیئس متانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مے خانہ ہے پیمانہ ہے پیمانہ ہے

(۵)

دل از جنون بھوونم بَرِتھ جاے نصیحت آوَرِتھ

چھُس زندہٕ آسِتھ یا مرِتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

مفہوم :- (۱) سکھی! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست مجھ سے دُور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوزِ عشق کی تپش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی! (۲) ابرو کی کمان کو کس کے تیر مژگان چھوڑ دیا۔ وہ دیکھو اس کی چشم شہلا میں کس قدر خمار ہے سکھی! (۳) رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح دونوں کو سوزِ عشق میں جلانا۔ یہ ہی وہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ گیا سکھی!

مفہوم (۴) میں نے عشق کے مے کدے سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی مے نوشی کی کہ مدہوش کیا پاگل ہوگئی۔ (۵) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اُس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں (دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مردہ صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورے کے برجستہ استعمال کو آزاد نے اپنی شاعری میں فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ چھچے تُلے اور بہت کاوش کے ساتھ

دھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معصومانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

(۱) دوستو متہ ییم بہانہ ترٛاو — سہ کُہ سہ لنٛڈ یتھنہ لوٚگمُت واو
شہ کُس گُل یتھنہ وُچھ بلبُل — بہٕ لاگے دردہ ہی تہٕ گُل

(۲) دزے یتھ پاٹھی میٚژ سے متر تیل — نتہٕ یتھ آبہ پایس نیل
رتھے پاٹھی تس تہ میٚ گوو میٚل — بہٕ لاگے دردہ ہی تہٕ گُل

مفہوم :- (۱) میرے حیلہ گر دوست! دُنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلبل کا لمس نہ ہوا ہو۔ (۲) میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قائم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

(۱)

رگہ تہٕ دِلہ زار سوزس پرٛتی ییے — نیرِ شر پھیرِ بیمارن ہوشس
پوشہ کھوتہ رادِ لِمُشکہ خوتہ لوٚتی ییے — پتہٕ لوٚر ہتہٕ ییے لاگے پوشس

●

(۲)

لوکہ چار پینہِ سئے آیت ہتھاوس — چھوکہ لدٕ واءُ لنجہ ژٕلہِ ہیٚم بار
مرٕ ماکرہ کیاہ یتھ چکہٕ چاوس — کنہ بوز واوس ونیو زار

ناوَن دُنیا بژم بازی گار | یاوُن بَبرے داو کرِ ناوس

کنہ بوز داوس دَنہ یو زار | سُورِ ییلہ یاوُن سورن ہاوس

●

(۳)

پیئم از روشہ پوشہ مٔت یتھ سوننک ہوا لٔوت لٔوت

دِلک دیرینہ تب سوٚت سوٚت بنظاہر چھُم ہمان امشب

مفہوم :- (۱) میرے محبوب ! ترو تازہ پھول تیرے نچھاور کرونگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ وزاری کی پیش کش کرونگی۔ آہ وزاری کیا کہ جو پھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس سے سُن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے ہوش وحواس ٹھکانے لگ جائیں۔

(۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی ۔ شاید ایسا کرنے سے میرا مجروح دِل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال ہے۔ محبوب سُن لے کہ میں بادِ صبا کے ہاتھ کیا سندیسہ بھیج رہی ہوں۔ میرا شباب پُر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبو دار ہے۔ یہ اس کی خدمت میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ اور ہو! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اُس کے قربان کردوں۔

(۳) مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا متنوع اظہار ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے احساس کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح دوسری زبانوں کے ہم مفہوم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے تصوف کی زنجیروں سے آزاد کرکے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں میٹھے اور مترنم انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا برمحل استعمال کرتے ہوئے نازک خیالیوں کو اشعار میں سمو دیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں بنا دیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو:

یس فوٗل نہ دل تہٕ جگر ہیتھ لولہ نارہ کٕنی تر

تٕمی بوزِہ روزِ محشر باغِ ارم غنیمت

مفہوم:۔ جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے شگفتہ نہ ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضۂ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب

دل اور جگر کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور قول کو اس طرح گرانقدر جذبہ بنایا ہے۔

بأل شہ ہے چھ بے وفا میون اَمار کیأہ کرے
سورِہ وُنِس محبتس زور تہٕ زار کیٖاہ کرے

مفہوم :۔ سکھی! بالم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟ اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ وتھرادے مدنو　　لالئن ہا مالہ کرِہ ناوے مدنو
نظرِ نیرے تھزِ رَان ہا پھیرَے　　وگنین سیٖت وَنہ ناوے مدنو
تازہ یارانَس عہد و پیمانَس　　آدنچ لولہ ہتَوری ژادے مدنو
گمانہ موبَر یِم ضرب جگر　　داوس تہٕ کاوس ہا دے مدنو
عالم ہا کرِہ یاد آزاد آزاد　　کنہٕ ساعتہ وُچھتہ یاد پادے مدنو

مفہوم :۔ اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کروں گی، اور آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی (۲) اونچی اونچی ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت سنواؤں گی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یارانہ قائم کیا ہے، اس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت گاؤں گی (۴) ذرا بھی یہ وسوسہ نہ رکھ کہ تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخم جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہوگا جب ساری دنیا آزاد کو یاد کر کے چرچا کرے گی - دیکھنا وہ دن بھی آئے گا، جب یاد دلادونگی ۔

ترنم ملاحظہ ہو- الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرزادا سے سارے اشعار بھر پور ہیں۔ سُننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔عوام اور خواص میں آزاد کی موجودہ مقبولیت دیکھکر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے ؎

پہنہ ناوُنہٕ اوس شُرکہ بان حیہ نے پھیرہ تس مدہ نس ادہ ہے ہا ے

مرکہ تھے مرتبہ ہُرہ بے کسہ نے پھیرہٕ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے

مفہوم :- اب بھی میرا شباب موجود ہے ۔ کاش وہ آئے - اور میری تمنائیں پوری ہو جائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہو جائے گی پھر اُس محبوب کو بہت دُکھ ہو گا- میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔اس شعر میں آزاد کو مرزا غالب کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے ؎

شہرۂ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

منز لولہ کین اخبارن آزاد چھُ موختہ ہارن

منظور خریدارن چھُ نامہ نگار آسے

مفہوم :- محبت کے اخباروں میں آزاد " لول " کی دُرافشانی

کر رہا ہے۔ کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے ؎

یاوٕنہ مِیانے یاون راےیے ماٸے چھس یوٚونہٕ وانٕے
پاٸرِی پاٸرِی لگہٕ یوٚ ژھایہ تہٕ گژھٕ آیے ماٸے چھس یوٚ وٚنہٕ وانٕے
سوزٕ ہیتھ آزاد دٕراو بےوٚآیے شمعس گژھ کرہٕ پروانہٕ
مزٕہ اتھ لول کِس وزنس کیاٸے ماٸے چھس یوٚ وٚنہٕ وانٕے

مفہوم :- میرے محبوب! تم میری جوانی کا جوبن ہو میں تمہارے لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔ میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر .... آزاد درد محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پہ پروانہ وار قربان ہونے کیلئے نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزا ہے۔

کیسے اندوہگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

بیٚلہِ گوم کنَن کتھ ناٚرِ نِس حُسنس چھہِ فِتنہٕ ملہٕ مِش
گوم اشک چشمن جاٸرِی یے ساتھاہ ژہٕ بولہٕ وٕنی ہاٸرِی یے

مفہوم :- جب میں نے کسی سے یہ سُنا کہ حُسن کے ساتھ فتنہ انگیزی کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سُنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "ہلہ مش" ایک دلکش بندش ہے۔ جس سے شعر کی رفعت اور بڑھ گئی ہے۔

دُوره وُچھمکھ نیوان ڈالہ مخموُر ۔۔۔ اَلہٕ راداں حالہ اَکہٕ سوہنہٕ کنہٕ دوُر
تیز ہمیزہ اہر بیزہ فُلیے لو ۔۔۔ چارہ میو نُے ژہٕ کرتہٕ نازلئے لو

دزہٕ وُن نار لو کچار مزہ دار کیاہ ۔۔۔ شولہ ماران گرہٕ تارہ سبے واہ
اَمہ چھہ ڈالی ہتی ہوشہٕ گاٹگیے ۔۔۔ چارہ میونُے ژہٕ کرتہٕ نازلئے لو

مُفت آزاد ژیہ پتہ فلوا ڈراو ۔۔۔ مارہٕ ہتیو زانہ ہکھ میونُے باو
بیلہٕ بیمہ ہے دیارن موّلئے لو ۔۔۔ چارہ میونُے ژہ کرتہٕ نازلئے لو

مفہوم :- (۱) محبوب! جب میں نے تمہیں دُور سے مخمور حالت میں ٹہلتے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک نادر کیفیت بپا کرتے تھے۔ تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی رواں دواں تھیں کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا، میری چارہ جوئی کر (۲) شباب ایک پُر لطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سُلگتی ہوئی آگ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے۔ (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی معاوضہ کے تیرے پیچھے پیچھے دیوانہ وار چلا جا رہا ہے۔ اس کی کیفیت تُو کیا جانے؟ جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدردانی کرتے !

بچپن کی تعریف اور دام دیگر اپنا والہ وشیدا بنانے کا خیال لطف سے خالی نہیں۔

آئینہ وُچھان اس وَنان سینہ بسینہ   بے کینہ پُرِزِ کرِ پأٹھو دینہ ڈَلے دورہ خلے لو
لٹرِہ کارِہ خم دِلتھ شانہ بجف بجنین یار   بیچانہ زُلفن مُشک ملے دورہ خلے لو
کرنازہ سُہ مخمور وَنان تازہ یارن اوس   آزاد بُوزِتھ فتنہ تُلے دُورہ خلے لو

مفہوم:- (۱) محبوب آئینہ میں اپنی صُورت دیکھ دیکھ کر اپنے آپ سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلاشبہ کوئی بھی بے کھوٹ انسان میری شکل دیکھکر میرا شیدائی ہو جائے گا۔ (۲) آئینہ کو سامنے رکھکر محبوب اپنے گھونگر والے بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جُھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے اور ماتھے پر بل ہیں۔ (۳) اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں ایک پُرکیف حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کرکے جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صحیح عکاسی کرکے اپنے زورِ قلم کے جوہر دکھلائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا، خمار، تازہ

یارانہ اور آزاد اور فتنہ کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور ایک حسین تصویر پیش کی ہے ؎

زن اہر پیزہ چھلی تیز مہیزہ چاٹی   پوٗتس پٔتھ دوان داٗرِ داڑی نگارو

مفہوم :- (۱) محبوب عاشق پر شوخی سے بھرپور، ناز و ادا، اور کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہر پیزہ" (لوہے کے چھوٹے چھوٹے دانے) سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور نادر تشبیہہ سے جان سی پڑ گئی ہے۔

قسم دٔڑہی ہیتھ دِتمٕ تس کافرس دل   خبر چھنہٕ آسہ کیاہ انجام لُتہ یے

ہوس چھُم نِنہٕ تن لاگِتھ ونس حال   بنیتھ کافر اُنیتھ اسلام لُتہ یے

چھُہ نادان بوالہوس کافر گنہگار   ملامت عاشقس چھا پام لُتہ یے

مفہوم :- (۱) میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سوگندہ کھا کر اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہوگا ؟ (۲) میری آرزو ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھکر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اس میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ (۳) محبوب! تم نے مجھے نادان، بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق واقعتاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

"قسم دٔڑہی" محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا

کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری پر قایم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری کے مراتب پر ظاہرا طور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے انجام کار دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو ندکوز نہیں۔" دوسرے شعر میں محبوب سے قرب حاصل کرکے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال سنا کر اگر ضروری ہو کہ محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں۔ تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بوالہوس ہے وغیرہ۔ محبوب کے سامنے عاشق کا سر تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر وغیرہ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں۔ ہاں تھوڑی سی ملامت ہے لیکن ملامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے۔ اور عاشق کا ملامت سہنا ایک ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھکر مرزا غالب کی "تصویر کشی" یاد آجاتی ہے۔

زُلفن اویزان کیاہ زبر دل عاشقن ہندی سر بسر

بیھتھ پاٹھو ظلمَ تس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جدول دُشمن شوُبان کیشاہ نزدیک تھتہ موسے سیاہ

زَن کالہ ابرس تَل ہناہ رُوز تھ ہلال اے نازنین

مفہوم :- محبوب کی زُلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا خُوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آبِ حیات کی گہرائی میں سے لعل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں "چشمہ آبِ حیواں" سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش چھاوان کوت ژوٗلم بے عار دوست

خوش طبیعت، خوبصورت، خشمہ ہوّت میخوار دوست

آفت چین، غارت دل، راحتِ جان، سروِ ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیّار دوست

الفاظ چچے تُلے اور موزوں ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے ؎

پریشان دلن منز یہ زُلفِ پریشان   یِیتی کُچھ تھکے پادشاہ سوندری لو

صفا دلِ وفادار یارن تمنا   گفاہ، خوش کلا ماہ، کتھا سہ ندری لو

مفہوم :- تیری زُلفِ پریشان کا تصور متوالے عاشقوں کے دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طُرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن کا بادشاہ ہے۔ (۲) محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر کو پُر معنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اوپر کے پہلے شعر میں لف و نشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر میں تجنیس ناقص کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

(ل) گنجھو کران جانے سرشہے   آرہ کرشہے بدول جمال

(ب) گاہ روبرو، گاہ ژھایہ   ژھاین و چھان آزاد
محرم دِلک ہمسایہ چھُس   برونٹھ سے کنہ لو

(ج) عید چھم نہ کرہ ناشادی ہے   دیدو و چھم آدی آدی ہے

(د) شاد گو آزاد ژاد یلہ بُرسے   یاد پیوس آدنک ننده بون یار
تو شی اتھہ بوشُس پوشہ گندرہے   ساز کرُہو کرُہو بے بادہ رو خمار

مفہوم:- (ا) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں۔ (ب) آزاد کبھی کھُلم کھُلا آمنے سامنے ہو کر اور کبھی نظر بچا کر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کر رہا ہے؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمسایگی میں رہتا ہے۔

(ج) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(د) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھ کر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہو گیا۔ میرے محبوب (دگلدستہ) اپنے حسن پر غرور اتراؤ اور ناز و انداز کے زیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کراؤ۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کہ کیسے یک لخت دوبالا ہو جاتی ہے جب آپ فرض کیجئے گا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقائق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دِل سے براہِ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم ۔

بُلبُلو وۆد، گُل ہُرِتھ بیٹھی، سرد کُلی گے رۆزی رۆزی
چاک جامن دِلتھ یہ کیاہ سنہ پاک داماٹس ونیوم

شور گُل پاں ژادرَو تہٕ رود دُری یاوَن آرام

تَنہٕ مُرشِد آدِ بتھ یہ دردِ دِل کوہتا نس ونیوم

مفہوم :- (۱) جنونِ عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک دامنِ محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُنکر بلبلوں نے چیخ و پکار شروع کی پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سرو صُمٌ بکمٌ کھڑے رہ گئے۔

(۲) میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دل جب پہاڑوں کو سنالیا تو آبشار سُنکر ایسے متاثر ہوئے کہ وہ متحرک اور نالاں ہو گئے۔ دریاؤں کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں ہو گئے۔

بُلبُلوں کے فطری طور چہچہانے پھولوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزادؔ نے حسنِ تعلیل سے کام لے کر اپنی آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس آبشاروں سے رواں دواں حالت میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشعار میں نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھران کمن کمن تہٕ رٔیشن تہٕ عالمن

عشق کران [illegible]

گارہ گئی ژبیہ خوردہ سائی یار بنان چھ دیارہ وائی
میرؤ چھُم بنان فرژائی داتہ بُنان سوائیلے

مفہوم :- عشق ایک ایسی حالت ہے جس میں بڑے بڑے درویشوں اور داناؤں کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک بدن حسینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

(۲) کم سن محبوب! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار امیروں سے دوستانہ کی اتھاہ چاہت پیدا ہوگئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گداز اور سُریلا بن جائے، آزاد کی خصوصیت ہے۔

تار اَتھ لولہ سُہلابُس ژھاران سمہ ندرمال چھُنڈریلیس
نُگدہ بون یاوُن پوشے بجوت زَن اَتھ متزہ پیوم ہے ہاے

مفہوم :- میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جوبن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہوگیا جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منجدھار میں پھولوں سے بھری ٹوکری

ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجدھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پر سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہو گئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آسکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھکر اُسے ایک نادر تشبیہہ ہاتھ آگئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھا نہ تھا۔ دو ایک شعر سُنائے۔ جن میں اس تشبیہہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر جچے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزون ہوا، اور مجھے سُنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا ادا نہیں کرسکتا ہے۔

بلبلن ہُند سوز دردُک ساز پیغام بہار
ہر دہ کس وادس نشے بوزان بوزن وائلے
شیچھ کنی ہینتھ آؤ مینک واو گلزارس اندر
گُل اَسان شبنم وُدان، بلبل گپتھ وُبائے رلے

باغوانَن شادیٚ آتشبازی وارِن منز دزان

دردہ پوشن پھیر زردی بُلبُلن دُدیہ اُریلیہ

مفہوم :- (۱) آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز وساز پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام باد خزاں سے بھی سن لیتے ہیں۔ (۲) باد صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی مگر دیکھیے پھول ہنس رہے ہیں، شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں

(۳) چمن زار میں آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ دیکھکر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے کیا معلوم کہ آتشبازی سے پھولوں کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بستان، بہار و خزاں کا موضوع پیش پا افتادہ ہے۔ مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو چھوڑ کر آزاد اسرار بہار باد خزاں سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ باد صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ جداگانہ طور متاثر ہوتا ہے، کسی پہ ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور کسی پہ گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی کچھ ان ہی متضاد تاثرات پر مبنی ہے اور ان ہی پر قایم ہے۔ یہی حال آتشبازی کے نظارہ کا ہے۔ کسی کے لئے وہ باعثِ مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دُکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات مرتب ہوتے دیکھکر آزاد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

تراوی پرانی قصہ تہ افسانہ ... تراوی ژالی ژالی پنجرہ تہ زولانہ
چھاوی یاونک شراوُن تہ ماروِتھ ... نیری چھاونہ گُل تہ گلزار ویتھ
چھک ژہ پوشاک سازس تہ سامانس ... واجہ مرمن تہ بتیہ رعنہ داماس
یہ چھہ سورے ناپائدار ونیو ... نیری چھاونہ گُل تہ گلزار ویتھ
پائداری چھہ ناوس تہ ورتاوس ... نہ ژہ سہ رس تہ سازس پاراوس
پوشہ ون چھاپہ جوشہ ون نار ویتھ ... نیری چھاونہ گُل تہ گلزار ویتھ

مفہوم:- (۱) میرے ندیم! چھوڑ بھی دو، وہ سب پرانے رقصے اور کہانیاں، تمام پابندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی جولانیوں سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۲) ارے! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گوناگوں زیورات پر نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۳) دنیا میں سرمہ و ساز، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں یہاں پائیداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال، ساز و سامان اور واجہ مرمہ، رعنہ داماس، ناو، ورتاو، پیراو، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزون ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنائع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ تیسرے شعر میں "نہ زہ" کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جا سکتا ہے۔

بہار کی دمہ تہ یاوکن، عید دیدن یارہ گنند دیدار
شُبیٰاہ وُڈی کیِن بُرمُن سعہ رگس نمُن حُورن تہِ غُلمانُن

پینتے دوٗ گنیار کےٗ رنگاہ تہِ یکسانکُ خستاناہ بوز
نمُن ہیوت برہمنوٗ کعبس مُسلمان ژاےٗ بُتخانس

مفہوم :- (۱) موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جوبن اوج پر ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقعہ پر بہشت کی خواہش کرنا یا حور و غلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

(۲) یہ بھی دوئی کا ایک روپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ برہمن کعبہ میں جا کر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مسلمان بت خانے میں پوجا کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔

حور و غلمان اور جنت و کوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تصور کیا ہے اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دوئی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھاننی میں چھانتے ہوئے آزاد دیکھتا ہے کہ مسلمان مندروں میں داخل ہو کر اور برہمن کعبے میں سجدہ ریز ہو کر دُوئی کو مٹا نہیں سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا عندیہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی جب نمودار ہو سکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے یہ انسانیت کے تصوّر کا کمال ہے۔ -

سروِ خوش، سنبل پریشان، گل اَسان شبنم ردان
کینہہ تھٕوِن غمگین کینژن کرِ تھٕوِن خوشحال لۓ

مفہوم :- سرو خوش و خرم اور سنبل پریشان ہے۔ پھول ہنس رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک ہے اور ان سب کا مسکن ہے، لیکن اہالیان چمن ہیں کہ کچھ بے حال اور غمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادماں ہیں۔

پرٛژھنہ چشمن تہٕ خنجر بازٕ ون کیاہ بہ وَنے
ژورِ آزاد بہان کیاز چھُ دورہ دور سے

مفہوم :- اپنی جادوگر آنکھیں اور خنجر ابروؤں سے پوچھ کر آزاد ان سے آنکھ بچا کر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دور جا بیٹھتا ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گزٕ رواز طہٕ بُلبُلن کاوِ تہٕ شہباز ... ولکن و چھ تفاوت کتھ رواز تہٕ رواز ...

عذابکیہ تیز طوفانہ ڈران چھالولہ دیوانو   مُتِس زنجیرہ زولانہ چھ شوبان تارہ زَن سازس

مفہوم :- (۱) سطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، کوّے اور شہباز کی اُڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظر عمیق دیکھئے تو اُڑان اور اُڑان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

(۲) محبت کے متوالے تو راہ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے نہیں ڈرتے۔ عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن محبت کے متوالوں کا یہ حال نہیں۔ ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافہ سے اور زیادہ شیریں اور سُریلی ہو جاتی ہے۔

پرواز اور پرواز میں فرق جتاکر آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی شہباز کے پرواز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ دیوانہ اور زنجیریں، ساز وتار کی تشبیہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہوگیا ہے۔

مبارک سرخ روئی سان یاوُن پوشہ وُن چھاوان
بہارک جنڈہ پوشو کھور داوَن لہرِ ناوُن ہیوت
ہلم بَرِ بَرِ چھکنُم دُر دانہ ہیتھ اَدٕ برَن تہ بارانَ
جہانَ ساٗنی عالم آسمانک نَشبہ لاوُن ہیوت

زمتانن ستم کم کم چھ کریو میتھ لولہِ دیوانن

گلالن سینہ چِر راوِتھ یہ جگرک داغ ہاوُن ہیوت

مفہوم :- (۱) مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا جوبن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم نے لہرانا شروع کیا ہے۔

(۲) وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گل کاری کی فراوانی ہے۔ دل کش، دِلرُبا اور متنوع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں یہ سب دیکھکر عالم بالا للچا گیا ہے اور اس حسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کرنے میں مصروف ہے۔

(۳) محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (کٹھ کش، برف باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے، گل لالہ نے اس ظلم و ستم کے داغوں کو سینہ کھولکر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں۔ گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑھا ہے۔ بادِ بہار اسکو لہراتی ہے۔ "گنڈہ بہار" کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھکر اس پر لٹو ہوئے ہے

ہیں۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلتے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے۔

آزادؔ نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزوں کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے۔

دل جدا جان جُدا عشق جُدا عقل جُدا

زِ در خونخوار چہ بے چارہ جنونِ نالی

مفہوم :۔ محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ دل، جان، عشق اور عقل۔ کاروبارِ عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن ساری کشمکش میں بوجھ جان پہ پڑتا ہے۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنونِ عشق کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا تو لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خونخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا گمراہی) کرتی رہتی ہے۔ جان کو خونخوار اس لئے بتلایا ہے کہ انتہائے عشق میں وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دئے جاتی ہے۔ اس لئے عاشق زنتہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

به ہا ناد لاییمے، بے پرواییے — باون رایمے بے پرواییے
از تام ژاجوم سنیائ سحر لاجوم — کمہ تاڑ ناییے بے پرواییے
ہُندہ بانسے آدنہ میشا نسے — کڑ ئھکس منابیے بے پرواییے
لولہ جانہ آزاد ورمنکہ شاہ باد — پھیوژ رجایہ جاییے بے پرواییے

مفہوم (۱) میں بلاتی رہونگی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست او بے پرواہ۔

(۲) اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لئے جوگن بنی ایک خاص امید سے او بے پروا۔

(۳) میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے تم نے خستہ و خراب کیا او بے پروا۔

(۴) آزاد تمہاری محبت میں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری تلاش میں سرگردان پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دل کش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کار ہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کر سکتا ہے

تس نہ وفا ، میہٕ اضطراب کیاز ٕہ یہ دِل ہاراوٕہ ہا
داغ تھوٚوٕن میہٕ بہ جگر باغ پنٕنہٕ ژھاوٕہ ہا
ہا نزٕمن یمن کرٕ ل پوٚشہٕ بدن زٕہ پوٚشہٕ ژٕلی
نشہٕ پیٚتھ ستمگرس ژوٚرِہ یہٕ دل بہٕ تھاوٕہ ہا
ہولہ تہندہ آم کیتھ ضرب جگر تٕر لولہ نیر
کینہ ورس ستمگرس سینہٕ پنٕنہٕ بہٕ ہاوٕہ ہا

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں ہمت کیوں ہارتی ؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ کرتی۔ (۲) محبوب کے ناخن مہندی سے رنگے ہوئے، ابرووں پر کاجل لگا ہوا اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے ظالم سے میں اپنا دل بچا کر رکھتی (۳) اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو دکھاؤں۔

آزاد اور وطن

آزاد اپنے اوائل عمر سے ہی وطن کی کس مپرسی دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے۔ اپنے ہموطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہموطنوں کی اُمنگوں کو دیکھکر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات اُبھرتے تو اُن کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اُن کو عوام کی کس مپرسی کے مناظر اور شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے دست بُرد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مُشکلات نے اسے اور بھی کمزور بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھئے یہی حال نظر آتا تھا۔ کسان، مزدور، سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں سسکتے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن کا اور بھی بُرا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے اور اس "فردوس بر زمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ اپنے اندر کا ... کشمیر کی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالتے ... کے متعلق ... حاکم کو ان کے حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت کے دِل شکن مناظر تھے اور کس مپرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حساس دل یہ دیکھ کر زار زار روتا رہا۔ اور وہ کشمیریوں کی زبون حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وہ اس ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کھُلم کھُلا کبھی دبی زبان میں اپنے ہموطنوں کو بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہہ کرتا رہتا ہے "سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں کی زندگی بسر کرنے لگو گے" مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبون حالی

کا نقشہ یوں کھینچا ہے اور دعوتِ عمل دی ہے۔

عقل:

سادہ منوش کاشری کو نہ کران افسری   وُچھتہ پہنز ابتری وُچھتہ پہند کاروبار

(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھ ان کی ابتر حالت اور ان کا کاروبار)

عشق:-

یُس نہ مزدوری محنتس ڈیجہ بہان دِل نہ تس   منگہ سہ کیاہ دولتس یس نہ پنُن اختیار

(جس کو محنت کرکے مزدوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل:-

کیازِ پہند دل وُداسی نالی گرِ تہند پھاسی   اوس دوہا یم تہ آسی اہلِ قلم تاج دار

(ان کے دل کیوں اداس ہیں اور گلے میں پھندا کیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہلِ قلم اور حکمران تھے۔)

عشق:-

سہہ چھہ گنڈتھ ہا نکلہ دور پتھ پیومُت جنگلہ   تلہ زِ وہ پاری ولولہ پیدہ گژھتھ زور وار

(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے ولولے پیدا ہوں گے۔)

عقل:-

سۄد پننٕ ژھأرِی ژھأرِی کانٛہہ نہ دِوان کانٛہہ وأرِی

خانہ خرأبی ژھہ پأرِی کانٛہہ نہ گرٕس خانہ دار

(اپنے فائدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق :-

زانِہ یِہ بے گانہ کیٛاہ خانہ تہٕ وأرانہ کیٛاہ

یِم نہ سَرن خانہ زانہہ تِم چھِہ گرٕس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھے کہ خانہ اور ویرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل :-

یُس نہٕ پننٕ دل دماغ تَس نہ بہار تَس نہ باغ

سُہ چھُہ غُلام تَس چھُہ داغ سُے چھُہ غریب تَس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق :-

از چھُہ اَبِز دورٕ دور پوٗز چھُہ تُلان گٕریز تہٕ شور

اہل غرض اپزٕ یور کرِہ پُزٕ سٕ لارہ لار

(آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے
ہیں۔ غرضیکہ جھوٹا آدمی سچ کو کھا سکتا ہے۔)

عقل :-

سوز جگر آسہِ یس خوف تہ ڈر کیاہ چھُ تس
ڈر چھہ کھسوان بوالہوس سر چھہ دِوان پوختہ کار

(جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا بوالہوس
کا کام ہے۔ پختہ کار جانبازی کرتا ہے۔)

عشق :-

آسہِ دوہا عنقریب دیدہ وُچھن خوش نصیب
نیرہِ یہ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار

(عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے
پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑتا نظر آئیگا)

دوَ لقہ یہِ طوفان زَن تراوِہ یُتھہ ظالمن
نیرہِ کوہن جنگلن نیرہِ کران لوُرہ پار

(طوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں
اور جنگلوں میں تباہی مچا دے گا۔)

روزہ جنون نچی کیتھا پوشہ دِنی دولتھا   رُود کتے سُود خار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سود خوار کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانۂ سلف کی یاد دِلاکر آنجہانی بادشاہ کی زبانی کہتے ہیں ؎

(۱) سُے ہوا سو کر چھ زمین از تہٕ تِمے ناگ وُزان

از تہٕ کہ لہر راد تِمے آب تہٕ سُے پتہٕ تیتھ جائے

(۲) شیشہ کھوتہٕ سرد وُچھان چھُس تہٕ تِمے سینہ گمتو

یم پنتہٕ سوزہٕ وِزے اُسو گرٕ یکان زَن کرٕ لیے

(۳) ہا وطن دارہٕ وُنے نیندرہٕ گرٕ ھک نا بیدار

مال چون ضایہٕ سپُن، زوٗ تہٕ گرٕ ھی مازلیے

مفہوم:۔ وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لب جو ہے اور وہی آب جو جو ہمارے اسلاف کے زمانے میں ہُوا کرتے تھے۔

(۲) لیکن ایک اہلِ وطن ہیں کہ تب حُبِّ وطن سے بھرے تھے اور اب برف کی مانند اِن کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

(۳) مگر میرے اہلِ وطن! یہ سب ذِلّت تمہاری لاپرائی اور غفلت کی وجہ سے ہے، تمہارا مال و متاع لُٹ چکا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہو جائے۔ اب بھی نیند سے جاگو شاید حالات کو بدل سکو گے۔)

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی ہلاکت کے مناظر اور ابتر حالت کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرہ سہ رگہ حورہ تارے یمہ ساینہ رنگہ وارے
کیاہ سائنی یہ زندگانی اَسہ کرِتھ وبال آسِیا
سون مازِ وازہِ وانی سالن ضیافژن کیتھ
موھُوم خانہ مالین سائین یہِ حال آسِیا
اولاد بادشہس ہیو رَوچھُٹ چھُ یتیمہ کوچے منز
بوچھہ سیتی مران وَتی پیٹھ تہندے عیال آسِیا
کلہن غنی تہ صرفی سائراب کرِتھ یتیمی آبن
مے آب سانہ باپتھ زہرِ ہلاہل آسِیا

مفہوم :- دل ہمارے فردوس بر زمین وطن نے بہشت کی حُوروں کا دل للچادیا ہے۔ کتنی حسین وادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت زار کیا ہے؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کشمیر) کے مالک ہیں (۲) اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔ ان کی عیاشیوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

معصوم عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور درماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (۳) میرے اہلِ وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڈشاہ جیسے نیک اور عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اُسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھوک اور پیاس اور ناداری سے یوں بلک بلک کر کس مپرسی کی حالت میں جان بحق ہونا روا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہن، غنیؔ اور صرفی جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے اُن کو شگفتہ کیا اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزاد اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر گہری نظر ڈال کر اپنے ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور توہمات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے ؎

آزاد بنٕ ظُلم گالُن وُہمہ کرُن دُور!
یی میون ادس یی چھ صدا یی چھُم مُدامیون

مفہوم:- غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالتِ زار دیکھ کر آزاد کا دل بیقرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنوں

سے یوں خطاب کرتا ہے ؎

(۱) بلبلکن چانیتن ہاکور پانڑ آئی کا دو آئی ناش
لول ہمہ نے لولر ستین باگر اودِ تھ تی پنزیا

(۲) شاند تھا اودِ تھ غاڑہ نے ہنرز براندہ کینہ چھکتا ہ چھوں
غاڑ تس نیلام کرہ کرہ نام پودِ تھ تی پنزیا

(۳) خدمتس مردی کنیتھ تہ متولی تہ پامردی ہیتر تھ
نا و مردن ہند زنیہ ہیہ ہیہ مندہ چھوو تھ تی پنزیا

(۴) یس ڈیکہ الراودِ عرشس فرش ہیتھ وقت نیاز
سے ڈیکہ درواز نے ہیتھ کیاز ہ تروو تھ تی پنزیا

(۵) بس مرن او سے زنیہ زون تھ ہینڈ یرن میراث و ملک
زندگی ہند خونِ ناحق بارہ تھوو تھ تی پنزیا

مفہوم :- (۱) اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد نے تیرے وطن کو لوٹ کر تیری خانہ ویرانی کی ہے اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلمندی ہے

(۲) تم نے اپنے فریضہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پہ بھروسہ کرنا سمجھ رکھا ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے وائے! کہ تیری غیرت اور مردانگی مر چکی ہے۔

(۳) اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل کی ہے۔ ہائے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تونے بہادروں کا ننگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

(۴) تیرے سجدۂ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں لیکن افسوس تونے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا۔ جس کا ماحصل سوائے ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

(۵) تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تم نے انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس مپرسی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیر ملکی حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کئے جا رہے ہیں۔ اہل وطن خواب خرگوش میں کچھ ایسے بدمست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بنا پر غلامی کو ایک بیش بہا زیور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی اُمنگ نہیں ترنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھڑانے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے

کیاہ روزِہ پردَن ژھایہ ژھایے سوزِ جگر میون
کر فیرِہ سبزی لولہ باغس نیرِہ یہ شر میون

کُفرِک تہٕ دینکی نیزہٕ تہٕ اہرییزہٕ تقدیرِک
بے کینہ اَسِتھ ژالِ کوتاہ سینہ سپر میون

ییلِہ لولہ چیتو دید و میٖہ حُسنس تیز منظر ژٲد
لَچھہ پردہ چیران ژاد تیرِک یاٚ ٹھی اَثر میون

نُنہٕ راوِنے آیوس گنیر حوِن گنیرس منز
شِتٕرن تہٕ مِترن زہرہٕ کھوتہٕ ٹیوٹھ لوگ یہٕ شکر میون

وُزہ نو وَتھَن شہمار سِنہ کر یاٚ ٹھی یانہٕ یہٕ آزاد
تیلان چانین خانہ مالین چھے یہ زہر میون

مفہوم:- (۱) میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں چُھپا رہے گا۔ اے کاش! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے دل کی کلی کِھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

(۲) میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے کفر و دین، مذہب و لامذہبی کے تنازعوں اور جھگڑوں کو د جو کہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

(۳) میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں نے اُس کے پردے پھاڑ کر اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رکاوٹوں کے باوجود اہلِ وطن پر اثر کر گئی۔

(۴) خداوندا! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں بُری معلوم ہوئیں۔

(۵) ہاں اے خدائے کونین! تو نے ہی آزادؔ کو زبان دے کر بولنے پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو نیند سے جگا کر کوئی آمادہ پیکار کر دے اُس نے زبان کھولی۔ اور اہالیانِ وطن کو کھری کھری سُنانے لگا۔ لیکن اس کی باتیں تمہارے لاڈلوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کڑوی محسوس ہوئیں۔ مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزادؔ وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ بھلا دو سب تفرقوں کو، جنت کو اور جہنم کو؛ آؤ مل جل کر گلشنِ وطن کی روشوں کو سینچیں اور سیراب کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

کتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت بریں بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں ؎

صُبحہٕ صُبحکۍ ہوا دوکھن دِنہِ دوا نیندرٕ کرٕنۍ چھہ ناروا اُٹھلی وٕ تھتھ تلوٗ نوا
سمِت وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرو
چھہ سارنہِ گۆنۍ خدا سمِتھ کرو گۆنۍ صدا منگوش زانہہ پنٕ مُدا، الگ الگ جُدا جُدا
سمِت وطن وطن کرو، ترانہٕ وطن پرو

مفہوم:۔ ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آؤ علی الصبح اُٹھ کر ہم وطن کے گیت گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

(۲) خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس سے ہم بھی مل جُل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دُعا مانگیں اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اُس سے وطن کی بہبودی کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہل وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو ٹھیس لگا کر کہتا ہے کہ تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع و نقصان کو جانچو اور غیر ملکیوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو ۔ وطن کو آباد کرو ۔ محنت سے ، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہو گے بلکہ خود داتا بن سکو گے ۔ اپنے ملک کو آباد کر کے خود آباد ہو جاؤ گے ؎

ژهپته کیاژه گوئی غاړیک نارو هو　　　　گرژهت بیدار ها وطندارو هو
څهکه د بیوټت خوفه پڅے ریږ اندر　　　　بُمه سینه سپندکو پاڅی چھے تړاؤ مړژ لر
لهړ ماران نیرو ښهارو هو　　　　گرژهتا بیدار ها وطندارو هو
څهکه بیین اکهه داران ریړی سندکو پاڅو　　　　کښه انمان ژهاران اُنی رنډکو پاڅو
وکته ساړی ساړی بچهه مه گا شدارو هو　　　　گرژهتا بیدار ها وطندارو هو
شیره بندکو پاڅی نیر ماګدا انس مثر　　　　په ژهه لاوئین ته شالئ موژه ها کړژ
ژهاله جوراه نته زور وارو هو　　　　گرژهتا بیدار ها وطندارو هو

مفہوم :- (۱) میرے ہموطن ! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات کیوں پژمردہ ہو گئے ہیں ؟ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ ۔

(۲) تم حکمرانوں کے سطوت سے ایک کرمکِ زمینی (بُمہ سپنی) کی طرح خوف کی کیچڑ میں دب گئے ہو ۔ کروٹ تو بدلو ۔ خوف اور ہراس کو دُور پھینکو اور ایک زہریلے سانپ کی مانند پھنکارتے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراساں کر دو ۔ بیدار ہو جاؤ میرے ہموطنو !

(۳) تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دستِ سوال دراز کرتا ہے

اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مطلب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سوٹی کے بل راستہ ٹٹولتا ہے۔ ارے تم تو عقلمند ہو بینا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

(۲) میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے نکل جاؤ، تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہو کر ہراسان و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت و لعل دیکھکر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل پیہم پر کاربند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت مؤثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دار و مدار ہے۔ نوجوان ہمت کا کمر باندھ کر ملک سے جہالت افلاس اور فلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھلے

اور خود غرض لیڈروں سے بچنے کی فہمایش بھی کرتا ہے۔ اور آگاہ کرتا ہے کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح وطن کی نیا بھنور ہی میں نہ پھنسی رہے ؎

(۱) ژیہ پچھے وسمہ پتوئمت یہ ماریم ہمہ تاریم
ژہ احقہ ژھایہ پنہ نے مہ ڈر نوجوانو

(۲) تقدیر آسمانن بڈین خاندانن
پھ چو نے نفرز تنے بجر نوجوانو

(۳) کمر گنڈ، قدم تُل یہ دم چھے غنیمت
سفر زیو ٹھ چھے وہ بتہ سکھر نوجوانو

(۴) ژہ وہ بتہ روزا ستادہ پہ نین کوٹھین پیٹھ
پہنپھ نبلے پانے اُنسز ر نوجوانو

(۵) برونٹھس پتہ پتہ پکھ وہر تیر سے
پانہ تہ برونٹھ کُن نظر راہ کر

کھیہ منز ماگژ ھکھ تیہ ہنزہ ویرے
پیزہ شمشیرے گینڈ ناہ کر

مفہوم:۔ (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ وار نوجوان! تجھے
وسوسہ ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص بُرا کرے گا

یہ محض تیرے وہم و گمان کے زائیدہ خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے بڑھے جا۔

(۲) بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیر وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی سے ہمت کا کمر باندھو اور آگے آگے بڑھے چلو، کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے "وقتِ رفتہ نآید باز" کا مسئلہ یاد رکھ کر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت سمجھو۔

(۴) نوجوانو۔ اپنے زورِ بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پہ بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔

(۵) ارے! تم تو ایک بھیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے (لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ جانے والا (لیڈر) تمہیں بجائے کسی چراگاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ کوئی موقعہ لگے اور تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ و حشمت بڑھانے میں استعمال کیا تو یہ بہادری نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جاہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے

مردی چھنہ سوءن وَٹھرمن ہیرے ژندنکو لاگہو دارہ نہ بر
سوءنہ سیرہ لاگنہ ٹھرزہ کنہ ویرے پزہ شمشیرے گنڈ ناہ کر
گوندے چھے توگمت شوبہ دار شیرے، بالادرہ پیٹھ ترٲو مرٛث لر
اَمہٕ سیتہٕ ہُرہٕ کیاہ ژھرہ کلہ ہیرے پزہ شمشیرے گنڈ ناکر

مفہوم: (۱) یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقعہ مل گیا، اور تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگلے سیڑھیوں پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف بالا کو سونے کی اینٹوں پر کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و جلال اور دولت کا لطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی ہو، اور اہل وطن کا فائدہ ہو۔

(۲) تم ایک تاجدار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے سرمایہ کے آقا سربلند دیوانخانوں پر لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہو گا۔ اگر وہاں حُبّ وطن نہیں، اور اہل وطن کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اُٹھایا جا رہا ہے۔ وطن میں کس مپرسی
کی حالت برابر قایم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطر خواہ اور اہم تبدیلی
نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی
بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا
ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہوا کوئی کوئی جہالت کے عالم
سے نکل کر علم کے نور سے منور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا
چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا اُتو سیدھا کرنے والے بدستور
پایندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہو کر کھانے والا برابر نکما
رہ کر پلتا ہے۔ عنان حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی
نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حالات نے اُس کے
بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت
کم فرق ہے۔ آزاد کا دل تڑپ اُٹھتا ہے۔ اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی
تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مُشکلات کو حل کر سکتا نظر آتا ہے
انقلاب ہی کفر و دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور
غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر
ذمہ وار شخصی حکومت سے چھڑا کر ملک میں جمہوریت قایم کر سکتا ہے
اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس مپرسی کو مٹا کر وطن اور وطن والوں

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزاد انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب کا فلسفہ آشکار کرنے میں محوِ کار ہو جاتا ہے۔

(۱) پان پنُن پرزہ ناو چھاو پنُن لولہ باغ   داغ غلامی متاو ہاو پنَن دل دماغ
چاٗنی خیالن بناٗوی خواجہ امیر بٹی نواب   انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

(۲) تربشہ کنے خوٗن چون عاشہ متین چھاروا   مارہ گرتھ ہمیشہ بے گناہ آرہ کا تین چھا روا
ڈرمہ یقین مذہبن دورہ بہتھ کر جواب   انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

مفہوم :- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی دلچسپیوں اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اٹھاو۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور نواب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر کے تمہاری راہ میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او! انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور بیچارے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرزِ عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دور سے سلام کر۔ اے او! انقلاب پیدا کر۔

لالن جر ہوتن یونہ لاگو تن مالہ زرتن عالماہ

نیثسے ساری سیتہ سیتہ اُتھ زراوہ یا نے انقلاب

وۄتھ نہ میانیو آلوو سیتۍ نیندرِ کانْہہ نوجوان

ازبگاہ آخر تیمَن وُزِہ ناوِ پانسے انقلاب

مفہوم :- اسکے دُکے کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محو عیش و مستی ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر دے گا۔

(۲) کوئی کوئی نوجوان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب آخر کار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی دین؟ ہیتھ زندگی

بُروٚنٹھ پکُن زندگی پردہ ژٕٹھتھ دم بدم

زندگئے زانِہ وُن زانِہ تہٕ کرٕ یا بندگی

شانِ خدائی تہٕ یوٚد پردہ بنی برمہ غم

عائب تہٕ شرمندگی بندگئے ہُند عذاب

فیر مَہ یوٚت تُل قدم نیر ژٕٹھتھ ییم حجاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِ وَنان انقلاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِ وَنان انقلاب

مفہوم :- (۱) اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گذارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کرسکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلا[illegible] کہلاتا ہے۔

۲۔ سب رکاوٹوں کو دور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی [illegible]دا تعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی [illegible]بلا اس طرح کی رکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا [illegible]ے طریقِ کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پرچھائیں دور سے فضا میں دکھائی دینا شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصور کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا لازمی ہیں۔ اسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور ناانصافی کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور شادابی کا آغاز ہوگا۔

رینہ کول دا رتن مولہ موہ نجہ وسہ زان تلہ کتر چہ مندرہ

شینہٕ کین بالن چھلہٕ چھلہٕ دالن سونتہ کالیچہ گگرا یے
نیہ نیہ کرہ دُن مال کُرت کال بچہٕ دروگہٕ موہلہ ریزکہٕ وانہ
سرتلہٕ کھوچہ پتھ پیٹھ بیلہٕ کھالن موہلہ تلہٕ وسہ ملراسے
مندہ چھان کیا زہ مُچھکہ بولہ دکھلاین تتھ دار ہا وطندارو
گرہ کین نیاین سرہ گی لیچ بیلہٕ گیلان ادہ ہمسائے

مفہوم :۔ (۱) موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عمارتوں کی بُنیادیں ہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف کے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

(۲) دھوکے کی دُکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پیتل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا تو اس ملمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پیتل پیتل ہوگا۔

(۳) میرے ہموطن! تم دو سروں کے طعنے سُن سُن کر کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتار زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتا ہے۔ اندھیارا ختم ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صد ہا سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گذشتہ کی باتیں خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن و امان اور خوشحالی کی لہر سی دوڑتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹہ ژُجہ سنگرِ پتہ گاشس آو ہاران نُورِنی چھَتہ
ژھین ژاو ظُلم نوٗن دزاو انقلاب آہستہ آہستہ
گٹہ ژوٗل راژہند ژوٗل گاش ہیوٗل آکاش گوو روشن
مُشتھ گوو سارِنی یارن شہ خاب آہستہ آہستہ
گٹہ منز ژم دِوان اوس سنگدل شبرنگ جوٗدوٗگر
گژھن تہند تو طلسمُو ہیوت خراب آہستہ آہستہ
اژُن دُرزَن تہ ڈیڈِرین راتہ کرِلیو راتہ موغلو ہیوت
گیوٗن ہیوت پوشنوٗلو باحساب آہستہ آہستہ

مفہوم:۔ پہاڑوں کے پیچھے (اُس پار) سب اندھیرا گریزاں ہو کر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظُلم اور ظالم اب چھپ جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز ہونے لگا۔

(۲) رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہم وطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا) آہستہ آہستہ مٹنے لگا۔

(۳) رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے ہمارا جی للچاتا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اُس کے طلسمات کی کچھ قدر و قیمت نہ رہی۔

(۴) چمگادڑ اور اُلّو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں چھپنے لگے اور "پوشنول" دھیرے دھیرے مدھر مدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں جوش و خروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک نئی ترنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس مپرسی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے ؎

(۱) فریبکہ پردہ ژڑ ژڑ دژاو مردن مُهند حباب اُمخر
یہ عالم اوس بیدا گری، شہ عالم اوس خاب امرخر

(۲) مچہ پیومت راتہ کریلین راتہ محہ غلن غم تہ ماتم کیشاہ

یہندے عائشہ باپٹ نیرہ ہے نا آفتاب آخرمہ

مفہوم :- (۱) بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیداری ہے۔

(۲) تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمگادڑ، وغیرہ) اس نورانی عالم کو دیکھ کر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قایم رکھنے کے لئے (ظلم اور ناانصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

لیڈروں کی رہزنی

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض لیڈر وطن کی ناؤ کو پار لگا نہیں سکتے، کیونکہ اُن کو رجعت پسندی، ناعاقبت اندیشی اور غرضمندی کوئی نیک کام کرنے نہیں دیتی۔ وہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپائدار ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اُٹھا سکتی ؎

نَوِہ زَرنیچ پرآدٕ لیڈرٕ یو بیہ — زبیہ سیمکہ سٲلابن

اُس مُلکہٕ تَلہٕ بَاژی گرُی بیہ — سمندری بے بوزری میانی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہالے چلا جیسے بہتا ہوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہالے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری

کھوئی تھی۔ غرضمندی اور ناانصافی پہ مبنی تھی ۔۔۔ میری محبوب (دیتھا) میری آہ و فریاد سُن لے۔

پھر آزاد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے مقصدِ اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسایش بہم کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاشی میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں کوئی فرق معلوم نہ ہوگا۔ وہ تنبیہہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک فرسودہ نظام کا قلع قمع کرکے لوگ صرف اُن کُرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن اور اہلِ وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی پر گامزن ہوکر خوشحال بنے۔

دوہ تارہ پردیو کرُ دُکانداری پنہ تیتھ آیہ الوٲری یے
باپاری کو چھیتھ بیٹھ باپاری سگ تریتھ کمُو ونچھ باری یے

مفہوم:- کچھ دن اجنبی لوگ اس دُکان پر بیٹھکر اپنے فائدہ کا کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وُہ بھی اسی طرح (اجنبیوں کی طرح) فایدہ کا کاروبار (اسی دوکان پہ بیٹھکر) کرنے لگے ۔۔۔

آزاد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں اُبھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محو عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حب الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرکے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش بپا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھوکے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضامیں " انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُلو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصور بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی ساز و سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے در پے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کرکے ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا دشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بتا کر قسمت، کرم پھل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسایش کے مقابل میں فلاکت پر قانع بنانے میں معروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلا چلا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ "ہوشیار خبردار" غرضمند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر چلو ؎

(۱)

وارہ ساوان چھی ژیہ وُزہ ناوَن واَلی ساز سنطوُرہ مدہم ترا اَوِتھ ناَلی
مارو سپہ بگ اَمہِ خمارو ہو گر ھنا بیدار ہا وِلسنداروہو

(۲)

سادہ لُوکن ڈاَلی ڈاَلی بہ چھہ ہتین گاَگاَلی عاشہ یتین کاروبار آرہ کتین لُوٹ مار

(۳)

یہ دین مِلت، وطن، حکومت، خودا، خودا اَیی، ازل تہ قسمت
نقاب کاَ تیاہ حقیقتس پیٹھ تھوَان یم انقلاب دُشمن

(۴)

گُئے چھہ دفترگُئے فسانہ مگر وُچھت گردش زمانہ
بنان آسمانچین کتابن چھہ آسماَنی کتاب دُشمن

مفہوم :۔ ساز خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لبھانے والی لوریاں گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے تمہیں تھپک تھپک کر غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

(۲) سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بٹورنے میں مست ہیں۔ بچارے غریب لوگ لٹے جا رہے ہیں۔

(۳) رجعت پسند اور انقلاب کے دشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی مزوراً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے پر اُبھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور نا انصافی پر راضی کرتے ہیں۔ کتنے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

(۴) کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکے دار ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا مخالف بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

اشتراکیت، سرمایہ داری

امیری و غریبی، بہتات اور کمی، آرام اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھکر

آزاد تلملا اُٹھتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصادی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ نا انصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اِکے دُکے پُرزوں کو بدل کر مشین بدل نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیئے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جس میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف قایم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چرچا کرے۔ امیر و غریب کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشلزم کا نظام ملک میں قایم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی ناپائداری کو واضح کر کے اس کی ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱)

بُزان پہ سرمایہ دار ڈیوھُم جگرہ غریبن تہ بے کسن ہُند

مبیہ چانہِ اَمہِ عظمتُک قسم چھُم تتے منگان چھُس بَہ تے امانؔ

(۲)

اکھاہ چھُہ تختس بیہتھ شہانہ جَریہ ھتھ جواہر بَر تھ خزانہ

چھُہ بیاکھ فیران دانہ دانہ بنان نیچھُن کُنیٹ تیمس نہ بانا

(۳)

جَران اکھاہ سوٗن تہ چھُہ نہ جامُن بیَیس زانہہ ان بنان شامُس

وُچھم بہہ زیادہ پاکدامُن ژیہ یَہ نِش تمُن کُنیٹ نہ آب و دانا

مفہوم :- (۱) اے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلا اٹھتا ہوں' الامان!

(۲) ایک ہے کہ زر وزیور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کہ

محض مسکین ہے اور گدائی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

(۲) اے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زروزیور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ مارے بھوک کے مر رہا ہے۔ عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلوک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج وراحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شاہی غلامی پژزا نہ رازہ   اِنصاف ژٲوِتھ پۆزا نمازاہ
اکھ دۆرہ ترسان بیاکھ پۆرہ نازہ   ییم فتنہ سازی سازی تنازہ
سرمایہ دٲری   سرمایہ دٲری

مرۍن چھ ڈالان نِشہ دردہ لولہ   لوٗنس بناوان شورہ تہ گولہ
کفرکۍ تہِ دینکۍ کٔرۍ کرۍ مخولہ   مستانہ رندن گالان ہولہ
سرمایہ دٲری   سرمایہ دٲری

پٔیٹھ عرشہ وولن تقدیر سالہ   عالم تہِ آدم کوٚرنس حوالہ
گے زیرِ ہرنہ تہِ لگۍ شیر زالہ   ادہ کُس چھ ماران ییم بٲری ژھالہ
سرمایہ دٲری   سرمایہ دٲری

مفہوم:- (۱) ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے۔ اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کرکے پوجا اور نمازیں محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو فتنے اور متنوع تنازعے ہیں۔ ان سب کا سبب سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

(۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کفر اور دین کے "تخول" شناسا کر رندوں کو تنگ ظرف بناتی ہے۔

(۳) سرمایہ داری کے علمبردار بچارے مسکین کو لاچاری اور ناداری پر راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو اسی کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم و ناانصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکموں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری غربت اور بیکسی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلا چلا کر ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بقا نہیں۔

(۱)

سرمایہ دارٔی ہنٔز پۄختہ کارٔی زورا ورٔن ہندی ہِم عزب کارٔی
ناپایدارٔی ۂرم بازگارٔی خوابہ خیالاہ، وہماہ گمانہ

(۲)

بندہ ژیٔہ شوٗبی نہ غولأمی نہ گدأیی سرمایہ دارٔی فندٕ فریب چھا یۄخدأیی

(۳)

چھ کروٗہ ہرأتھ ہندی کیٛمی ہرد ۂ روزان زندہ دہ ۂ روزن

ژِ تس ہیٛکیہ تۄ ہِمن سرمایہ دارٔن ژھم نواب آخہ

مفہوم:- (۱) دیکھ میرے ہموطن! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں اور ظالم زورآوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں۔ محض خواب اور خیال کی باتیں ہیں۔ یہ ناپایدار ہیں اور مٹنے والے ہیں۔

(۲) اے بندہ خدا! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بنا کردہ غلامی اور گدائی زیبا ہے؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

(۳) سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سازگار ماحول پاکر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزاں کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہوگا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہوگا۔ ایک نظم جوانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے۔ مقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

(۱) گلا باہ وارہ ہند یاڈن ۔ ٻجر سوسن مزارن ھند
چھوان یاڈن کنڈین پوشن ۔ ٻجر پوشن نہ خارن ھند

(۲) جھڙ یاڈن شراونئي گرمي ڦلي هاريج هوا سونتک
ٻجر کياہ تير ماہنج شور پانسرالن تہ نارن ھند

(۳) پچھ یاڈن چاوئ جولائي ٻجر حسرت پشیمانی
ٻجر مجبورین ھند بندہ ، یاڈن اختیارن ھند

(۴) یمن پوشن تر باغُن نوشہ ناسنہ میون یاون رائے

چُہ از یاوُن مزدُورن ھُنند، مُجر سرمایہ دارَن ھُنند

مفہوم :- (۱) جوانی باغ میں ایک کھُلے ہوئے گلاب کی مانند ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سوسن کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں دونوں پر اتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پر نہ پھولوں پر۔

(۲) جوانی ساون کی گرمی ہے بہار کا شگوفہ زار اور باد بہاری ہے بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کہر ہے۔

(۳) جوانی ایک اُمنگ اور تگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپن حسرت اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبور اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب اختیار ہے۔

(۴) میرے جوبن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پر کیوں نہ اترائے

آج مزدوروں کا جوبن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

آزاد سیاست میں راستبازی

کا قایل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے سامنے سیاسی مسایل کو حل کرنے کے لئے لومڑی کی چال چلنا عین نامردی ہے وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھکر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محبت آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھنا چاہئے۔ وہ حب وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دلیرانہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جا سکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "وریخ یارگی" میں یوں کہتا ہے ؎

روشہ روشہ دُنی دِرتم گوشن ژوہ پارِ ی چھیٔورُس گامہ شہار یے
ستیز رُس تہ پزرُس وُچھم پایہ دار سی سگ دِتنے کمہ وریخ یاری یے

مفہوم: ۔ میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پائیدار ہے۔ اے جنگل کی چیڑ (کہ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو) تجھ کو کس نے پالا اور پوسا؟

آزاد سوبھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بیڑا پار لگایا جا سکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ؎

ڈزان ینلہِ نارہٖ ڈزہ ئل پانہ الہ راوان کوہن بالئن

بہادُر چھا اَڑان جاسوٗس لاگِتھ دُشمنن اندر

کران گرداب گنڈتھ پانس اَنان اَدہٖ رگیوٗر طوٗفانس

شرف یُس صاحبِ خانس تہٕ سُے چھا پرزنن اندر

مفہوم :- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ و بیاباں میں لرزہ پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حُب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد لومڑی کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہوکر جاسوس نہیں بنتا۔

(۲) بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ؎

ورتاو دلیری ہُنٛد کیٛاہ زانہٕ تہٕ بے چارہ

یُس گژھ اَبہِ لَگان آسن پیٹھ آسہٕ گھبتھ کھڑاوے

تِمہٕ لول کھوتہٕ بہتر زولانہ غولامی ہُنٛد

اِستادہ جوانمرد یُس لول پُتھر پاوے

مفہوم :- (۱) بہادری کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حُب الوطنی ڈانواڈول ہو۔

(۲) ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جس حب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزادؔ کا پیغام

آزادؔ کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گذرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ یہی "لول" کھلے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزادؔ زندگی کی "تلخ وارداتوں کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزادؔ کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

آزادنہ آلو چھینہ بوزی لولکہ ناد لولئہ یے
سوہ زار یے بوزی میانی زار بچہ نغمہ تہ ساز نڈریے

مفہوم :- آزادؔ کی محبت بھری تانوں کو شکنکہ سمجھ لو اور متاثر ہو جاؤ۔ یہ کسی رسمی گویتے کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر ے

چھی میہ نِش مس بانہ نوئی پیمانہ نوئی نوئی نوئ شراب
ترادہ ساڑی پرانی مستی چھاو اوڑہ میخانہ میون

مفہوم :- میرے پاس مے، جام و مینا سب نئے اور نرالی قسم کے ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادہ نوشی کر۔

آزاد اور ہندو مسلم آشتی

بچپن ہی سے آزاد مذہبی امور سے باخبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور ہوا نوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں اُلجھ نہ سکی۔ وُہ مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وُہ انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزاد کا نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دینوی راہیں اس کے سامنے ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائیبل آدمی کو آدمی کا دُشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اُس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہندُو بھی، مُسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بُنیادی جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے وُہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل نہیں سکتا۔ آزاد وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وُہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیجکر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور متضاد پیام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا۔ انسان انسان میں جھگڑا کاہے کا؟ یہ

محض غرضمندوں کی چالیں ہیں۔ وہ چلّا اُٹھتا ہے۔ میرے ہمسفرو! مذہب ایک دوسرے سے جُدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دُشمن بننا نہیں کہتا ہے۔ یہ ظاہرداری کی باتیں اور خودغرضوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک دوسرے کا دُشمن بننا سکھائے۔ ہمسفرو انسان ہو، انسان بنو۔ کعبہ اور بُتخانہ تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا؟ تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتتے رہو۔ سب بنی نوع انسان کو ایک اور یکساں جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج مضمر ہے۔ شمع کی زبانی کہتا ہے ؎

(۱)

یتیمہ یکسانہ کِہ ہالِہ مٲدانہ — کُس مُن کُس چھُ بیگانہ میون
یتھ میہ نِش ہیوند تہ تتھ مُسلمانہ — گوش تھاو بوزِ افسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ زار دھرم یکسانہ — سارنے کیتھ چھُ تُرانہ میون
یتھ میہ نِش کعبہ تہ تتھ چھُ بُتخانہ — گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۳)

نہ مشِ کعبس نہ بُتخانس چھُ آزاد — یتھِس مردِ مسلمانس مُبارک

(۴)

بُت خانہ ژٕ مے بنوو تھہ کعبیچ بناژ یٕہ تہٕ آو ر تھہ

گیتا یہِ کیشاہ خطا کھوٗت وَنتم قرانہ واسلے

مفہوم :- (۱) مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں۔ میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے بسُن ! میرا فسانہ سُن !

(۲) میرا مذہب ؟ باہمی ملنساری، میرا دھرم ؟ سب کو یکساں سمجھ لینا۔ میری روشنی بغیر کسی تمیز کے سب کے لئے ہے۔ جیسا کعبہ میرے نزدیک متبرک ہے ویسا ہی بُت خانہ بھی ہے بسُن ! میرا افسانہ سُن !

(۳) آزاد نہ کعبہ میں جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بُت خانہ میں جا گھُستا ہے۔ ایسے مردِ مسلمان پر آفرین ہے۔

(۴) بُت خانہ اور کعبہ دونوں کو تُو نے پیدا کیا۔ مجھے بتا۔ اسے قرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصوروار ہے ؟

آزاد کو آتی جھگڑے، مذہب سے مذہب کی دشمنی، اور انسان سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے۔ وہ ان مشکلات اور ناموافق مناظر کو دیکھکر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے۔ بہتے دریا کی زبانی سناتا ہے ؎ سنبر دوہ گنیار، بُھٹو تہٕ بیرہ ڈیشتھ جیرہ چھُم ایوان

گُنبر یکسان چھُس ژھاران لاران یُوت ماران یانہ

نوٗرے چھُس آب اٗسِتھ دارہ تُلوٖن تیٖوٚگلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

●

مہ وُچھ لہرن ہندین قہرن، "نمازن" لایہِ لاین کُن
گنہ اٗسِتھ گُنہ میون وُچھ مہ وُچھ جھگڑن تہٖ بیاین کُن
گُنہ نۓ آسہ یِم جاہِل دیپن کتہِ عاقلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی رُکاوٹیں دیکھکر مجھ پر جنون کی حالت طاری ہوجاتی ہے۔ میں یکسانیت کا متلاشی ہوں۔ جبھی اس قدر دوڑتا، بھاگتا، پھرتا رہتا ہوں۔ اور پانی ہونے کے باوجود جد وجہد کی سرگرمی سے تپاں و سوزاں ہوں۔ مجھے زندگی کا لُطف مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔

(۲) میری لہریں خونخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھا پائی بھی کرتی ہیں۔ تم اس لڑائی جھگڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی مجموعی یکسانیت اور ایکتائی کا مشاہدہ کرو۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور وحدت نہ ہو تو یہ ناداں' داناؤں میں کہاں جا سما سکتے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفر

طے کرنے اور منزل در منزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

(۱) کینہہ پران کُفرُک ترانہ تہٕ کینہہ چھ دینکو دَم دِوان
چاۓ لولن روٗ چھ ہمَو داغوٗ نِشہ داماں ہٕ رمیون

(۲) گُنز کَس باغَس پھٔولِم گُل چھُس وُچھان لولکٕ بہار
کَس میہ دُشمن دوس وَنہٕ کَس، کُس مٔے بیگانہ میون

(۳) کافری ہندی جامہ لاگتھ کامہٕ دیو لوٚب عاشقوٗ
پردہ مشیاوِتھ دردہ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میون

مفہوم :- (۱) چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی بزرگی کا چرچا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

(۲) میری تمنا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں دل کو لبھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محوِ نظارہ ہوں۔ بھلا میں کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں کوئی بیگانہ نہیں۔

(۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو پالیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بت خانہ کا تفرقہ مجھ ایسا ٹھونسا

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے قاصر ہو گئیں۔

محبت، وحدت، مساوات

انسان کو انسانیت کی یاد دلا کر مساوات، وحدت اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے ؎

دِنک ژٕہ اَزلِنۍ محبتکۍ کُل ہمیشہ پھولہِ سنۍ محبتکۍ گُل
نہ پھٔے ہرُد تہٕ نہ سونت بلکُل ژٕیہ کرٕژھ پنکۍ پٲٹھۍ ہرُن روا چھا

ژٕہ زاکھ ہِنسان بڈیوکھ ہِنسان کتہٕ بنیوکھ ہِنیوند کتہٕ مُسلمان!
چُھم چون مذہب کُنیر تہٕ یکسان ژٕہ اَکھ بہٕ اَکھ گُنزرُن روا چھا

مفہوم :- تم لازوال محبت کے پودے نصب کیے جاؤ۔ یقیناً ان میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل ہی نہ ہو گا۔ یہ لازوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیئے۔ تمہاری محبت کا برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

(۲) تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پا کر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیئے اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ اور سب مخلوق کو یکساں سمجھنا

چاہیئے ۔

یکسان وحدت، ایمان کامِل   یکسان مانان انسان کامِل

عالم دُوی ہند کُنِرس مُقابل   خاباہ، خیالاہ، وھما، گمُناہ

مفہوم :- " انسان " کا ایمانِ کامل مساوات اور وحدت ہے چنانچہ جو انسانِ کامل ہو۔ اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے دوئی کی دُنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے۔ وہم ہے اور دھوکا ہے

(۱) ہند عرب، روم چین، فتنہ گرن ہند نفاق

دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول، کُنِر اتفاق

زان دُوئی بوٚڈ گُنہ ناہ، مان کُنِر بوٚڈ ثواب

یِی چھُ وَنان انقلاب، اُتھو چھِہ وَنان اِنقلاب

(۲) ناو ترٚیہ پنسان چھُنے ہیوند تہٕ مُسلمان کیشاہ

ہیوند تہٕ مسلمان یوٚد ناو ترٚیہ پنسان کیشاہ

رِندہٕ پننہٕ زندگی کیشاہِ تھوٚت در عذاب

یِی چھِہ وَنان انقلاب اُتھو چھِہ وَنان اِنقلاب

مفہوم :- (۱) یہ فتنہ گر غرضمندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں۔ اور ایک کو دوسرے کا دُشمن بتاتے آئے ہیں۔ یہ تو سب انسان ہیں۔ نسل اور جغرافیائی محل وقوع

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت یکساں اور اتفاق۔ دوئی اس عالمِ یکتائی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت اور اتفاق برتنا ایک عظیم کارِ ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

(۷) تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے کچھ تبدیلی تو نہیں آسکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مست و بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کر دی ہے انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری

آزاد مذہب میں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ بہ بانگ دہل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب' مذہب نہیں، ایسے مذہب سے لامذہبی بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دوئی کی ہدایت اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب نہیں ہوسکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابلِ ترک اور قابلِ نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب' مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بُنیاد محض ذی غرض انسان کی خودغرضی ہے۔ ان غرضمندوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہو سکتے۔ رب العالمین متضاد پیغامات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتابیں انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دوئی کی تعلیم دیں۔ انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے۔ مختلف مذاہب کے عقائد سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اس لئے اچھا ہے کہ انسان آپس میں پریم اور آشتی برتائیں۔ دوئی اور باہمی کینہ پروری چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات اور دیگر نکتے ذیل میں دئے ہوئے چند اشعار سے واضح ہو سکتے ہیں۔

(۱) ییم وَنان آسی ہیند مُسلمان ہائی بارٕ زِ یانہ واٹی
کیاہ تِہمن تِس بِیاکھ کانْہہ ویداہ قرآنہ آسہ ہے

(۲) قودرتس بیٚون بیٚون تھوٚوٕ زِ ییلہِ آسہ ہٕن مِلت تٕہ قوم
پزٕ تیتھ اکس بیٚون بیٚون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

(۳) گاٹہٕ جاراہ آز موٚدُم تٕراٹہٕ ہالن فیرِ کٕر فیرِ کٕر
وائے تٕتہِ پِنسان بنِکٕر امتحاناہ آسہ ہے

(۴) کیاہ وَنان آزاد کُس بوزان تِمی سند کرییم وِداکھ
زانہٕ تٕتہِ لیکھان زُلف و خالک داستاناہ آسہ ہے

مفہوم :- (۱) جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً اُن کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصول کا پرچار کرتے تھے۔

(۲) اگر قدرت مختلف قوموں، ملتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملت کے لئے جُدا جُدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

(۳) مختلف درس گاہوں میں میں نے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اے وائے اِکران مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خبرداری کا ناپ تول ہو تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں ؟

(۴) آزادؔ کی آواز کیا ہے ؟ بھلا اُس کی آہ و فغاں کون سنتا ہے اے وائے! وہ کبھی زلف و خال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

ییمو گمٲنَن بھاس تہٕ اُوِتھ پانہٕ واٲنی ژونٹہٕ نمہ تہٕ ماز

(۱) ناز تِتھہٕ بیٚٹھ گاٹِلس ہیٚندِس مُسلمانس پیٚزیا

ییمو یقینن اکینہ رنتین بارہ نیٚن دوٚن کرٕ جُدا ٲی

(۲) سینہ دارُن دَنتہ تِتھہٕ دِینس تہٕ ایمانس پیٚزیا

کافری، دوئی گنیار تھاوُن، دینداری گوہ و کُنیر

(۳) تفرو تیج اَفیمن مِلہ وِنی دردہ پیمانس پَزیا

کیاہ کَرن کُنیرسس تہٕ لولس بازی گارن ہندی فریب

(۴) وُنرہ داوس، گردہ کھوژن مرد ناداتس پَزیا

مفہوم :- (۱) کسی دانشمند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اُس مذہبی عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیئے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا ہوتی ہو۔

(۲) کئی مذہبی عقائد کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

(۳) میری نظر میں اگر کُفر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو "ایکتائی" ہے۔ محبت (کُنیر) کی شراب میں نفرت (دوئی) کی افیون ملا دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

(۴) جھوٹے سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے محبت اور یگانگت پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو بہادر 'لول' اور 'کُنیر' کے راستہ پر نڈر ہو کر گامزن ہوں۔ اُن کو دھول اور مخالف ہوا... راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف؟

(۱)

یُس دین باوہم گنیرک ترانہ   سے دین و ایمان زانتہ مانہ

ہیم سائنی دفتر پرائی فسانہ   بُس لولہ رستین لوکٹ بہانہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

(۲)

پوشہ گو گنیرکی چھے ددہو ہیتو یوّد دوئی ہندہ نارہ سیتو

اگفتنک باران رحمت ترّاوہ پاسنئے اِنقلاب

(۳)

یُس پایہ بڈسس ایمان، انسان، گنیرو، یکسان

سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تہترہ نادسے

مفہوم: - (۱) جو مذہب محض پہ وحدت کے ترانے ہویدا کرے وہی چیرا مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہل ہوس کے لئے "عشق" کے بہانے ہیں۔ جس کے درپردہ سرمایہ داری کارفرما ہے۔

(۲) دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے۔ ایکتائی ایک پھول کے مشابہ ہے۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مُرجھا دیا ہے تو بھی کیا مضائقہ انقلاب محبت کے بارانِ رحمت سے اس پژمردگی کو دُور کردے گا (۳) جس بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور ایکتائی ہے اس کی کشتی کو (بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

(۱) ژِہ او شکھہ گاڑ جارک نور، لوگت نار ینسانو
کرُ یھۃ ینسائیت، بدنام ھسابے عار ینسانو

(۲) محبت بائے گراوُن کیئت کرُ یونِک قَدِ رَتَن یاءدا
ژیہ لوگت دین و ایمانس کرُن بابار ینسانو

(۳) نحو تو یئے قہ درتَن ینیش خزانن ٹھاشر آوِ تھ
ژیہ اوسے بائے گرآوِتھ کھیون جنیوک شہمار ینسانو

(۴) گئے آدم گئے عالم نمس یتو ماز مازس تم
یہ کرُ ترو وَے دِلس اندر دوئی ہَند نار ینسانو

(۵) جنیوک دُرکُت تہِ دینگ تھمُ نہ دینگ غم نہ درگُ غم
کران ینسائیت ماتم دُ چھت چائی کار اِنسانو

(۶) دِ تہ برثم ینیو بے کارہ دِوان چھک قسمتکی بارہ
ترُان چھک پرانو بے ناروُ لگی کتہ تار اِنسانو

مفہوم :۔ (۱) تم دانشمندی کا ایک منوّر مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کرتوت سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کرنے سے تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

(۲) تمہیں اس دُنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصد اعلیٰ کو پامال کیا۔ (۳) دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جُل کر مساوات کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے

(۴) انسان انسان کے لئے الگ الگ دُنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دُنیا ہے اور دُنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرقہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سُلگتی آگ تمہارے دِل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تُم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۵) نہ تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُلّو سیدھا کئے جا رہے ہو۔ تمہارے یہ کرتوت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالاں اور گریاں ہے۔

(۶) اپنے اعمال و کردار سے تم خراب وخستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستگی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناؤ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذلت ہے۔ نیک
کرتوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی

آزاد حسب و نسب اور
اپنے ماحول کے مطابق سُنّی
مسلمان تھا۔ ترال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا
ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر و بار سے جلا وطنی، افسروں کا قہر و عتاب،
انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے
کا انتقال۔ جانباز سے آزاد اور پھر کئی ایک اُلجھنوں سے آزادی۔ پھر
اپنے ارد گرد افلاس اور امارت کے متضاد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور
نادار کی زبوں حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مفلسی کے دل شکن مناظر
اسباب راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج۔ الغرض دُنیا اور دنیا والوں
میں بے سبب اور نامنصفانہ عدم مساوات کو دیکھ دیکھ کر آزاد کے
جذبات کو ٹھیس لگتی رہی، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا

بہتھ بیکار نیکو کار جائی   قلندر، پیر، مذہب دار پھائی
امیرن کھیتون ردا مسکینہ سند خون   دُچھت راوان چھس یم کار جائی

مفہوم:۔ اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور
مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چوسنا جائز

سمجھتا ہے۔ یہ نیرسے کا روبار دیکھکر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادرِ مطلق اللہ تعالےٰ کو جابر اور غیر منصف تصور کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ عوام کے مانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی (PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور مسلے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنت اور جہنم خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بد نصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا اُلّو سیدھا کرکے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مفلوک الحال زندگی پر قانع بنا کر کعبہ اور بت خانہ میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے فایدہ کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع مسائل پر آزاد کے اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ آزاد کا رُجحان کیا تھا۔ مناظرۂ "عقل و عشق" میں لکھا ہے

عقل :- دَرم نہ اسلام کیاہ وَحی نہ اِلہام کیاہ

عشق :- دَرم نہ میوۓ بہار دین نہ میوۓ بہار

عقل :- ہیندو نہ مسلمان کیاہ کعبہ نہ بُتخانہ کیاہ

عشق :- چھون ہجر چھون کار چون ژھوڑسے گاہ چار

مفہوم :- عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کعبہ و بت خانہ کا تفرقہ کہاں سے آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :- عرش، خدا، لامکان، کیاہ چھ مدا کیتھ ونان

عشق :- میوٹھ خیالاہ، پڑھاہ، تنگدلن ہند قرار

مفہوم :- (عقل) عرش، خدا، لامکان کا مطلب اور حقیقت کیا ہے؟ (عشق) میٹھا تصور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے باعث اطمینان ہے۔

عقل :- وَتھ چھ کُنی پتھ چھُ کیاہ زندگیٔ ہند مدا

عشق :- اول، گُنیر، دردِ دل، پان پَنُن کاروبار !

مفہوم :- (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟ (عشق) محبت، وحدت، دردِ دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :- کیاہ چھُ گُنیر، کیاہ یقین، کیتھ چھ ونان دَرم دین۔

عشق :- پان پَنُن پرزنیتھ بیاکھ تہٕ ہیوٗن درشُمار

مفہوم :- (عقل) وحدت، یقین، دَرم اور دین کیا ہوتے ہیں؟
(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کر کے دوسروں
کو بھی اپنے آپ جیسا تصور کرنا۔

۱ (عقل) یمہ چھہ کران وحی ناو بوز کمَو کتہٕ آو

۲ (عشق) یہ چھُم سیٹھاہ نازُک جار صاف وَنُن چھُم نہ وار

مفہوم :- (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے
سُنی اور کہاں سے آئی؟
(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو
انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

زیوٚٹھ سفر زندگی بارِ گراں بندگی
دانہِ سُہ اَتھ منزِلس ترٛاوِ یُتھ پیٚٹھ یہ بار

مفہوم :- زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزلِ
مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں
سے اُتار پھینکے۔

'خُدا' کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے ؎

اکھ سوال چھ صاف مبہم چھُکھ جواب   کانہہ نیشہِ افسانہ کینٛژن نِش کتاب
کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما   کانٛہہ ہیٚند یزدان کینٛژن ہیٚند خُدا

پانہ رُوز ہیتہ بندگی نِشں بے نیاز — حُکم ہہندُسے بندگی، پُوڑا، نماز
مون ڈلیو ڈُجھ بیلے پاُغمبرو — ٹھوٹو لیکھت گُرگرکنین پیٹھاوت گرو



مستی، حافظ تہ سازِ بیخودی — حضرت اقبال ھُند سوزِ خودی
سو ختصر بوز کینھہ تہ کیاہ وزنس وار — زاُو جاراہ بوہ تجھرن کوڑمُت تیار

مفہوم :- " خدا کیا ہے ؟ " ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف ہے، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے اور کوئی " کتاب " کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے۔

(۲) کوئی اُس کو آتما کہتا ہے اور کوئی پرماتما کہتا ہے۔ کوئی یزدان کے نام سے پکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے۔

(۳) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے۔ پوجا اور نماز بجا لائے۔ (۴) اولیا نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے اور پتھروں پر بُتگروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے

(۵) حافظ کی مست شاعری بیخودؔ کے کلام کا سوز و ساز اور حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے۔

(۶) القصہ چون و چرا کہنے کا کوئی یارا نہیں۔ انسان کی فطری

مانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

"شکوۂ ابلیس بحضور باری تعالےٰ" میں بزبان ابلیس کہتے ہیں:

بہ مانہ نادیدہ چھی ژبہ مانان بہٕ کمیٚ وُچھس دیدہ کُس میٚہ زانان

ژہ سنے خیالاہ کھتاہ گمانہ، بہٕ سنے خیالاہ کھا گمانہ

جہنمس منز چھہ بیپڑ گرمی، قیامتس منز چھہ بیپڑ سختی

پیٚھی پیٚھی روبہ دابہ وُنیٚ وُنیٚ دمہ ہیٚ چلو گیتھ یہ کاروانہ

مفہوم :- (۱) ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالےٰ میں نے مانا کہ لوگ تجھے دیکھے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال ہے، وہم ہے، گمان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان ہوں۔ (۲) اے خدا! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الاماں۔ ایسے ایسے رعب داب بتا بتا اور جتا جتا کر تو نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

(۱) بتخانہ کعبہ دفتر، کتابہ — جنّت، جہنم پیٚم روبہ دابہ

میٚا سنے خیالہ میٚانے حسابہ — خاباہ خیالاہ وَہما گمانہ

(۲) بخت سکندر، تخت غضنفر — سنیاس تیہ ریشہ صوفی قلندر

زنّار تسبیح مسجد تہٕ مندر — خاباہ خیالا وہما گمانہ

مفہوم :- (۱) بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنّت اور جہنم- یہ سب دھمکیاں اور رعب و داب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق محض خواب و خیال اور وہم و گمان ہیں-

(۲) طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیاسی، پیر اور فقیر، زنار اور تسبیح، مسجد اور مندر سب محض خواب و خیال اور وہم و گمان کی حیثیت رکھتے ہیں-

یتھے پاعٔٹھی بوٗد ہاوہ دیدار دیدن   چھٹن ییم طلسمات غاٲبکی فریبکی
کرن دورِہ دوٗرے مسلمان برہمن   سلاماہ تیمن کھنڈرن وارہ واری

مفہوم :- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یونہی دور کرتی رہی تو اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے -اور مسلمان اور برہمن سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دُور سے سلام کرنے لگیں گے- پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار قدیمہ رہ جائیں گے۔

مُرِتھ جنّت جہنم، زندگی مٔنز عاجزی سرخم
خودایا بندگی ہندی غم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :- مرنے کے بعد جنت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور
سرخم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے

قیامت واحدالقہار، دوزخ محشرک مٲدان
اَکِس کمزور بندس پیٹھ یہ کوتاہ روبہِ داب آخر

مفہوم :- قیامت، واحدالقہار، دوزخ اور میدان محشر ایک سے ایک بڑھکر وحشت انگیز مسلے قایم ہیں۔ اے خدا، آخر انسان ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پر اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ باز یارَو باٗزی گارَو باز پٔنُن ز یُون
ہاوِن ژٕ یہ تھٔوٕ وٕہ ہے کعبہ تہٕ بُتخانہ وَنے کیاہ

مفہوم :- جعلساز اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُلو تو اس طرح سیدھا کرلیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا سہارا دے گئے۔

نارِ جہنم تہٕ سورگ، روزِ قیامت، حِساب
چانہِ دیما غکہ خیال چانہِ دِلکہ ہیم حساب
دٕہم پٔنُن پانسے پٕھٹے نہ تھوان آب و تاب
یی چھُ وَنان انقلاب اُکھی چھِ وَنان انقلاب

مفہوم :- دوزخ کی آگ، جنت کی راحت، روز محشر، جزا و

سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات (جو تم نے خود پیدا کئے ہیں۔) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں۔ انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہٕ کرہٕ ہن بندٕ سینتہٕ بندگی
بندگی منز زندگی ہُنبہٕ اکھ نشانہٕ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ اگر بندگی میں زندگی کی ذرا سی بھی جھلک پائی جاتی تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری بندگی کرتے۔

کیتہٕ بوچھہٕ ہیتہٕ آرہ کیتہٕ گے آسمانس کُن وُچھان
لامکانس پیٹھ تہٕ دیارن ہُند خزانہ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اے کاش! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔

چُھس بہٕ زانان خُدائی تہٕ چھہٕ بوٗڈ دردِ سرا[۱]
بندگی خوٗن جگر کھیوٗن چھُہ جناب عالی

مفہوم:۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا دردِ سر

---

[۱] ماخوذ از (علامہ اقبال) خدائی اہتمام خشک و تر ہے ....
(آزاد)

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر خونِ جگر کھانا ہے. جب ہی کہیں بندگی کے آداب خدائی شان کے شایان ہو سکتے ہیں۔

چھے پانڑ پکس گنڈی ژیہ تھاؤ تھہ پانڑ ورِیتھ کیتو
تقدیر، ازل، سورگ، جہنم تر خہ دائی

مفہوم:- توُ نے تقدیر، ازل، سورگ اور نرک اور خدائی اپنی ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانک رِفستہ تھوو تھہ یاد مشرووُ تھہ وطن
شِشیہن سنز داو مینش صاحب خانس پزیا

مفہوم:- لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر، تو نے اپنا وطن (گھربار) بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحبِ خانہ کو گھربار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ پیمائی کہاں تک روا ہے؟

لچھ پردہ ژٹِتھ برونٹھ رٹِتھ چھے ژیہ خودائی
یکھ برونٹھ یہ اکھ پردہ ژٹِتھ خوف تہ غم کیشاہ

مفہوم:- تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب "خدائی" تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

نکل سے تجھے ڈر کاہے کا؟

خوداًیی بندگی نِش کس چھُ اِنکار خوداوندس وَنُن بندس ثُکُن بار

ویکن زندگی ہُند ولولہ یُس تیمن نِش چھا پوان یِم فرضیکی کارُ

مفہوم:۔ خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم دینا اور بندہ کا کام ہے حکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو ؎

غریبن ہُند جگر تہٕ دِل مُزان یِم کیا زہٕ سیخن پیٹھ

امیرن ہِندی خوداین تیم تہٕ کرُی ہتھ آسی اگر پاٹ دا

چھُہ قوددرتھ خاص انساناہ گلان ساسن کرورن منز

زہٕ وہ وتھ لاگ پانہٕ آدم گرہتوٕ منزہ ساسس پاٹ دا کرٕ

زہٕ نیر بے واپہ اے آزاد بے پروا خودایس وَن

ہُنر مند کُس وَنی پانس کرُتھ یتلہِ بے ہُنر پاٹ دا

مفہوم:۔ (۱) کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے، اور ظالم کو کچھ نہیں کہتا۔

(۲) کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں ہیں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

(۳) آزاد بے خوف وخطر ہو کر لاابالی اور لاپروا، اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنرمند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزاد نے بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برانگیختہ ہو کر انسان کی سادگی پر ہنساتا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پہ بہت رونا رُلاتا ہے۔ آزاد صدائے تلخ سے للکارتا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط قصے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کئے کرائے اور اسی دُنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کانٛہہ چھُ امیر، کانٛہہ غریب، کُس چھُ وَنان کمٕہ پہٕ موٗن (۱)
کیاہ چھُ اَزَل کیاہ نصیب کتھ چھہ وَنان کرمہٕ لوٗن

سانہہ وُہر قِصہ پرٛوٗن محض خیال عاَمٕ خاب
یمی چھہ وَنان انقلاب، اُتھی چھہ وَنان انقلاب

(۱)

ہاے کُنیہ رشا یہ کوٗر پرٲنی مۆدرِ کو فلسفن
زندہ مرے مردبیہٕتھی مو ردہٕ وٕلیتھ زٕن کفن

یوٗد نہ لبن زندگی دفن کرِکھ سپھُے ثواب
پی چھُ ونان انقلاب، اُتھو چھہ وُنان انقلاب

(۲)

قِصہ تہٕ افسانہ پرٲنی پنجرہ تہٕ زنٛلانہ سأنی
زٕہرہ ببرِتی شہمار دٕر ینیٹھ پدان نندہ بأنی

پوٗشہ تھٕرتین کیاہ بکار سازہٕ گرٕین مُہند تھٕباب
انقلاب اَن انقلاب، انقلاب اَن اِنقلا ب

مفہوم ۱- (۱) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ عزیب اور یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، ازل اور نصیب کیا ڈھکو سلے ہیں جو تم نے یاد رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد اُس کی بے بُنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام ہے۔ (۲) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے میٹھے اور خواب آور فلسفہ (تقدیر ازل وغیرہ) نے منتشر کردیا، اور ایسی کیفیت بپا کردی کہ جیتے جی

بہادُر لوگ مُردوں کی طرح کفن باندھے ہوئے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادُر مُردہ لاشوں کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آ سکے۔ تو ثواب کا کام یہی ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

(۳) یہ صدہا سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت جاننے میں رُکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سانپ ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۱)
دِل سأنی مہ کر غمگین تقدیر تھیکن والے
افسانہ پرن والے دیوانہ کرن والے

(۲)
تقدیر چھُہ افسانس نیرُن منز مأدانس
یُس توگ نہ گندُن جانس بیچارہ گندان ہالے

(۳)
ووتھ پانہ پنُن سنز کر بَن پانہ پنُن رہبر
اوتار تہ پأغمبر ایوان آسی پتھ کالے

(۴)
دوگنیار چھُہ بیلہ مطلب یُوزایہ نمازن ہُند
سوزس بہٕ یہ بخشأپش بیہہ توری ڈالے

(۵)
حأران گو ہمت حضرت پھیران خدایی ہیتھ
ثریتھ کانہہ چھُنہ بے غأرت ایمان پنُن زالے

(٦)

کَس ساز دِ اَکْ وایان یِم ناد کَس لایان

آزادَن ہیو اَنسان اَتھ زیرو بَمس تا لے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور ازل کی کہانیاں اور افسانے سُنا سُنا کر متوالے بنا رہے ہو، خدارا کسی اور کو یہ سب کچھ سُنا، ہم تو اس سے غمگین اور دل حزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری سے میدانِ عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر جان لیکر محوِ عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارا کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں کا وجود ٹھوس سمجھکر اُن کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوکر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بننا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پُوجا سے دُوئی کا مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالےٰ کو واپس کئے دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور اُن کرشموں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقل کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

سے بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آ جائیں ۔

داغ یہ کون دل کی پکار دلگداز لے میں گا رہا ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنا رہا ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزاد کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزاد ہی نہ ہو ۔

چھُہ تقدیر، تقدیر والین مبارک   ژٕہ پنُنی نصیبُک قسلم پانہ گرُ تو

مفہوم :۔ تقدیر پہ بھروسہ تقدیر پہ یقین رکھنے والوں کو مبارک ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی جد وجہد اور کوشش کی بات ہے۔

مناظرِ قدرت

آزادؔ کو وطن کے ذرّہ ذرّہ سے والہانہ محبت ہے اور وطن کے دلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دلربا اور پیارے ہیں ؎

سہ رگچھِ دوہ دِہ کوہ لہِ مأنِتھ نٔز اُنِتھ ووندہ میون چھُنہٕ مشُرادان
سِندہِ ، رٔنبہ آرس ، وٚیتھِ ویرناگس ، گنگا یہ تہٕ جمنا سٕے

مفہوم :- بہشت کی نہریں (کوثر، سلسبیل وغیرہ) کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور دریاؤں (دریائے سندھ، رنبی آرہ، وتستا، گنگا اور جمنا) کو نہیں بھولتا۔

موسمِ بہار میں ہر طرف گُل و گلزار پھولتے دیکھکر وطن کی تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے؛ ملاحظہ کے قابل ہے ؎

(۱)

اُسان پوشہ ڈوُرین اندر پوشہ ذأژ

یِتھ زوُنہ گاشس اندر نیچیف راأژ

نِنس آسمانس چھہ تارک ننیٚ

یہ سونئ وطن ننده بونئ وطن

(۲)

دوان آرہ ژریشہِ ہتین ژھارنے

تھکے مُت تہِ یُس آسہِ تس پژارنے

شہل کُل چھہ اندی اندی رُوزِتھ وَتیٚ

یہ سونئ وطن ننده بونئ وتن

مفہوم ا:۔ چمن کی روِشوں میں گوناگوں پھول کِھل رہے ہیں جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفّا آسمان پر ستارے کِھلکھلاتے ہیں۔

(۲) ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جارہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو، اُس کی پیاس بُجھائیں۔ اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ) جا بجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے مسافروں کی سفر کی کلفت مٹائیں۔

گُل ہندی کاروانیٚ خیمہ دِتھ باغن بیابانیٚ

پمُن داماںہ سبزارَہ تہٕ کَڈِی کَڈِی واش ہَھاوُن ہیوت

ہَلم بَرِی بَرِی چھکِنہٕ دُردانہ ہیٖنہٕ اَبرَن تہٕ بارانَن

جہانَس سانٛدِ عالم آسمانکُ نٔنہِ لاوُن ہیوت

مفہوم :- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے باغ وراغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھولنا اور دور دور تک پھیلانا شروع کیا۔

(۲) موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں اتنی دلکش اور دلفریب ہیں کہ انہیں دیکھکر عالم بالا بھی للچایا ہوا ہے اور ان پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کرکے موتیوں کی پیش کش کر رہا ہے۔

(۱) خوشبوے گگاہ ڈیوٹھم خاموش پننہ شایے

روپوش دِ اکھ سنز ژور پوشن تہٕ کنڈین ژھاسے

(۲) لالہ وان تھراہ تیتھ پٲٹھی تس آس لولے اندر

بیتھ پٲٹھی زموشوشس ہوہو چھِ کران داسے

(۳) کس ماری مندِس پوشس آرام کنڈین اندر

کمہ پٲٹھی دلا ذارن ژاوان پنن ساسے

مفہوم :- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دلربا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

(۳) بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلاتی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گا گا کر سُلا رہی ہو۔

(۴) ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پر ڈال رہا ہے۔

مناظرِ قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشمِ بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چیڑ، آبشار، شمع، و نستا برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظرِ عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے ان کی معصومیت، البیلاپن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اُس کی نظروں کے سامنے اوج بالائے عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خواجگی اور بندگی دیکھکر اپنے عالم محویت سے چونک اُٹھتا ہے اور نیچر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایکتائی ملنساری، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے

اپنے لئے اور عام اِنسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کرکے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائیص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ؎

(۱)
وارہٕ وَنتم ژٕ آیکھ کتے — چھُس بۄ زانان آسہ ژٕ ستتے
بندہ برادری تہٕ افسری یے — روزی دَماہ پانٔژ ادری سیے

(۲)
تَتہٕ آئین ژٕ یوہٕ تہٕ مالہٕ — کفر و دینُکی کینہہ مُلالہ
نہ امیری نہ گداگری یے — روزی دَماہ پانٔژ ادری سیے

(۳)
چھک نہ زِندس تہٕ مُرنس ڈران — زندگی ہٕند سفر کران
زندہ گژھان چھک ژٕ مَرِ مَرِ یے — روزی دَماہ پانٔژ ادری سیے

(۴)
زندگی ہٕند سوزئیس مَتے — تس نہ آرام تہٕ قرار کُنے
شہ نہ مُران زانہہ تہٕ مَری مَری یے — روزی دماہ پانٔژ ادری سیے

مفہوم :- اے آبشار ! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خواجگی نہیں ہوگی۔ ذرا ٹھہر اے آبشار۔

(۲) وہاں تسبیح اور زنّار کے دکھاوے نہیں ہوں گے، اور کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہر اے آبشار

(۳) نہ تو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے کئے جا رہا ہے۔ بسا اوقات تو نابود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار رہی (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز موجزن ہو (یعنی جو مقصدِ حیات سمجھ گیا ہو) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوداں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

ونستا کی خوبیاں دیکھکر اس پر ملنساری اور ایکتائی کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) سیرتہ باجہ چھی دِچھن کھوڑ رییے — کھنہ بلہ بیٹھ کھادنی یار
پان آلہ وان پیالہ برٛ برٛ کرییے — سعہ ندرٛ کرییے بوزہی میانی زار
(۲) گیان دِ تھنے پنن آگر ہی یے — تھتہ ستہ درس لوتیہ بان
ملہ ژار کی ناد کرٛ کرٛ یے — سعہ ندرٛ کرییے بوزہی میانی زار
(۳) دو گنیارن مارہو گاشر کرییے — ہیتہ چھ نادتک گنبرک سوز
یم تہ گرٛزھ ہیئن تار ترٛ ترٛ یے — سعہ ندرٛ کرییے بوزہی میانی زار

مفہوم :۔ (۱) کھنہ بل سے کھادن یار تک (دائیں بائیں تمہارے ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جاتے ہیں۔ او حسینہ! میری فریاد سُن!

(۲) اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکتائی کا گیان (آگاہی سندیسہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے، تاکہ اُس کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ او حسینہ! میری فریاد سُن۔

(۳) کشمیریوں کو دُوئی نے خراب و خستہ کیا ہے، کاش کہ تو اُنہیں ایکتائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مُشکلات کو سر کرتے۔ او حسینہ! مری فریاد سُن!

منظر دریا آزادؔ کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حِصہ ہے۔ لیکن ان مناظر سے ہموطنوں کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کا سب سے بڑا مُتحرک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اِختراع کئے ہوئے اندھا دُھند قانون کو ٹھکرانے اور قانون قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاو" نظم میں آزادؔ جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی واضح طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ وہ لافانی اور لاثانی نظم ہے، جس کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ آزادؔ نے "دریاو" لکھکر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نظم میں وہ بہاؤ ہے، جو ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے۔ نظم صنائع بدائع سے پُر ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے۔ موزوں بحریں مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈالدی ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلوں بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصوّر کی طرح دلکش تصویر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبق اخذ کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ایکتائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے ظالموں سے اور سنگدلوں سے بیباکی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مساوات حلاوت اور شیرینی کلامی کے درس دریا کے ایک ایک پیچ و خم اور ایک ایک اُتار اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں ؎

(۱) کمن سنگین قلاین تہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
پتھٕ چھکراو تہٕ آمت گنیر بنیہ سو نبہ راوان چھُس
زٹان سنگ تہٕ ٹھاسان بال پھیران ژنگلن اندر

یوان چھم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) امیراہ، بادشاہ اُسی تِم ہیوند داہ مُسلماناہ
پہ کتھ پارس ہہن چھاوِن جبین ناوِن بُرِن باناہ
میہ نِش راجاہ، نواباہ سائیلاہ آکھ سائِلن اندر

یوان چھم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) یِمَن پان آیِمَن چھم تھوومُت سارِس جہانس گیٹ
یِمَن زِ دو پیش کش تھوومُت زمینس تہ زمانس گیٹ
وے پرارِن تہ بٹھرِن چھے نہ میانین مشعلن اندر

یوان چھم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) ڈران یِیتہ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہ بڈی ولہ ویر
تمے پوشہ تھریِن چھس روشہ چاوان دِلہ ہندی پاٹھی شیر
زوک میونے چھم شمشادن تہ سروَن دائِلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۵) سنیر ووہ گنیار سمارک پہ وُچھنے آس سمارس
یمے ژھوپہ مارنس گیٹ چھس دِوہس راتس پوہس ہارس
غمہ لاماہ چھس تہ کانہہ تھادیم میہ پنجرن ہانکلن اندر

یوان چھم زندگی ہُند سوز فرن منزلن اندر

(۶) جگر چھُس سنگرن کتران، رفتارس سَہ گرمی چھَم
مَدنوارَن بدَن ناوان، اطوارَن سَہ نرمی چھَم
سبزرِ تہٕ لول چھُم بُرٕی بُرٕی وَرنٕ یِچھن وِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن مُنزلَن اندر

(۷) چھُلان چھُس جامہ ناوان پان گگرٕین سیاہ مویَن
رٕہِہے چھُس باگراوان لول خہٕ شخویَن تہٕ بدخویَن
چھہ باقی پَن پَنُن خصلت گُلن تہٕ ارکھلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سفرن مُنزلَن اندر

(۸) رِینکُ گژھنکُ زِینکُ مرنکُ نہٕ چھُم پروانہٕ چھُم کانہہ غم
نہٕ چھُس جائن داتنُ کم نہٕ چھُم پھیران گے کم کم
چھہ یِیتھہ یِیتھہ وہم تہٕ وسواس آسان بُزدِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سفرن مُنزلن اندر

(۹) بہٕ چھُو وُنُس زندگی ہُنٛد مے بہارَن سیتہٕ تھاوُن رٕٔے
وزان چھُم دردٕ سوزٕ رچ نٔے جوان چھُس پیالہ پے دٕزٕ پے
پیام کُل شی حی، چھہٕ مَشیانَین وَلولَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن مُنزلن اندر

مفہوم :- (۱) دیکھہ میں کون کین سنگلاخ ٹکاوٹوں کو پھاند کر اور مشکلات

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی ایکتائی کو پھر سے سمیٹ کر اکٹھا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۲) کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھکر لطف اٹھائے، نہائے، پیاس بجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سائل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لئے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

(۳) میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

(۴) جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غصے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیر خوار بچوں کی احتیاط

اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیڑ کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا لُطف ملتا ہے۔

(۵) میں دُنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دُنیا میں آیا ہوں اور اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھاندتا اور اُچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں جکڑ کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا سوز ملتا ہے۔

(۶) میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خارا کا جگر کاٹتا جاتا ہوں لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا ہوں۔ میرے ہر پیچ ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

(۷) میں سیاہ مو اور گلگوں حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور اُن کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدخُو ہو یا خوشخو، سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہوں۔ اُن سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھُول نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھُونے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے زہریلی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا لطف گرم سفر رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دنیا میں آنے والے ہیں اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چل بسے ایسے توہمات بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے میرا رجحان مربوط ہوا ہے میں دن رات درد و محبت کے نالے نشر کرتا رہتا ہوں۔ اور "زندگی کی شراب" پیالہ بہ پیالہ پئے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے ترنم میں "کُل شئی حی" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

منقبت، قصیدہ اور ہجو

مدح سرائی اور ہجو لکھنے کے لئے آزاد پیدا نہیں ہوا تھا۔ خود داری اور خود اعتمادی ایک مرد میدان کو کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس کی فکر کا مخصوص میدان تھا وطن اور حبِّ وطن۔ اس کی ساری صلاحیتیں اِسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات

ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے مخاطب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہل وطن کے لئے اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دوئی کی دوری اور عمل پیہم، وحدت اور ملنساری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھکر ٹیگور کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear
...... In to that heaven of Freedom,
my father, let my country awake"

یاد آجاتی ہے ؎

بۂ منگے نہ سو ہرہ تہٕ سون دِتمٕ مگر عالمہ سٕے میٖنہٕ ہاوتمٕ (۱)
بیٚیتہِ بندگی چھِ خدا سٕرُن نہ کرُن ہمیشہ خودا خودا

نہ چھِ دُوری تھٕتہ نہ چھِ زیادہ کم نہ وُنان عرب نہ وُنان عجم (۲)
بیمہ پآٹھٕ رٔلتھ چھِ یہِ ماز تہٕ نمٕ تِتھی پانہٕ وأنی چھِ کران وفا

بیٚیتہِ جنس تہٕ جنس چھِ وُنان بندہ پننہٕ عمل (۳)
بیٚیتہِ عأنِ دین چھِ زندگی بیٚیتہِ کفرہ کھوٚتہٕ مرُن گُنہ ناہ

بیٚیتہِ شورہ گوٗلہ مشینہ گن نہ چھِ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
بیٚیتہِ سارِنے چھِ گٔنڈ وطن بیٚیتہِ سارِنے چھِ گٔنڈ خودا

مفہوم:- (۱) اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ پیسہ نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنا دے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا ہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگاتا رہوں۔

(۲) ایسی دُنیا بنا جہاں دُوئی کا نام و نشان نہ ہو، جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصور نہ ہوں۔ بلکہ سب انسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قایم رکھیں۔ جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے

(۳) جہاں لوگ جنّت اور جہنم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردانیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کُفر "مرنا" متصوّر ہو۔

(۴) جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارود کا استعمال اور مکر و فریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز

طنز یہ شاعری کے نمونے آزاد کے یہاں کم پائے جاتے ہیں دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہل وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرضمند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدنی مکر و فریب سے دامن بچا کر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدنی روایات چلی آرہی ہیں، اُن کو خیر باد کہدیں اور

سوجھ بوجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطۂ زندگی آپ قائم کریں۔ افلاس اور جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنزیہ انداز میں ان کا علاج بھی بتایا ہے ؎

(۱) جدس یُس آلہٕ مٔنٛزٕ اوسُم ۔۔۔ وُنِستام سُے نکھس پٮ۪یٹھ چھُم
بٕ کیاہ ہاوَے دِلاوأری ۔۔۔ بٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

(۲) یکُن چھُم کارو بیگارس ۔۔۔ بُرُن چھُم جِنٛس سرکارس
پیٚیم وُگرایہ باپأری ۔۔۔ بٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

(۳) پگاہ چھُم ہدیہ دیُن پیٖرس ۔۔۔ بھوِیم کن توبہ تقصیرس
خدایا مُشٕ دوٗہ کریم یأری ۔۔۔ بٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

مفہوم :- جو ہل میرے جدّ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں؟ میرے محبوب مجھ سے عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۲) کبھی بیکار سرکار مجھے بلا اُجرت کام (بیگار) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے روپیوں کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ سے تو عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے لے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرار گناہ و توبہ کو سماعت کرے تاکہ اس سے روز محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کہ میں عشق و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

ججوہ ہیٹھیں میانہ موہ کھہ قونون خم جو زوال جا یہ خریۃ نُون
ججس گڑھو گڑھو تہ میونے خُون کران گنھہ لولرے بوُمبرُ

نمازن کیُٹ تہ میونے پان نیازن کیُٹ تہ میونے پان
پوان ہیٹلر اورہ ماہِ رمضان بہان میانے گرسے بوُمبرو

مفہوم :- مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابند امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیوپاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ نمک (جو سب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بیچنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس، (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کماتے ہیں) چڑھاتے ہیں۔

(۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے بانٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت "ماہِ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فردکش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔)

نہ پوشیتس کا نہہ نہ پورتیس کا نہہ بلا یا ۔۔۔ نہ روزتیس کانسہ سیتھ جگڑاہ تہٕ نیایاہ

چھہ پانس سُتھب سیٹھاہ ہندُستانس ۔۔۔ کتٕن کیٛتٕ بندراہ کھیون کیٛت خودایاہ

مفہوم:- ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا، کوئی کتنا بھی طاقت ور اور مہیب دشمن کیوں نہ ہو، اس کا بال بنک بیکا نہیں کرسکتا، اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوگا نہ فساد، کیونکہ اپنے گذارے کے لئے اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر توکل کرے۔[1]

شہ پرانیہ مت سڑ بوہت وہمہ گہ ودوٗر

نوٕس دینس تہٕ ایمانس مُبارک

(مفہوم:- اُن پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا خاتمہ ہوگیا۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی) تمہیں مُبارک ہو۔

---

[1] آزاد ہندوستان کی مکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولیوشن (صنعتی انقلاب) کا حامی تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا۔ (گنجو)

جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کو عناد ہے ایسے حضرات سے وہ پناہ مانگتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش کر کے بندوں کو ہراساں کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

زیٹھو لاگتھ پھیرن تہٕ تھاوِتھ ریش   مسجدن تہٕ مندرن چھہٕ ژٕڈٕ ژٕڈٕ کونن
چھا خوشامد کران خدا صاحبس   چھا بناوان پنچھنگی تو نون

مفہوم :۔ صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی داڑھیاں بڑھائے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھکر بظاہر خدائے تعالےٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں اور منڈلیوں کے بنانے میں محو کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام سے چندہ وصول کیا جائے اور اُن کا پیٹ پلے سہ

ژھہلہ گلین تل سرحدن منز بہان چھہ تسبیح تہٕ مالہ پھرنے
خوداہ چھن پَنز چھہٕ یہ دسہ گرمی بچارٕ کرن کیاہ قیامتس منز

مفہوم :۔ گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں اور بستی سے دُور خاموش جگہوں میں بیٹھکر جو لوگ تسبیح ڈھالتے اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا اُن کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا وہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دُنیا کے گھنے اور سایہ دار درختوں کہاں ملیں گے؟

ہمہ گیر فکر

آزادؔ نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظر غور سے دیکھکر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں۔ جن کا مقصد انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس مپرسی کی دلدل سے نکالکر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پر ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی وہ محض فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے ذرائع محدود دیکھکر وہ تلملا اُٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھکر وہ راستی اور نیکی کیطرف رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کرکے طنزاً ایسی باتیں کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہو جائے۔ عید کا دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیانے بجتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی ہے۔ زردار دل کھولکر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور مفلس کی دنیا میں کہیں ماتم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو دیکھکر تخیل کی بلندیوں کو چھوتا ہوا تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہے غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کرکے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے ؎

(۱)
ستھاہ زاٗنت میٖہ زونم کینہہ نہ زونم
لبھتھ تیرو کمان روٗدم نشانہ

(۲)
ژلیتھ حیاتہٕ ملیتھ یہٕ خوشبو ولیتھ زری کانہہ بہان طاقس
چھ تنبہٕ لان تسٕ چھت جہاناہ ژہٕ ونتہٕ امہ ریٚے ونان پری چھا

(۳)
بلبلس ژہٕ کالہ سرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق
شہونس پیٚچھے ناد کوٚرمت لولہ خنجر عشقہٕ تیر

(۴)

سِتیٔ پرواز کاوِس بُلبُلس طوطس تہٕ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیٛژ پروازس تہٕ پروازس

(۵)

نادان دوستن ہٕنٛز منّت میٚ کھٮ۪ٛر پاتھس

تیٚمہٕ کھمہٕ تہٕ دُشمنٕس کُنہٕ دارُن حسُلمُ غنیمت

مفہوم :- فراوان علم حاصل کر کے میں آخر سمجھ کی اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ "میں کچھ نہیں جانتا" تیر و کمان تو مل گئے، لیکن نشانہ نظروں سے اوجھل ہے۔

(۲) حیا کو بالائے طاق رکھ کر مُشک اور عطر زُلفوں میں ملے اور زرّین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو دریچے پر بیٹھے دُنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو للچا رہی ہے۔کیا اس کو پری کہتے ہیں؟

(۳) بُلبُل اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے۔محض شہوت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے۔

(۴) جہاں تک اُڑان کی صفت کا تعلق ہے، یہ صفت تو کوّے بُلبُل، طوطے اور شہباز سبھی جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن پرواز اور پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔(شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو شاعر نے مُنتہا گردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دُشمن کا مرہونِ منّت ہونا بہتر ہے۔

فٹ نوٹ سلہ ۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس وجہ سے دُنیا کے بہترین داناؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد اُس نے جواب دیا تھا کہ "مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔" یہ جاننا اور محسوس کرنا کہ میں کامل نہیں جاہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیام کی یہ رُباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے ؎

تا بود دِلم زعشق محروم نہ شُد — کم بود زِ اسرار کہ معلومم نہ شُد
اکنون کہ ہمی بنگرم از روئے خرد — معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شُد
(گنجور)

ؔجہ مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو :-

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است — رفتن بہ پای مردیٔ ہمسایہ در بہشت
(گنجور)

عید کے دن سے

(۱)

نغمہٕ بابہٕ وزان جایہٕ اکس میوٕ کھٹ موٚدُر سوز

تمہِ ژھایہٕ بێیس جایہٕ گژھیزان آہِ جہاں سوز

وُچھ وارہ وُچھن والہٕ یہِ نظارہٕ دماہ روز

پامال گاٮ۪مژہٕ زندگی ہُند ساز کنوٚ بوز

مدہوش چھ مے نوش کمن زیرو بمن منز

گمٕ پوٚشہٕ بدان روشہٕ گلان دردو غمن منز

(۲)

ہزاران اکس رنگہٕ رنگہٕ نعمژ تہٕ ضیا فرش

گژھ ند چھس تہٕ یوان کیژہٕ کھێیِن لھینہ روزس کٔنژ

غمگین بہتھ بیا کھ چھُ بیچارہ کران سٔنژ

روشان خودایس تہٕ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیا کھ ماران ہنڈی

اکھ تژیش ژھاران بیا کھ چھُ ژاران دودس گنڈی

مفہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر بزمِ موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہر اور غور سے یہ نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سُن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے اُتار چڑھاؤ کی کس لے میں مدہوش ہیں اور کتنے غریب اور حسین افلاس کے دردِ غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔

(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوانِ نعمت سامنے پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مست مفلس کی دنیا میں غمگینی ہے۔ وہ بیچارہ لاکھوں اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالےٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (روزِ سزا و جزا) پر نازاں ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے۔ دوسرا ہے کہ ناؤ نوش کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔

ہر موضوع کو آزاد کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح کیا جا سکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اُس کی ہمہ گیر فکر کا ذکر ہے۔ اور اس ذکر کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزاد نے غزل کو خوب نبھایا ہے اور کئی سُریلے اور میٹھے راگوں کے لئے مسالا بہم کیا ہے۔ وہ بنی نوعِ انسان کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، ایکتائی، مساوات اور ملنساری کا پیغام سُناتا ہے۔ غرضمند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہلِ وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ سب

باتیں خود غرض انسانوں کی ایجادیں ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دبائے رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلا شرکت غیرے اپنا فایدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہلِ وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اُٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کرکے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مزے اُڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑ کر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہاتفی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آزاد کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جاچکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل ناآشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط منشی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لاکر، یا کسی شعر میں خارسیت کا غلبہ پاکر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کرکے ماتھے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوئم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اپنے زمانے میں یعنی موجودہ صدی کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چنگل میں تھا۔ اور اہالیانِ کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبون حال تھے) آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہوکر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی خوبیوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب خوبیوں

سے اپنے زبوں حال اہل وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ اہل وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور اُنہیں آمادہ پیکار کرنے کیلئے آواز اُٹھانا کافی مشکل کام تھا اور سماج کی ترجمانی کرنا ایک دلیرانہ قدم تھا

آزاد کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے .. .. کیا جا چکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزاد کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں پہلا کشمیری راہ رَو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ آزاد نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مفصل جائزہ لیا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونہ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسل کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی نوع کی پہلی کتاب ہے ہوسکتا ہے کہ کئی اہلِ نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ "سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے والا اُس راہ کو ضروری طور پہ پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ اطمینان

ہے کہ آزاد نے یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کرکے ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و مستقبل کے ادیب استفادہ کرکے فن تنقید کو اونچے معیار پر لے جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناتھ گنجو

بادۂ وطن

سون وطن

چھُہ کیاہ نُندٕبوٗنۍ یہ سوٗنۍ وطن
یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن

یہ روٗشن فِضا صاف خوشبو ہوا — زُوَن زندگی، زندگی ہُند دوا
بلان داٗدِ فرحت یِوان منز دِلَن — یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن
اَسان پوشہٕ ڈورِن اندر پوشہٕ ذاژ — یَتھ زُونہٕ گاشس اندر نصف راژ
نٔنِس آسمانس چھِہ تارک نَنن — یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن
دَوان آرٕ، تریشہٕ ہیتھن ژھارنۍ — لھوٚکُٹ تہٕ یُس آسہٕ تس ژارنۍ
شہِل گُل چھِہ اَندی اَندی رُوزِتھ وَتن — یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن
گُمتہٕ ماگ یِتھ جایہِ بیتاب کیتہٕ — چھُوان شاہ یندرازنۍ مایہِ سیتہٕ
بھران پیالہ بانالہٕ چے پِرِیہٕ زَن — یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن
ژٕہ ہتھ زَن کھٲسِتھ کرتہٕ یوٚن گٔژھ مُنظر — ژلان غم یِھوٚلان دِل تہٕ شہلان جگر
من
چھہٕ زَن سوٚرگہٕ حوٗراہ چھٕلِتھ تن تہٕ — یہ سوٗنۍ وطن نُندٕبوٗنۍ وطن
چھہٕ مس پیالہٕ برٕی برٕی اَنان مَسولہٕ — دُچھان دُورِ مخمورہٕ ہیمبر زلہٕ

کھٹِتھ سوزِہ دِل روزِہ کیاہ بُلبُلن   یہِ سونٕے وطن نُندہ بونٕے وطن
وَنے صاف کیاہ صاوہٕ نَس چُھہ عا   یہِ جنّت چُھہ دیدن سُہ جنّت چُھہ عا
یہِ جنّت اُچھن تَل سُہ گومت کنَن   یہِ سونٕے وطن نُندہ بونٕے وطن
یہِ آزاد بُلبُل تُلان گرٕ سز تہٕ شور   چُھہ کھتہٕ پوشہِ تھرٕ پیٹھ کران بول
ونان بُلبُلن گُل تہٕ بُلبُل گُلَن   یہِ سونٕے وطن نُندہ بونٕے وطن

ترانۂ وطن

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانۂ وطن پرَو

صُبح تہٕ صُبحکۍ ہوا

دوہہ کھَن تہٕ دادِنۍ دَوا

زِندرٕ کرِنۍ چھَہ ناروا

شُلے دِتھِتھ تُلَو نوا

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانۂ وطن پرَو

وُچھِت گُلن تہٕ سُنبلن

ترانہٕ بازِ بُلبُلن

پھولان چھہٕ نُورٕ منز دِلَن

یِوان سُرور عاقِلَن

سَمِتھ وطن وطن کرو ترانۂ وطن پرَو

گزیران چھہٕ آرہ تہٕ کولہٕ

پَران محبتُک وِلہٕ

دِلن اندر کرِتھ ہلہ
یوان چھہ لولہ ولولہ
تمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرِو

چھہ اچھہ پوش تہٕ یاسمن
ہر طرف چمن یہ چمن
اسان اسان چھہ کوسمن
عرق فشان سمن سمن
تمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرِو

نشاط باغ تہٕ شالہ مار
چگر چشمہ لی ژلی غبار
نسیم ڈل تہٕ گزیہ کار
ژرہ وچھتہٕ قدرتک بہار
تمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرِو

چھہ سارِنی گنیٚ خدا
تمِتھ کرو گنیٚ صدا

منگوس نہ زانہہ پئن مُدا
الگ الگ جُدا جُدا
سمجھہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پر

تُلو قدم بہا درو
کرو ہمیشہ جستجو!
جوان جوان دِلاورو
تھَوِ دوہمید تہ آرزو
سمجھہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو



میون وطن

توشان کیاہ چھُہ پوشن میونے وطن مُبارک
کرِ توس روشہِ روشے پوشے وطن مُبارک

نُندہ بون کیاہ وطن میون، وُچھ وُچھ پھولان بدن میون
قربان یہِ زُو تہٕ من میون اَمہِ چمن وَتن مُبارک

چھس باگران محبت بُلبُل قُمر کران گتھ
چھس پیالہ ہیتھ الَقن کیتھ پوشے چمن مُبارک

چھس بیقرارہ آرہ ہیتھ لولہٕ خارہ خارہ
بوسہ کران وارہ کوہ دامنَن مُبارک

سبزار فرشِ مخمل وتھرن شہلہ گُلین تَل
مرگن نَین تہٕ ڈارن، دارن وَنن مُبارک

وُچھ سبز شامیانہٕ نُندہ باغٕ سایہ بانہٕ
یِم لولہٕ سانہٕ پانہٕ گنڈِ قہ درتن مُبارک

یِمہٕ پوشہٕ لَنجہ گژٲیے ماران کمہٕ آیے
ہوٚ ہوٚ کران دایے زَن موٗمن مُبارک

شبنم چھکان جواہر پوشن چھہٕ روشہٕ روشے
کوچَن وَتَن چھکان پوش مُشکِ ختن مُبارک

کنھہٕ مسرِ دس چھہٕ یِتھہٕ گوش کنھہٕ دارہٕ منز چھہٕ یِتھی پوش
پھٲلی پھٲلی یِوان دِوان جوش بُری بُری چمن مُبارک

یٔرِیتھہٕ طرفہٕ جویہٕ لاران آرہٕ کتین چھہٕ ژھاران
یٔرِیتھہٕ جایہٕ ناگ پژاران ترِیشہٕ ہتین مُبارک

پمپوشہٕ ڈل چھہٕ خاموش زَن روٗٹھمتی ژٹھہٕ بوش
پانژادرَن یِوان جوش ہیٚتھ سگرن مُبارک

ترٲوِتھہٕ غرض تتہٕ ماوِس لولاہ بہٕ بٲگراوس
کمہٕ رایہٕ بوٚتھاوِس ژُو آیہٕ تَن مُبارک

رتم پرٲنی داستانہٕ گوٚسیۍ ہیتو ہیتھہٕ زمانہٕ
نوٚوی نوٚوی پرِس ترانہٕ، نوٚوی نوٚوی سخن مبارک،

روزِ یاسہ انتظارس اَتھ شرٛ اونس تہٕ ہارس
یَس درود نو بہارس ییتھی گُل پھولن مُبارک

اے دِل ژٕ گرٛزھ مَہ ووبالی یارٕ او لوٕ پچی ڈالی
آلوٚ دِلکی گرٛزھن کالی دِلہٕ کین کنن مُبارک

کھوژن ڈرن ژہٕ کس چھے رُت پھل محنتس چھے
حُبِ وطن ژہٕ بس چھے دوٚ ہم مَنن مُبارک

آزاد چھی بہٕ دَھنہٕ دِیار، وطنک ژہٕ چھک وفادار
تَن دِتھ توٚ سے وطن دار، جانین کتھن مُبارک ؎

۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

؎ ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجور)

وولہ بیہہ شہلی گلین تَل زَن آئینس ژلی مَل
ڈیشتھ یہٕ فرشِ مخمل دِل کیاہ پھولن مُبارک

وُچھ شوقہٕ سان وارہ ناگن ہندی نظارہ
آسمانکی ستارہ چھک مندہ چھن مُبارک

وَدِی توٗ محبتک بیٚول بٔرِی توٚس ماے تےٚ لول
لولَن اندر چھُہ بوٚزُلول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لولہ وولا وطنَس بھران لولاہ
یِم لولہٕ گٔل ہٕران کیاہ تہٕنزن کتھَن مُبارک



سوال

کیاہ نے جوانی ٹی وطنک خیال آ ہِسا ۔۔۔ ڈُپٹی توکہ محبتس نِش کا نہ کنہ محال آ ہِسا

کِہ سوہ گہ خوڑہ تارے یتیمہ سانہ پوشہ وارے ۔۔۔ کیاہ سانٔی بہ زندگانی اَسہ کِرہ وہ بال آ ہِسا

سون مازواتہ وانَ سالُن ضیا فرش کِن کُستے ۔۔۔ معصوم خانہ مالین سانین بہ حال آ ہِسا

اولاد بِڈ شہس ہسُیہ رحمت یتیم بھُکہ چھپے مِنز ۔۔۔ بوہ چھِہ ہستہ مران وتن بیچھہ تہندے عیال آ ہِسا

کلہن اغنی تہ صرفی سائراب کرنی یمہ آیَن ۔۔۔ گے آب سانہ باپچھہ زہر ہلال آ ہِسا

اُسی چھوکہ لہ جگر ہیچھہ وُدی وُدی چھہ خون ہاران ۔۔۔ تمہ خونہ سون قاتِل رنگہ رنگہ دوشال آ ہِسا

غارت یوان چھہ غارن عبرت کھیوان چھہ عالم ۔۔۔ سختی کران شہن ہیچھہ ہے ہہ شال آ ہِسا

پیومت چھہ بیا کھہ سوزاہ آزادنِس دِلس مِنز
نتہ یوت شورِ محشر تمی سمند مجال آ ہِسا

وطن دارو

وطن دارو ژھِ روز تن دار کتھن تھاو گوش معنی ژار

وَتَن چانِہن فولِنَ گلزار

کتھن تھاو گوشس معنی ژار

نہ بورژتھ زانہہ نہ بوزنہ اوے ژھگِھتھ ژورِتھ ژہ کیاہ لاریوے

بو وَنہ ہے چھم نہ وَنہ نس وار

کتھن تھاو گوشس معنی ژار

نہ زانن واکی دورِکی شرکی مہ وَنتم کاسہ نئے کیاہ کھرِ

یہ اوس مُرد یادِ مین ہھند کار

کتھن تھاو گوشس معنی ژار

بدٔبیہِ چونئے جِگر زالی زالی یہندی شرکی مرکی تہ خانئے مالی

تِہند خون زیادہ چھا رنگدار

کتھن تھاو گوشس معنی ژار

ژہِ چھس کر کھیوو ہک اَفین　　ڈاوٗ لگھ ہوشہ مُشتھ گوٗسے ردین
رٹھتھ تسبیح تہٕ بیہہ زُنّار
کتھن نتھاو گوش معنی ژار

ژَلِ پانئے یہِ بیمار رہی　　علاج اَتھ چھےٗ ژیہ بید آری
نِندرِ پچھے موت گژھ بیدار
کتھن نتھاو گوش معنی ژار

کبا بجرِ پائٹھ ہیٹھ سیخن　　لِرے فرِ فرِ بُزان چھی زَن
نہ چھکھ خوفِ خدائے عار
کتھن نتھاو گوش معنی ژار

الٰہی نتھاو تن آزاد　　تِہندے لولہٕ نفس آزاد
یہندِ دین آسہ موہرہ تہٕ دیار
کتھن نتھاو گوش معنی ژار

ہا وطن دارو ہو

ژھینتہ کیا زِ گوسے غارتک نارو ہو گرٕ ھتٕ بیدار ہا وطن دارو ہو
چھک دبوسُت خورِ فچہ ربہ اندر بمبہ سِنہ ہندر پاٹھو پھچے ترآو مژ لر

لہرِ ماران نیر شہمارو ہو
گرٕ ھتٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کنہِ شیشہ تہ آب گوسے سیماب گوکھ حاران پیوِ کھ مژ گرداب

نوط سپنے کیا زِ موختہ ہارو ہو
گرٕ ھتٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کھوینہ وٹہ سپتو کنہ ژٹہ غارتہ وول والہ واشہ داو رٹہ غارتہ وول

شورہ منز کھار زورہ گلزارو ہو
گرٕ ھتٕ بیدار ہا وطندارو ہو

جوشہ اندر مہ تو مدر کہ دیتہ اکہ ژھیٹ ترٹہ ہندر پاٹھو بیتہ ار کھلنی ہیچھ

پوشہ وسنے ژلہ خارہ خارو ہو
گرٕ ھتٕ بیدار ہا وطندارو ہو

شیرہ سندر پاٹھو نیرہ دانس منز   پوہ ژھہ لاوین تہ شالن موذہ کرتھ

ژھالہ جوراہ زنتہ زور وارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

چھکھ بیین اتھہ داران اُنی سندر پاٹھو   کمتہ اَنمان ژھاران اَنی سندر پاٹھو

دتہ ساری سارے یکھہ مہ گاشدارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

چون کاروبار چونے ہنگ تہ رنگ   ژی خاندان چونے ناموس ننگ

بیگانہ مولاگ خانہ دارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

ژی مالک چونے گھرہ تہ بار   ژی باغوان چانی گل تہ گلزار

ہالی موین ہا ملکھ دارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطنہ دارو ہو

وارہ ساوان چھی ژے وُزہ ناوُن وائلی   سازو سنطور مدھم ترأوِتھ نالی

مارہ سپنکھ امہ خمارو ہو

گژھتہ بیدار وطنہ دارو ہو

روز سانتھا وُچھ یہِ آزادٔن سوز　　ہوشس تھاوِتھ دِلکو گوشوٗ بوز

معنہِ سخنن ژار ہُشیار رو ہو

گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو



یا یار خدایا

مُناجات

یہِ کرکھ تہٕ بندہٕ پٔنُن چھُسے مے چھُہ ژالہ نئے بٔ چھُسے رضا
مےٚ صدا تہٕ زورہٕ کرُن خطا، ژٕ تہٕ پادشاہ بو مےوٕت گدا

ژٕ خۄدا ے چھکھ تہٕ مےٚ بندگی چھِ ژےٚ کٔن ہمیشہ کرٕنی روا
نہ بہانہٕ تہٕ حیلہٕ تہٕ کیوٚ تہٕ کیاہ یہٕ ژٕ سوزہٕ ہم تہٕ مےٚ چھُم دوا

مے چھُہ دِلٕ تہٕ خوٗن رگَن اندر مے چھُہ دردو سوز تہٕ لولٕ زر
نہ ژٕ یِیُن گژھن نہ ژےٚ زٕون مرُن نہ ژےٚ ابتدا، نہ ژےٚ انتہا

ژٕ کُنُے تہٕ چھُےٚ نہٕ شریک کانہہ یہٕ چھُہ دین یِی چھُہ یقین مےون
مگر ازٕ وُچھان تہٕ چھُس اچھو یہٕ نہ مانہٕ ہا یہٕ نہٕ زانہٕ ہا

چھُہ بہوان بژاندہٕ کنین نمُن تہٕ کرن طواف عمارژن
چھِ ژٕ ہٕ یارٕ بندہٕ کورہٕ بدٕی، چھِ ژٕ یارٕ ساسہٕ بدٕ خۄدا

بہ منگے نہ مۄہرہٕ تہٕ سون دِتم مگر عالماہ شہ مے ہا وٕتم
یِتہٕ بندگی چھِ خۄدا سوٗزن نہ کرُن ہمیشہ خۄدا خۄدا

یُتہِ موٗل چھُ وردہ بہودُرن نہ سونُس تہٕ لال جواہرن
یُتہِ ظالِمَن تہٕ ستمگرن نَنہٕ وانہ سر چھ کران جُدا

یُتہِ افسری چھ بہودُری یُتہِ دِلبری چھ دِلاوری
یُتہِ شاعری چھ پیمبری یُتہِ دردِ دِل چھُ دِلُک صدا

نہ چھ دوٗی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وُنان عرب نہ وُنان عجم
یِتھ پاٹھی زٕلِتھ چھُ یہ بازٕ تہٕ تمہٕ تتیتھ پانہ واٗنی چھ کران وفا

یُتہِ جنتس تہٕ جہنمس چھ وُنان بندہ پنُن عمل
یُتہِ عینِ دین چھُ زندگی، یُتہِ کُفرٕ کھوتہٕ مَرُن گوناہ

یُتہِ شورہ گولہٕ مشینہٕ گنَ تہٕ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یُتہِ سارِنی چھُ گُنُے وطن یُتہِ سارِنی چھُ گُنُے خودا

مناظرِ قدرت

پان ژادر

بوزِہی بوٚمیٚرن سوز لولٕریے
روزِی دماہ پان ژادرٕ یے

کمٔی سوزن ژٕ گاٮ جنکھ   پیپرِ ٹھٔر رَو بیٹھٕ دٕاٮ جنکھ
چھَند راٮو نکھ کمٔی سعہ ندریے
روزِی دَماہ پان ژادرٕ یے

سوز کیاہ مِیوٚٹھ چانِس سازَس   تیکِہ بوزُن محرم رازَس
چھُے مے جگرَس گژھان تٔرِی تٔریے
روزِی دَماہ پان ژادرٕ یے

چھُک ژٕ ماران ہرٕ نیٚرٕ ژھالہٕ   شیشہٕ مانہٕ تہٕ سنگر مالہٕ
گمہٕ سیتہٕ گٔیہٕ رُم رُم سریے
روزِی دَماہ پان ژادرٕ یے

چکہٕ چاو کیاہ چھُے شُرہہٕ پانَس   چشم بد دُور اَتھ نوٗرانَس
شِلہ یِدٕ ہاٮز لال مال پُرٕیے

چھکھ ژۄ بیتاب سیما بکرِ پاٹھی لوکہ چارِ کرِ حُبا بکو پاٹھو
پکھہ زیوان گیکہ بَرَی بَرَی ییے
روزی دَماہ پاں ژادرَ ییے
دُورہ ڈِیُوھُم چون پرَتوا ! نُورہ ژادر زَن بَر ہوا
موختہ جالرَن چھُنہ جرَی جرَی ییے
روزی دَماہ پاں ژادرَ ییے
آرہ بل چھکھ روشنہ روشہ پکان یارہ چھے کاہِ پتہ پوش چھکان
نرِہ آلوان دچھن کھوژرہی ییے
روزی دَماہ پاں ژادرَ ییے
دُچھنہ دژ ایکھ لولک بہار سمسارکِ سنبرتہ وتہ گنہیار
آفرین چھے اتھ بہو دُرکھی ییے
روزی دَماہ پاں ژادرَ ییے
چھکھ نہ زنیس تہ مرنس ڈران زندگی ہند سفر کران
زندہ گژھان چھکھ ژۄ مرَی مرَی ییے
روزی دَماہ پاں ژادرَ ییے

زندگی مہ سند سوزیس منے   تس نہ آرام تہٕ قرار گنے
شہ نہ مران زانہہ تہٕ مرِی مرِی یے
روزی دماہ پاں ژادرِی یے

چانٕی آلوٗ چھہ لولک راز   چون صدا گوٗنزِ چھہ آواز
دِل چھہٕ لوٗبان چانہٕ دلبرِی یے
روزی دماہ پاں ژادرِی یے

چانہٕ لولکو سِیم ژولہٕ   دُچھہ مہ دیدو پیپٹھ اَہرٕ بلہ
چھمہٕ نہ نشان سہ دِلاورِی یے
روزی دماہ پاں ژادرِی یے



مطلع دوییم

شوقہٕ چانہٕ آم سینہٕ برِی برِی یے
روزی دماہ پاں ژادرِی یے

وارہ وَنتم ژہٕ آیکھ گتے   چھُس بہ زانان آسہٕ نہ ستے
بندہ بردارِی تہٕ افسری یے
روزی دماہ پاں ژادرِی یے

تَتہِ آسَن نہٕ یونہٕ تہٕ مالہٕ   کفرٕ و دینٕکی کینہ ملالہ

نہ امیری نہ گداگرٕی یِیے

روزی دَماہ پان ژادرٕی یِیے

ترِیشہِ ہیتھن کرِیت چون صدا   شاہ شہ اُسوِ تَن اُسوِ تَن گدا

اُسوِ تَن موٚزوٗر یا دفترٕیے

روزی دماہ پان ژادرٕی یے

وِگنہِ دَنوان منز برِستانَن   شٕروٕنی شٕروٕنی کران روٕنہٕ دامانَن

آرہٕ گنڈی گنڈی تہٕ دٕری کرٕی کرٕی یِیے

روزی دَماہ پان ژادرٕی یِیے

عشق ژھاران چھٕنہٕ چنگ تہٕ رباب   ساز و سنطوٗرکی بند تہٕ حساب

تتھ چھہ دائمَن زٕٹان کتھہٕ گرٕیے

روزی دَماہ پان ژادرٕی یِیے

سٕنرَن منز سَر چھُے ژٕیہ ناو   مائدانَن منز چھکھ دٕری یاو

کمٕ دِہہ چھک کران شاہ پرٕیے

روزی دَماہ پان ژادرٕی یِیے

مالہِ کران موہ ختن تہٕ لدٕرن ژھالہِ ماران منز ستن سُدرن

وُچھنہٕ فند بازلسد نکی ترٕکرییے

روزی دٕماہ پان ژادٕری ییے

آیہ باپاٹری بیٹھی دوٗ کانَن رُودی کران ساہن پانن

شودہٕ باپار سوداگرٕی ییے

روزی دٕماہ پان ژادٕری ییے

شُعلہِ کُنزک وہ ہتہ لولہِ نارس گاٹہٕ آخر پیو گاٹہٕ جارس

باٹزی موہ کلاو تمو باٹزی گرٕی ییے

روزی دٕماہ پان ژادٕری ییے

کُفر و دینچہِ شُری باشہ تراٹوِتھ آزادس یم راز باٹوِتھ

بوزہٕ نادمکھ ساٹری کاٹشرٕی ییے

روزِی دٕماہ پان ژادٕری ییے



ویتھ

ویز ناگُچو ماڑی مُنڑی پڑری یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار
پِندرانڑی مہا سونڈری یے — چون مالیُن تَل پاتال
ہِینڈو رِنڈو چاٸنی ناماوڑی یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار
سُدرو بَلچو مس مَلرِی یے — یوٹ کیاہ چھے سون اَمار
چھَکھو ژو پوان بکہ ہُبری بُری یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار
پچھکھے سورگاہ پُورہ لواٸی یے — ڈاگری زنملی سگہ ناوان
چانہ دَرشنہ سَرتہ گگے سَرِی یے — سونڈرُی یے بوزی میاٸنی زار
سِنتی باٸجی چھی دُچھن لھوڑی یے — کھَتہ بَلہ پیٹھ کھادُنی یار
پان آلہ ران پیالہ بَری بَری یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار
گیان دِیتنے پننہ آگرکی یے — تھیہ سُدرَس لویتھ پان
مِلہ ژار کی ناد کری کری یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار
دوگنیارَن ماڑی کاٸشری یے — ہوچھ نادتھ کوژرک سوز
ہم تہ گرژھ ہَن تارو تری تری یے — سونڈری یے بوزی میاٸنی زار

زور کأنیاہ ہاوی ہٹلرٕ یِے ۔۔۔ مور پننی بنی دوٚگنسیارن

پیوس وہیہ کھیتون گوس بیپھ ٹیرٕ یِے ۔۔۔ سونٛدرٕ یِے بوزی میأنی زار

رعیہ روٗ ریچھ نوٗرٕ ژادرٕ بے ۔۔۔ زوٗنہٕ کیاہ چھکہ گاہ ترٛوان

نیلہ گوٹہٕ چھی پچھونہٕ جمہی جمرٕ یِے ۔۔۔ سونٛدرٕ یِے بوزی میأنی زار

نوٚہ رٕ ریچھ براٗنی لیڈرٕ یِے ۔۔۔ بنیہ سمیکی سائلا بن

اُس موٗلہ تلہٕ باٗزی گرٕ یِے ۔۔۔ سونٛدرٕ یِے بوزی میأنی زار

بوزی لوکی ناد لواُرٕ یِے ۔۔۔ چھی نہ آلہ آنزآدنی

بچہ نغمہ تہ سازندرٕ یِے

سونٛدرٕ یِے بوزی میأنی زار

●

آرہ وَل

وارہ میہ وَنتہٕ آرہ وَلی کیا زٕ گیکھ ووہ بأ لیے
جاۂ دِ کرٕمی تتہٕ کون بُرٕی وَنتہٕ یہ کمہٕ گلأ ئیے لیے

سازہ ڈیکس شوٗبی تہٕ عدن دِتہ یہ کیا گیٖی وَنَن
دوٗر ژٕ چھکھ چھوٚ چھکھ وَنَن نوٗرہ بُرٕ ژٕ مشأ لیے

کمہٕ یہ کنٕز ل کوٗرٕ سے شبہن مأ ثٕر کمی کرٕ یے ثمن
جامہٕ چھکلی ژٕ یہ شبنم زُلف کمی سنبھأ لیے

مأ رٕمندین سمَن ہوٗسے کالہ یگاہ نوٗ دِسے نوٗ دِسے
شامہٕ سوندری کمی شوٗری جامہٕ ووہ زِ لدوہ زأ لیے

لول ہرانِ سمَن سمَن حُسن پھیوہ لان یہ چمن یہ چمن
خندہ کران رُمن رُمن موہ ختہ ہران ژٕ یہ لأ لیے

زونہٕ ژٕ چھوٚنہٕ چھکھ جران ساز کران یہ دل بران
اَنہٕ گٹے ژٕ کیاہ کران رہ یہ رِدٕ رنجہٕ گوٗ بأ لیے

عأنِ بہار یہ حُسن چھون خار تہٕ کنڈی قبیلہ گروٗن

سہ ندرنے پہٕ ازلہ لون زالہٕ وٕلان چھُہ بُہ ریلے

چوان کَسن اُسن تہٕ شادی جانہٕ وَتے نہ غم نہ دادی

خار زٕہ پیل تہٕ کَنڈی فسادی فِتنہ ٹلان چھِہ کأریلے

دٕروسے پھٹِتھ پہٕ لولہ زر پَردہ زُٹِھتھ رٹِھتھ تھَربَر

چھا سَہ کھُٹِتھ وَنَن اندریمی زٕہ کرٕ رکھ وُباریلے

عشق پھِران کمَن کمَن تنیہ رٕیشن تہٕ عالِمَن

عشق کران چھُہ موٗمن پوشہٕ بدَن کرٕ اُسریلے

شوقہ یَندٕ چھکھ چھِوان زرٕ یمِس زٕہ آلہٕوان

چھِمنہٕ گُنے وَنے یِوان شمع دِلکو مہ زأریلے

ٹِھری ٹہ پل، اَدارہ داو، لولِ پنُن مہٕ راوہٕ راو

مارہٕ مَتِس زٕہ گُذراو بانہٕ بنہٕ پہٕ ڈأریلے

دَردہٕ گُلن گیکھ بُچھِتھ آرہٕ پلَن ترٕیہٕ دِل رُچھِتھ

سنگدلَن اندر وُچھِتھ لال معہ لِہ معہ لأریلے

گارہٕ گیی زٕہ خوردہٕ سائی یار بنان چھِہ دیارہ وأل

میرٕ وُچھم بنان فرشالی داتہ بنان سوأ ریلے

ماے تہٕ لول ہأشران دِل تہٕ دماغ راوہٕ ران
زہر محبتس کران دِیار تہٕ دِیارہٕ دأے رلیے

پارہٕ جگر کرکھ گُلَن دِل چھہٕ وُدأسی سُنبلَن
نارہٕ دُزان بُلبُلن سینہ بَدَن تہٕ أے رلیے

بوش تہٕ حُسن پوٗشنَے، پوشہِ بہار توٗشنَے
چھاوِی دوہَے دِلجی پھُلَے توشی ژہ پوشہِ مأ رلیے

کأل جگر تہٕ دِل بھولَن دردہ گُلَن تہٕ بُلبُلَن
ہولہ أندرِ أندرِ گُلَن لولہٕ بہانہ وأ رلیے

آرہٕ ژہ آسنے وَنان آگرِ چھی خبر اَنان
وَنتہٕ یِہ ما چھُہ کانہہ وَنان کیاہ مہ لیوٗکھم اندأ رلیے

آزادس وَنیوم سیٹھا چھَے نہٕ گُلن اندر وفا
دوہ نی تہٕ کرُن چھُہ شوٗد کیاہ نہٕ کرُن سعہ کأ رلیے

(۲۰ مئی ۱۹۴۵ء)

---

۱ یہ اشعار متفرقہ مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔
(گنجو)

شیٖنہٕ مأنز

اُنی روز وارہٕ بوزولہٕ زار میأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے
تُلی کیاہ شوز نچھ مالنٕز کرأنی   ڈُولی چأنز آیہ آسمأنز ییے
وَنہٕ پیٚے وِگنہٕ چھےٚ کھوتہٕ للہٕ وأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے
سُدرہ منزہ دِرایچھ گرآیہ مارأنی   یاونکُ   باغ چھاوأنز ییے
تزبیشہ ہُرٕ بوترالتھ چھی ژرٕ کرشأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہ پد مأنز ییے
حالہٕ اکہ ڈیٖٹھمکھ بالہٕ وسأنی   ہَرنہٕ ژھالہٕ مارأنز ییے
زالس لأجنکھ کمی دُردأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے
شمعکہٕ بأٹھ چھک ژہٕ تہٕ وگأنی   شمعچ زندگی فأنز ییے
عالمچ زندگی چأنز   زندگأنی   شیٖنہ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے
پنہٕ مون تہٕ پردین لول باگرأنی   چھکھ پنُن پان گالأنز ییے
مأنز دَلہ ویرہٕ چأنز   قعہ ربأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے
ہیبہٕ پیٹھ لوہ زان ژرہٕ تراوأنی   رُمہ رُمہ گمہٕ چھےٚ ڈلأنز ییے
کرژہ بلہٕ زُونہٕ پیٹھ نزژہٕ تراوأنی   شیٖنہٕ مأنز شلہٕ پد مأنز ییے

آرَن تہٕ آگرَن چاۓنۍ زندگانی ناگن باگنے چاۓنۍ ییے
چانہِ سیتۍ رَتھِ کھُرٕ لاگنے سأنِ شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
عأنِک پأٹھۍ چھکھ ژٕہ تہِ پرِیزلأنی عأنکٕ پرِیزلُن عاۓنۍ ییے
عأنہِ چون ازلے اوس پرِیزلأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
ہٕتھ رَن پیچھٕ بہِتھ چھکھ مہارأنی کوٗرہٕ مکٕ ساز وایاۓنۍ ییے
لولہِ منٛز سَدرٕک سوز للہِ وأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
نےٚ نیستانَس منٛز چھہ نالأنی سوز چون لہرہِ ماراۓنۍ ییے
چھوکہ لَد سینہ منٛز گرِچہ دِوأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
منہٕ کے یارہٕ بلہٕ تَن ناوأنی پیچھٕ وَنن چھکھ ژٕہ دَرداۓنۍ ییے
چھرٕ ژہ بلہٕ چھانزٕ تان گییہ ہوگ جأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
ہارَن تاو پچھے دارہٕ گالأنی جویَن اِیرہٕ والاۓنۍ ییے
وندہ پچھے منٛز وَنن تیرہِ زالأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
دأدی لد سینکی سوٗراخ چأنِ آرہٕ کیٚتہٕ آلَو چاۓنۍ ییے
چھم اُچھَن تَل کنو چھُس بوزأنی شینہِ ماۓنۍ شٕلہِ پدماۓنۍ ییے
ژٕہ تہِ بوز آزادٕنۍ غزلخوانی بخشش ازلہِ لاۓنۍ ییے

د ګېڼتي کمه لوله پڅې ناد لاابالي[1]

شپېنه مائې شپله پدماګرنې

۲۷ جنوری ۱۹۴۶ء

●

[1] طبع شدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجو)

شمع

ہوشس کرٕ پاُدٕ لولہٕ دیوا نےٚ
گوشس تھاو بوز افسا نےٚ مِیون

بیٚیمہٕ یکسانہٕ کرِ ہالہٕ مأدا نےٚ
کُس ینٚن کُس چھُہٕ بیگا نےٚ مِیون

یُتھہٕ میہٕ نِش ہیٚوند تہٕ تیٚتھہٕ مُسلما نےٚ
گوشس تھاو بوز افسا نےٚ مِیون

دِین میون مِلہٕ ژار دھرم یکسا نےٚ
سارِنےٚ کیٚیت چھُہٕ نُورا نےٚ مِیون

یُتھہٕ میہٕ نِش کعبہ تہٕ تیٚتھہٕ بُتخا نےٚ
گوشس تھاو بوز افسا نےٚ مِیون

وَدہٕ نَس میاُنِس اَسہٕ وُن ترا نےٚ
غمہٕ سیٚی منٛز چھُہٕ شادیا نےٚ مِیون

اَدٕ گے روشَن چاَنٛژ گَٹہٕ خانَے
گوشس ہتاوٕ بوزٕ افسانَے میون

گَژھہ کران لولس دٔد دأکی آنَے
جان کیاہ لولہٕ دیوانَے میون

میانٛژ پآٹھی دَرٕ دَرٕ ژھٲنٛژ پریتھ آنَے
گوشس ہتاو بوزٕ اَفسانَے میون

گَٹہٕ منزٕ بوچھس گاشس ہاوانَے
سوزِ دِل سازو سامانَے میون

کتہٕ کیاہ ینیتہٕ یورزانکھ پانَے
گوشس ہتاو بوز افسانے میون

بوز وٕرنہٕ سوزِ میون چھٕ نہٕ کُنہٕ وانَے
دیدَو وُچھ ژٕ داستانَے میون

لولہٕ کِسہٕ نارس فورٕ نُنہٕ وانَے
گوشس ہتاو بوزافسانَے میون

قدرتن دِیتھ نے گاش انسانَے
زانہٕ نٕک تھوونَے بہانَے میون

لاگ نیٖچانہٕ چھس بوتہٕ اکھ دانَے
گوشس تھاو بوز افسانَے میون

آزادہٕ میٖٹھی کیاہ چاۓ زیم ترانَے
ژیہ لیٖو کھٹت جان افسانَے میون

دَزہٕ نٕک دود زانہٕ دوٗدہٕ مٕت پانَے
گوشس تھاو بوز افسانَے میون



وَنیجی یاآر

تگنس تھہندِس لگزِہ پاآرہِ پاآری یے ،
سگ دِتے کمُ وَنیجی یاآری یے

چپانِہ بَدِہ کرا نیجی ناما وا آری
شمشاد سرو دِیو دا آری یے

نَیہ منز بیہِ کس پزِتھ قبیلہ دا آری
سگ دِتے کمُ وَنیجی یاآری یے

آرہ پانژادرہ کوہ لہ راد جاآری
چھی کران ناز برداآری یے

سوزہِ وا آلی سازندر تہ سیتاآری
سگ دِتے کمُ وَنیجی یاآری یے

رنگہِ وا آری دِیٹھمکھ بیٹھ سوٗر سیاآری
سازس سوز گوم جاآری یے

اَندی اَندی اُسہم ژاٹہٕ بأجی سأری

سگ دِتےٚ کمَ وَ رِنجی یأری یے

پوشہٕ وَن بانس کران گُلالأری

رنگہٕ رنگہٕ پوشس ژأری ژأری یے

چأنی رسی سایس تَل بِہہ بِہہ سأری

سگ دِتےٚ کمَ وَ رِنجی یأری یے

سیزرس چأنس پزرِچ یأری

سپُھے توےٚ ناماوأری یے

چانہٕ ٹھرہٕ یاوَن ہَردِ تہٕ ہأری

سگ دِتےٚ کمَ وَ رِنجی یأری یے

روشہٕ روشہٕ دَنی دِتم گوشَن ژھہٕ یأری

رفیوژس گامہٕ شہأری یے

سیزرس تہٕ پزرس وُچھم پأیدأری

سگ دِتےٚ کمَ وَ رِنجی یأری یے

دیندارَن وُچھِم رِکینا وأرِی
بأزِ گأری وطن دأری ییے

ہٲچھ یِیمَو دوستوٚ دُشمن دأرِی
سَگ دِتے کمٚ وَ رٕنچو یأری یے

آرہٕ کٔتۍ پونپُری گِتھ کران سأری
بجلی ژانگِین ژو پأری یے

پانٕز وأنۍ چھاوان پان ییم بِچأری
سَگ دِتے کمٚ وَ رٕنچو یأری یے

دوہ تارہٕ پردیو کرٕ دُکاندأری
پنٕز نیٚن آیہ انوأری یے

باپأری کوچھَن بِیٹھو باپأری
سَگ دِتے کمٚ وَ رٕنچو یأری یے

بوزی آزادٕنۍ دِلہٕ تٕرٕ زأری
ساتھا روزِی اَچھ دأری یے

دُورِ پیٹھ آمُت چانہٕ اَمارِی

سَگ دِ ستےٚ کُمہٕ وَنیچ یارِ یِے



نوٹ :- یہٕ غزل چھ آزادن تمَن دوہَن لیچھمژ یمَن دوہَن تم سورتسیار قیام کرِتھ اٲسی۔ (گنجو)

دٕرۍ یاو

زلان چھُم شرٕ حبابَن اضطرابَن دٕلولَن اندر !
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر !
کنین کھمبرن کھۍن کھٲرِشَن پکان چھُس منٛز گٹٕہ گاشَن
نہٕ چھُس محتاج شاباشَن نہٕ چھُس مُشتاق گِندہ باشَن
تُہیتھے چھُس رانہٕ کرٕ بلَن منز تیتھے چھُس بُلبُلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر
خوش آمد کرٕ تمن کانہہ ملامت کرٕ تمن کانہہ
بہٕ تیتھ کیت چھُس گومت یادا کرُن چھُم تِ ڈرُن کس کیاہ
بہٕ نوکر چھُس نہٕ کانٛہہ افسر لیکھیم نا قابلَن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر
مےٚ عادت چھےٚ نہٕ بیتھ پھیرن مےٚ فش گوٚ برو نہٕ گُنِ نیرُن
نہٕ چھُس گُل پان چھُم شیرُن نہٕ بلبُل اول چھُم ییرُن

بہ چھس خوش ہیچ و تابن انقلابن زلزلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھس شیشاہ نہ چھم صیقل صفائی چھم ینبر جائی
حسینن برونٹھ کُن ہمہ سینہ دارِتھ چھم نہ حائرائی

تمن حائرتھ تہ حسرتھ کیاہ ییمن غائرتھ کلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

چھہ کریشان زون تارکھ افتابہ تہ آسمان دورے
وچھان آئینہ میانے منز پنن بتھ گاہ بگاہ زورے

سہ تے تمہ ساتہ ییلہ وچھنم سرن منز یا ٹلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

بتھین بیرن سنین وونگنین ژرٹھتھ والان چھس بوش
درین تکرین ٹھرن سری پیٹھی گژھتھ ڈالان چھس ہوش

نہ چھم بھارن نہ دل ہارن میہ نیاین گانگلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

کٔن سنگین قلاین تہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
پنُن چھکراوتہٕ آمُت کوٗنہٕ بێیہِ سوٗنبراوان چھُس

زُٹان سنگرتہٕ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مہٕ وُچھ لہرن ہندین قہرن تسنازن لایہ لاین کوٗن
گنیر اُسِتھ کوٗنہٕ میون وُچھ مہٕ وُچھ جھگڑن تنیاین کوٗن

گوٗنہٕ نے آسہٕ یم جاہِل وہن کتہٕ عاقلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہٕ چھُس رِنداہ نہٕ مستاناہ بہٕ چھُس اکھ لولہٕ دیواناہ
گہے گرداب گاہ سیلاب گاہے تیز طوفاناہ

ڈلن ہنز شوب سدرک شان میانین دلولن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِتھم پرواز اَبرس راحتک تاثیر بارانس
دِلم یِم نیلی جامہ تہٕ لاجوردی جامہ اسمانس

تُلان چھُس ہول گگرایِن تہٕ شولان وُزہٕ ملَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پنُن سوزاہ پنُن سازاہ پنُن شوقاہ تہٕ آوازاہ
پنُن چھُم لولہِ اندازہ سَرُوداہ مُستیِاہ نازاہ

وَرَن پانژادرَن جمہِیَن سَرَن آرَن کٔولَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

سنہرِ وِہ گنیار سماوُک بہٕ وُ چھنے آس سمارَس
تیِمے ژھوٚمہٕ مارہٕنَس کیٚت چھُس دِ مٕہس راتس پوٚسہٕ ہارَس

غولاماہ چھُسنہٕ کانہہ تھاوِم میہٕ ینجرَن ہٕانکلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

امیراہ بادشاہا اُسے تَنَ ہیوٚنداہ مُسلماناہ
بہٕ کتھہٕ ژاس بہِن چھاوُنی چھین ناوُنی بَرَن باناہ
میہٕ نِشس راجاہ نواباہ سائیلاہ اکھ سائِلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پنُن پان آیتن چھُم تھوٚو مُت سارِس جہانَس کیٚت
پنُن زُو پیشکش تھوٚوُم زمینس تہٕ زمانَس کیٚت

وَلے ژرارُن تہٕ ٹھہرُن چھُے نہٕ میانین مشغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منزلَن اندر

جواہر مالہٕ ہاوان مال ورتاوان سوداگر!
جران تاجَن تہٕ تختَن موٚختہ گاٹلِ پوٚختہ زدرا ور

چھہ سونبران ہُکلہ تہٕ ژاران پھُلہٕ یمَن میانین کھلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلَن اندر

سنبر وو گنیار بَتھُو تےَ بیرہ ڈیشتھ جیرہ چھُم یوان
کوٗنیر یکسان چھُس ژھاران لاران یوٗت ماران پان

تورَے چھُس آب اَسِتھ دارہ تُلہ وین تینگلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلَن اندر

تھر رچھاوِتھ سنبرِ وُ چھنے یوان چھُس یوٗت بے وفاے
سُہَن ہند کیاٹھ ماران ڈالہٕ ہرنہٕ ژھالہ پریتھ جاے

شرزن پادر سہن شالن تہ ہرن ہانگلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِوان چھُس لہرہ گامہ تہٕ شہرہ گاہے ہول نہٕ گاہے سیود
دہانس کھف تہٕ پانس زرُسہ زریُس چھُم نہٕ پنس ویود

وِہیان چھُنہٕ میون آتش نارہٕ بانن منقلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہٕ چھُس خوش دورہٕ دورن زور و شورن ہُند سیٹھاہ چھُم چاہ
یکُن بے خوف ترادُن رد پھُٹُن کیاہ گوٗ، تھکُن کیہ ناو

پنُن بل آزماوُن چھُم پھساوُن مشکلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

رینکُ، گرٛزھنکُ، زینکُ، مرنکُ نہٕ چھُم پرواہ نہٕ چھُم کانہہ غم
نہٕ چھُس حارّان واتن کم، نہٕ چھُم پھیران گژھے کم کم

چھِ یتھی یتھی وہمہٕ تہٕ وسواس آسان بزدلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بہ روزاہ سوزِ دِل ترأوِتھ سٕرن سٕنزٕن تلاوِن منز
بہ وتھراسینہ چیرن عائشہ مُتر ڈُونگن تہٕ ناوِن منز

یوان چھا کارہ وأرِس وارجا ہِل کاہِلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

طبیعت مِیون آزأدی چھُہ عادتھ مِیوٚن آزأدی
کُنہِ ریحان عمل شأدی محبت محنت آبأدی

توٚرے چھُس ٹوٚٹھ آزادن رتین صاحبن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

پنٕنی زمی تہٕ گرمی منزلن منز واتناوان چھُم
نوین منزلن تہٕ سفرن منز نوٚوٕے دُنیا میہ ہاوان چھُم

گرٕیزان چھُس جنگلن اندر وزان پوشن گُلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

جگر چھُس سنگرن کتران رفتارس سعہ گرمی چھُم
مدنوارن بدن نادان اطوارن سعہ نرمی چھُم

سبزٕ تہٕ لول چھُم بَرٛی بَرٛی وَرن ییٚچھن دِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن منٛزلَن اندر

چھِلان چھُس جامہ ناوان پان گُل رُوین سیٚہ موین
ہِوٚے چھُس باگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوین

چھہ باقی ییٚن پنُن خصلتھ گُلن تہٕ ار کھَلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن منٛزلَن اندر

گُلن تہٕ بُلبُلن منٛز چھُس بہ وایان میُوٹھ سنطورہ
یِلہٕ سنگین دِلَن منٛز انقلابُک ڈول ڈانڈورہ

یِژھی نرمی تِژھی گرمی چھہ میانِین غلغلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن منٛزلَن اندر

ڈران ییٚتہٕ قہرہ میانے لہرہ مارَن وقتہٕ بُڈی وَلہٕ زیر
تتہٕ پِرٚتھ شے بَتَرِن چھُس روشہ چاوان دایہ ہندی پاٹھی شیر

زُوک میانی چھہ شمشادَن تہٕ سَروَن رائیلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُنٛد سوز سَفرن منٛزلَن اندر

بہ وَ ٹھران فرشِ مخمل بیچھ کناران تازہ یاران کُشت
مو زوَرن تھگی مِتین بیبیہ شوقہ والیین دوستاران کُشت

بہن راحتھ کَرَن دوہ فرحتاہ واتیکھہ دِلن اندر
یوان چھم زندگی ہیند سوزہ زن منزلن اندر

اَنان تریشہ ہتین آؤ کریتھ چھس سالہ چاوان تریش
پھہ لیکھن دِل جگر شیئہلیکھ ژ لیکھ پکنگ تہ تھکنگ وش

گہے جوین کوہ لن گاہ سر بندان نلکن نلمن اندر
یوان چھم زندگی ہیند سوز سفرن منزلن اندر

گنجیم یان ژادران ہندین ربابن سارہ نین تارہ
شہ شوہ دبوزیتھ مشان عائشہ متین سنطورہ سیتارہ

چھہ سوز چی مستیاہ یادا گرشھان غمگین دلن اندر
یوان چھم زندگی ہیند سوز سفرن منزلن اندر

سیطاہ نرمی تہ دلجوئی کران چھس خوبروین منز
یوان چھس مسولن ہیتھ تریش خوش رفتار جوین منز

گُلان تصویر پموشن بہتھ پوشے ڈٔلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

یہ چونس زندگی ہند مے بہارن سینہ تھاوُنم لے
وزان چھم دردہٕ سوزٕ چ مے چوان چھس پیالہ پے در پے

پیام گُل شِیَ حَق چھُ مِیانین وٕلولن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منزِلن اندر[۱]

۶ نومبر ۱۹۴۲ء

---

[۱] اَکِس بیاضہ منز چھُ یہ مقطع تہٕ درج ــ
ژٕ نیر آزادہٕ وُزِ وُزی زیادہ آزارن گژھان بوزٔوی
سیٹھاہ کنھ روزہ باقی بوزہ ناوتھ ساتہٕ اکہٕ سوزٔوی

سَرن مُشکل سیٹھاہ مُشکل چھُ میانین مُشکلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منزِلن اندر

بہار

مبارک آدنچ یارَن بہارَن جلوٕ ہاوُن ہیوٚت
پھُلےٚ لجِ لولہٕ کین پوشَن منوشو باغ چھاوُن ہیوٚت

بہارٕچ سوٕ خروشکر کران گژھ مارہ کَن اندر
گوٕ لابَن جنڈٕ دِیت خوشبو ہوان لہرٕ ناوُن ہیوٚت

ہَلمَ برٕ بری چھکنی دُردانہٕ ہیت اوٚبرن تہٕ بارانَن
جہانَس ساٚنی عالم آسمانک تشبہ لاوُن ہیوٚت

گگُن ہِندی کاروانَن، خیمہٕ دِیت باغَن بیابانَن
پنُن دامانہ سبز ارٕ تہٕ کُڈی کڈی واش بھاوُن ہیوٚت

اَدرٕی وٕتھرِنی کران گُلزار مخمل سایبانَن تل
اَتھَن کیتھ پیالہٕ ہیتھ پوشَو مَو دُرمَس باگراوُن ہیوٚت

زمستانَن ستم کم کم چھہ کری مرتھ لولہٕ دیوانن
گُلالَن سینہٕ مژراوِتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوٚت

تیلے اوس نیرہٕ وٕن پھاگُن لگے ڈُرِن یِمبرزلہٕ ووَن
ویدٕر داوَن پنُن اوقات ناحق راوہ راوُن ہیوٚت

گُلن منٛز نیرِ خوشبوئی کنڈِن ہُند کار بدخوئی
پنُنۍ کنٛز نوبہارَن لول سارِن باگراوُن ہیوٚت

مَنس منٛز لولہ گرمی چھس ہٕزٕ شینٛچ سینہٕ صافی کیاہ
بہارَن گاٹٕجلین یارَن اَدِ یُوٚل راز باوُن ہیوٚت

اثر گو کارہٕ ووہ گنیِنن دارِہ ہندِن جان نثارِی ہُند
تِہُنٛد کمزور ہمسایَن کلَس پیٹھ سایہ تراوُن ہیوٚت

دُپان آزاد بلبل نیرِ چھاوِنہٕ لولہٕ باغکۍ پوشس
گلا بو مسولوٗر چھو رچھو دِلَن منٛز وُیُر تھاوُن ہیوٚت

سونتھ آو

ژۄل وندٕ آو بہار صد بار مبارک پھۄل دٕ دٕ وَن گلزار صد بار مبارک
ہا بلبلہ غم ژٕراو سونتھ آو وہیک ژٲو دوہ ژٕ بخت گوئی بیدار صد بار مبارک
ناگن کوٚلن آرن بالن وَنن نارن لوگ جوش آو سبزار صد بار مبارک
بوزُم میہ آدی آدی بوزِتھ گیم شادی دیدن چھُم از دیدار صد بار مبارک
دوہ بتھ رِندہ مارو ژھوہ گَے بندگی ہِندہ دوہ گَے نِندرہ ہتی بیدار صد بار مُبارک
پیغام گل ہا ستھ دِژاو خوشبوے صُبحک واو کھنہ بلہ کھادٕنی یار صد بار مُبارک
دوہ بتھ رِندہ قدم تُل پھۄل زندگی ہِندِ گُل ژٲگی زندگی ہِندی خار صد بار مُبارک
دوہ بتھ رندہ مارو ژھوہ آے زندگی ہِندہ دوہ گَے نِندرہ ہاتو بیدار صد بار مُبارک
ژُھو میون میون وطن دل میون میون وطن میون یار میون غمخوار صد بار مُبارک
وطنکٕ چھُہ پُیس ہمدرد مردن نشے سے مرد بیدار دِل ہُشیار صد بار مُبارک
آیت تھوس تن من از نتہ ادہ کرسن چھُم لول چھُم لوکچار صد بار مُبارک
کمہ حالہ یہ آزاد شونتس چھٕ میوان داد پھیلنس دِلکی گلزار صد بار مُبارک

ندائے ہاتفی

اہریزہ فلک

(ابتدا میں عنوان "اہریزہ فلک" تھا، بعد میں محض غزل۔ شاعر کے نوٹ بکوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج ہے۔) (گنجو)

لولہ شہپارٕ نہ کُنیتھ بٲزِ کرُن پرٕ زٲلِ | وٕ چھکھ ژٲل ژٕ یہ کمہِ حالہ گومت چھیٚ نٲلِ

سأر گیتا یہ ژہ کر یا کلام اللہ پر | جان نے چھے ژہ عمل زان یہ سودا خٲلی

مندرن خانقاہن ژاٹھلن ہند عالم | ڈولہ کیٚہ گژھ نہ سدا ولہ نشہ دل خٲلی

یونہ زف مالہ نتہ نٲلی ژہ تسبیح ژاوکھ | سوز نے چھے ژہ دِلس بوز سرف چھی نٲلی

جہلکے پردہ ژٹن وٲلی یوان کالہ بیگاہ | علمکے پردہ ژٹن وٲلی یوان یژ گٲلی

چھُس نہ زانان خدا یی تہ چھہ یوٗڈ درد (مرا)[1] | بندگی خونِ جگر کھیون چھہ جناب عالی

دِل جُدا، جان جُدا، عشق جُدا، عقل جُدا | زور خونخوار چھہ بے چارہ جنونس نٲلی

---

[1] ماخوذ از علامہ اقبالؒ سہ خدائی اہتمام بحر و بر ہے (آزاد)

وٲلۍ تَس عقلمندس حاَف تَس دیندارَس
مثلِ زنجیر یِہ تقدیر گوٗمت یَس نٲلی

کار کرتوٗت پَنُن پَچھے یہ جہنم جنّت
پانہٕ چھُکھ نار تہٕ گُلزار جناب عاٲلی

دامہ چوٗن زانہٕ پَنُن خوٗنِ جِگرُ سے مِسکین
یُس مِلک دارتہٕ یُس آسہِ بنٮ۪وٗمت ہاٲلی

یَیتھٕ[1] وَنان دین چھ دیندار بہتھ غارَن منز
تتھٕ وَنان کُفرُ چھ آزاد تہٕ زانٕج وٲلی



---

[1] اکِس پرُزس منز چھُ یہِ شار یِتھٕ کنٕز آمُت ادا کرنہٕ ـہ

نفرُ چھا سورُ مَلَن دُور ژٕ لٕنٛ غارَن منز
اَتھٕ وَنان کُفرُ چھ دیندار تہٕ زانَن وٲلی

آدم گری

[1] مقبولِ ازل عاشق ییلہِ جلوہ پُن ہاوے
اَہرِ یِزہ خنجر نیزہ زَن پوشہِ پھُلے چھاوے

تس فتنہ گرس پھُٹے دِین یکسان گِنیر آیین
شاہی تہٕ غلامی ہندی یِم فتنہ تہٕ اَتر زاوے

تس شان شہنشاہی ڈولان چھ پادن تَل
وسواس تہٕ ڈر تس کیاہ سر کیا زہ پتھر ژاوے

بنیہِ نارہٕ تہٕ ژٹَن ہندی پاگھٹہ اُرادہ کوہن (بالن)
نہ زہ ہرنہٕ بنیتھ شیرن اَتھہ بان پُنن کھیاوے

سائلاب تسُند اَہرہ ییلہ مارہ تہٕ یِمہ لہرہ
جالن تہٕ فریبن ہندی کوہسار تہٕ ویسہ راوے

ہیچھہ ناوِہ لیکھُن تقدیر (تقدیر) کھیکن والین
مجبور میٔرتہٕ ڈیرن موہ ختارن ہاوے

تس دردہ غزلخوانس صد حیف ہزار افسوس
یَس خام خیالن پتھ آرام دِلک راوے

تمہِ لولہِ کھوتہ بہتر زولانہٕ غلامی ہندی
اِستادہ جوان مردس یَس لول پتھر ژاوے

وَرتاو دلیرن ہند کیاہ زانہِ تہٕ بے چارہ
یَس گزاپہ لگان آسن ہمیتھ آبہ کھسیتھ گھراوے

[1] یا ہاو جلالک نورہ آمہ بو شہِ وَسن مغرور
نتہ حُکم دِہ آزادس ییم نیلے تہٕ انز راوے

---

[1] اکس جایہ چھ 'مقبولِ ازل' بجایہ 'سیماب جگر' درج۔ (گنجور)

[2] اکس مسودس منز چھ یہ شار یتھہ پاٹھی درج ـــ

میراث چھ آزادس پرواز تہٕ آزادی
اَدہ کونہ دلیرن سیتی آزاد فضا چھاوے

ندائے ہاتفی

نیندرِ ہتیو گژھ بیدار گژھتہٕ بیدار ہاے ہاے
واتِتھ قافلہٕ منزلس اکیاہ ژٕ کران کیاہ ژٕ پاے

شکھ تہٕ یقین کفر و دین چون خیال چانی زاے
ہند، عرب، روم، چین، چانی قصبہٕ چانی نیاے

صبحکِ وکھتہٕ موژہ شونگ کو نہ پوان پھِٹے ژٕ ننگ
شیرِ یہ چون ہنگ تہٕ رنگ چون موزوٗر چھا خداے

چھکھ نہ فقط آب و گل پھٹے ژٕ یہ دماغ پھٹے ژٕ یہ دِل
خواجہ تُو کھِی اُتی نو مائی سنبالی ماجہ زاے

وُچھتہٕ ژٕ یہ کُس حال گوٗمی کیاہ زہ یہس شال گوٗمی
واے یہ کُس وُہمہ بیوی واے دوٗ پیے کمر یہ داے

پھٹے نہ پتُن دِل ہُشار سوزِ جگر لولہٕ نار
پیالہ بران بالہٕ یار چھکھ ژٕ کران ہاے ہاے

چون عیال کیاہ کران فاقہ وَتن پیٹھ مَران
چون جکھن راوہ ران چاگان ژھہ پیہ تہ چاگان ماے

یا ژہ نمان خدمتس یا ژہ بڑمان دولتس
مار کران غارتس حائف افسوس واے واے

نیر بنتھ شیر مرد ھاو پنن دِل تہ درد
بوز سیٹھاہ ہی مال بیہ تسند نا گراے

لولہ بہار چھاوہ نکھ سوزہ جگر ہاوہ نکھ
یام ژہ مشراوہ نکھ نازو ادا ژھاے گژاے

چانہ دِلکی وَلولہ آسی تلان زلزلہ
دنہ فی ژنیہ یوان کرتلہ تو تہ نہ فوران واے

آس ییمن دردلن سوزہ تہ گرمی دِلن
تم چھہ وچھان مسولن نازو ادا ژھاے گژاے

دزاو ژہ تھر سو نتھ آو بلبلہ غم غوصہ تزاو
سوزِ دِلاہ بوزہ ناو تازہ لکیہ ساز واے

ځګېګه غم غوصې ترا و سوزې دلاه   بوزه تا د

بوزګے آزاد آو تازه سے لئے ساز واے

یکم اګست ۱۹۴۳ء

لۄل تہٕ گاٹہٕ جار

آو گُلشن مَنٛز بہار آو دِلَن مَنٛز بہار
گُل تہٕ گَے بے اختیار دِل تہٕ گَے بے اختیار

گُل کران دیوانگی دِل کران دیوانگی
گُل تہٕ ژھٕٹان لولہٕ نار دِل تہٕ ژھٕٹان لولہٕ نار

باغِ نسیمَک فِضا باغِ نشاطُک ہوا
سوٚنہٕ گہ کھوٚتہٕ خوشگوار عطرہٕ کھوٚتہٕ مُشکدار

جل تہٕ قُمرِ پوشہٕ لۄل آسہِ گمتی دال تٕلۄل
آکھ ہیٚن بالہٕ یار کوٚتہٕ کرِن جان نِثار

چاو کران خوش ہوا ٭ داو کران آو کیا؟
آرہٕ وٕلو ژوٚٹ حجاب ینٛبرزلن کھوٚت خُمار

گوش تھاوِتھ ہوش روز آرہ کتیو وارہ بوز
سوز ہا ہیتھ آیہٕ گُلعذار ساز ہا ہیتھ آیہٕ جانوار

آرہ کتین گارٕ نے ترێشہٕ ہیتین ژھارہ نے
آرہٕ یوان بار بار ناگ وزان بیشمار

نیرِ بہار ژھاوِنے سوزِ جگر ہاوِنے
بیہہ مہ ژہٕ یادٕ ہاونے یان ہیٚن دقتِ کار

اَز چھہ ژلان لولہٕ شر نیرِ نیبر سارٕ کر
از چھہ جنونس اندر ہوش حواس گاٹہٕ جار

پوشہٕ گُلین مَنٛز جنون چھہ تہٕ گژھان گرم خون
عقلہٕ دیان وُچھ بہار عشق وَنان چھن بہار

عقلہٕ یوان ہیتھ کمند عشق ژٹان تیٚمۍ دو بند
عقلہٕ دیان پزار پزار عشق دیان لار لار

عقلہٕ دیان بندگی عشق وَنان زندگی
عقلہٕ دیان مہرہٕ دیار عشق وَنان یادٕ یار

عقل

بخت تہِ میراث منیون تخت تہِ میراث منیون

عشق

بخت تہِ بے اعتبار تخت تہِ بے اعتبار

عقل

بخت کران راج تاج تخت ہیوان جزیہ باج

عشق

بازی گران بازی گار   بازی گران بازی گار

عقل

بخت کران سرفراز تخت چھہ عزت تہِ ناز

عشق

بخت تہ ناپائیدار تخت تہ ناپائیدار

عقل

ٹراٹھالنَ، دفترن، خانقاہن، مندرَن

دل بران گاڑلیِ، دور کران گاڑجار

عشق

یَس نہ وفایَس نہ درد، روے سفید خوُن سرد

دَردہ نیے مثرشہ مرد داتہِ کروُن سنگسار

عقل

یار رفیق دوست میائی دڑاے وُپھان آسمان

فرشِ زمین کوُر تموَ عرشہِ کھمے تےَ شان دار

عشق

مِیون مُدا چھُے گنٛبر چوٗن مُدا سیٖم و زر
مِیون مُدا لولہٕ نار چوٗن مُدا شورٕچ نار

عقل

عقل لبان مرتبہ جاہ و حشم دبدبہ
عقلہٕ ہٕندٕ سے منصبہ عِلم تہٕ عملک بہار

عشق

زیادہ بنان عقلمند زیادہ ہیٚچھان ژَھل تہٕ فند
دارہٕ کران تیز دنٛد زَن چھہٕ شکارٕ ی جانٛہٕ وار

عقل

عقل تہٕ سرمایہ یَس عاشٕ تہٕ آرام تَس
ژھوٚنہ چھُہ دِوان عالمَس تَس چھُہ ہِیوٗ پوہ تہٕ ہار

عشق

رٕ چھُہ ویٚٹھان چمی نہ ژول سوتھتہ ہٕرٕد رتہ کول
پانہٕ یٚرٕھک خانہ مول کارِو مہ گٔن دِ پوہ دار

عقل

عشق چھُم اَندرِم حُباب محضِ ہوسِ اضطراب
عقل سیٹھاہ رنج گار گنج تہٕ لبان بے شُمار

عشق

وۄن یہ دِوان چھُس ژوہ پٲری گامہٕ شہر لٲری

خوٗنِ غریب ہٲری ہٲری گنج لبان رنج گار

عقل

عشق چھُہ حُسنس فِدا، حُسن کنھا اَکھ جُدا

عاشقِین ہُند مُدا عائش، ارام، لوکہ چار

عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دوہ ہیٚے زانہہ نہ کم

دِل تہٕ دِماغ نوبہار پوشہ پھُلے، لولہٕ نار

عقل

دورِ فلک عقلہٕ کوٗر، ہوشہ اُنِنہٕ گُلہ تہٕ زری

کیتہٕ سپنہٕ دیدہ ور، خسار گمتہٕ نابکار

عشق

عقلہٕ نِہٕنٛزِ کیاہ چھُہ سُود، یس نہٕ اُچھن آب رُود

شرم تہٕ تِہٕنٛز آبرو، حاؤف تسُند گاٹہٕ جار

عقل

عشق جنون بے ادب زانہٕ کتہٕ رب تہٕ سَب

کڑانہٕ قبیلُک لقب، مانہٕ تُس یس دِل ہُشار

عشق

کڑانہٕ قبیلُک پہٕ نیٚلے یَس نہٕ اندان تَس نہٕ پاے

یُس چھُہ غریب خودائے تُس نہٕ امیرس بکار

عقل

دھرم تہٕ اسلام کیا وسے تہٕ الہام کیشاہ

عشق

دھرم تہٕ مِیونے بہار، دین تہٕ میونے بہار

عقل

ہیٚنود تہٕ مُسلمان کیاہ، کعبہ تہٕ بُت خانہ کیاہ

عشق

چھُن ہجر، چھُن کار، چھُن ژھوٗرُے زاگی جار

عقل

عرش، خُدا، لامکان، کیاہ چھُہ مُدا، کتھ وَنان

عشق

میوٚن خیالاہ، پرٛھاہ، تنگ دِلَن ہُند قرار

عقل

وَتھ چھےٚ کُنی، پَتھ چھُہ کیاہ، زندگی ہُند مُداہ

عشق

دوٗل، گُنہ، درد دِل، پان پنُن کاروبار

عقل

کیاہ چھُہ گُنہ، کیاہ یقین، کَتھ چھہ وَنان دھرم دین

عشق

پان پنُن پہ زِنہتھ، بتیا کھ تہٕ ہیتھوٚن در شُمار

عقل

بهتھ چھ کران وچھ ناو، بُرز کمو کتہِ آو

عشق

یہ چھُ سیٹھاہ زاۓدی جار، صاف وَنِ چھُم نزوار

عقل

عقل چھ سگرن کھنان، پکھ ونین پرانان
ساسہ کرِو ہے شنچھراتان، وَن تہِ چھُم ما انتظار

عشق

ساوہٕ لُکن ڈالۍ ڈالۍ، بہ چھ ہتین گالۍ گالۍ
عاشقہ متین کاروبار، عارہٕ کتین لوُٹہ مار

عقل

عقل چھ بیدار یاہ، عقل چھ ہُشیار یاہ
عشق چھ بیمار یاہ، بَتھ نہٕ علاجس تہِ وار

عشق

تَس چھہ وَنان دل ہُشار، کرِہ بیٚیِن یُس بیدار
سادِہ بیٚیَن یُس بیدار، تَس چھہ وَنان جودگار

عقل

عقل چھہ نوٗر چھہ علمَ، عقل چھہ لوح و قلم
زان یہِ عِلمکُک بہار، عقلہِ ہِندُے زاوِ جار

عشق

کیاہ چھُہ خطا عالِمَن، کیٚشاہ چھُہ خطا ظالِمَن
علم تہِ گوٚو بے شمار، ظُلم تہِ گوٚو بے شمار

عقل

عقل کران زندہ دین زوٗر چھہ کران دوٗر یقین
لول، محبت، زمین، عقلہِ دوٗپُکھ کاشکار

عشق

عشق سراپا یقین، عشق تہٕ مذہب تہٕ دین
عقلہِ دوٗپُکھ گرٕ تہٕ زِین لولہِ جنوٗن شاہسوار

عقل

گاٹلیوہی لوٗب خوٗداہ ، زندگیٔ ہُند مُدا
پوٗز چھُہ ہیتوٗ کُن خوٗدا ، سُے چھُہ رفیق سُے چھُہ یار

عشق

مَنٛ عَرفَ یَتیمو نہ سوٗرسِھرٕ وبژار ییٚمو نہٕ کوٗر
نیٚبرٕ بوٗرت اَندرٕ ژھوٗرُ مُشکہ رقَیتیٚ پوشہ دار

عقل

وُچھنہٕ ژوٗ پاَرٕ شہرٕ گام ، عقلِہ ہندُ سے انتظام
آسے بہٕر جابہ دام وُچھ وُنے حبانٕہ دار

عشق

عقلِہ تہٕ قونوٗن ژاو ، دردٕ نیے ہَردٕ داو
یُس چھُہ وَنان پوٗز تہٕ صاف تَس چھہ کران سنگسار

عقل

چنگ در باب ہیمتہٕ فقیر ، مست شراب گیے امیر

عشق

ہوشہٕ ہیٚلے ڈٲلی ہُشیار فضلہٕ خحہ دا وہ نی بکار

عقل

کیاہ چُھ حضوٗر کیاہ چھُ غاۓب صاف وَنن کینہہ نہٕ غاۓب

عشق

گور ملہٕ تہٕ پیر صاۓب ، خام طمع پچہ خنتہ کار

عقل

سادہٕ منوش کاٲشری کونہٕ کران افسری

وُچھتہ یہشز ابتری وُچھتہٕ یہشد کاروبار

عشق

یَس نہ موٗزوٗری محنتَس ، ڈٕنجہ بہٕہان دل نہٕ تَس

منگہ شہ کیٚشاہ دولتَس ، یَس نہ بنن یختیار

عقل

کیا زہٕ یہندی دِل وہ دأسی ، نألی گمژ ہوسہ پھأسی

اوس دہ ہٲ ییم تہٕ ٲسی اہلِ قلم ، تاجدار

عشق

سہہ چھ کرِتھ ہانکلاہ، دوٗر پتیوٚمت جنگلاہ

تُلہِ ژٕھہ پاٚرِی ولولہ، بٮ۪لہِ گژِھت زوروار

عقل

سوٚد پٔمن ژھاٚرِی ژھاٚرِی، کاتھہ نہ دِوان کانٛسہِ واٚرِی

خانہٕ خرابی ژٕھہ پاٚرِی کاتھہ نہٕ گھرس خانہٕ دار

عشق

زانہِ یہِ بے گانہٕ کیاہ، خانہٕ تہٕ واٚرانہٕ کیاہ

یِم نہٕ سرن خانہٕ زانتھہ تمِ چھہِ گھرس خانہٕ دار

عقل

آئے تلان گریز تہٕ جوش واے تقوان کاتھہ نہ گوش

یِم نہ کران پاٚدہٕ ہوش تمِ چھہِ یہندی غم گسار

عشق

تِم تہٕ کران بوٗل بوٗشس یِم تہٕ کران بوٗل بوٗش

یِم چھِہ تِہندی جانہٕ وار تِم چھِہ یِہندی جانہٕ وار

عقل

آسے اَنِکھ ژھاٗری ژھاٗری جان زَبَر ژاٗری ژاٗری

یِم نہٕ کران کانٛہہ وِہژار تِم چھِہ یِہندی دوست دار

عشق

شوٗبِہ تِمَن نفکٕر ہِتین عاشقس آرام کھین تہٕ چین

دوٗر نہٕ اگر آسہِ پژون توٚتہٕ ونُس پژانہٕ دار

عقل

کوہنہِ پنُن شنز کران پانہِ پنُن ٹشنہ بران
وَکھِت پنُن راوِ ران کُس چھُ بیھنہ ذمہ وار

عشق

گوشس رٹھنہ باغوان ، تارہِ گمتو نوجوان
وارہِ تھمے گلی دِوان یم نہ سَرن گل تہٕ خار

عقل

یس نہٕ پنُن دل دماغ ، تس نہٕ بہار تَس نہٕ باغ
سے چھُ غولام تس چھُ داغ سے چھُ غریب تس نہٕ بار

عشق

از چھُ آبز دورہِ دور ، بوز چھُ تلان گزنز تہٕ شور
اہلِ غرض ابز تور کرِہ پَزِس لارِہ لار

عقل

سوزِ جگر آسہ یس خوف نہٕ ڈر کیاہ چھُ تس
ڈر چھُ کھسوان بُوالہوس سر چھُ دِوان پوختہ کار

عشق

آبِ دوہا عنقریب دِیدہٕ وُچھن خوشس نصیب
نیرِہ یِہ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار
دوہ یتھہ یِہ طوٗفان زَن تڑاوِہ پَتھر ظالمَن
پھیرِہ کوہن جنگلن، نیرِہ کران لورہٕ پار
روزِہ جنونیچ کھفا پوشِہ وُنی دولتھا
رُود کتے سُود خار، روزِہ یِہ سرمایہ دار؟

عقل

دارہ کنن گوَ نہ زانہہ، سوزِ دِلُک آلواہ
سوٗت چھ یِہ لولُک صدا ڈول وزان بے شمار

عشق

سعدن مُلِتھ سَرتَل اَنان، بازِرَن اندر کیشان
نازہٕ پری چھا بنان، ساز کرِتھ مازکھار

عقل

کیاہ چھ پہنز شاعری، کتھ چھ وُنان دِلبری

عشق

بازی تہٕ جودوگری میوٚن مرن کرٕزیوٚن بار

عقل

کینہہ مرن شاعرن، کینہہ مرلاے بوٚمبرن

یم چھ لجھان دِلبرن کینہہ تہٕ وچھان وقت کار

عشق

شار چھہ پیغمبری۔ شاد چھہ آدم گری

ساز وسرود، کافری، کُفر چھ مستیٔ خمار



زیوٚن سفرِ زندگی۔ بارِ گران بندگی

واتہٕ شہٕ اُتھ منزلس ترٛاوو پتھ یتیمو یہ بار (۱۹۳۰ء)

نٹ نوٹ سلہ یہ نظم پہلے ۱۹۳۰ء میں لکھی گئی۔ جنوری ۱۹۳۱ء میں سوانحکا

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جزواً شایع ہوئی۔ پھر دسمبر ۱۹۴۲ء میں کسی قدر اضافہ کے ساتھ "ہمدرد" میں شایع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزاد نے اس نظم کا نام "مناظرہ عقل و عشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

۲ے اس نظم کی ابتدا 'آمدِ بہار' کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے پھر 'گریز' اور پھر 'آمدم بر سرِ مطلب'، وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

۳ے نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزاد نے کما حقہٗ اپنی عقیدت کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان جوابات سے سب پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مسئلے پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزاد کو بھی ہے۔ (گنجو)

۴ے نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیرِ سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

بے خودی

ہا زانہ ونیو ترٛاو خودی زان خدائی
تقدیر پنُن چھےٚ ژٕ یہ غولامی تہٕ گدائی

مُشراو پنُن پان کرُن یادٕ شہ دلدار
تس تام چھُ ملہ ژار محبت تہٕ جُدائی

مختار شہ پانے تہٕ ژٕ مجبور کرکھ کیاہ
بے چارٕ ژٕ کیاہ لبکھ صبرٕ ورائی

تس یارہ سٕنزہ ویرہ ژھنڈکھ کوہ تہٕ بیابان
مجنونہ سندی پائٹھی نیرکھان خانہ گدائی

●

خودی

ہا بندہ ژٕ یہ شوبی نہٕ غولامی تہٕ گدائی
سرمایہ داری فند تہٕ فریب چھا یہ خدائی

کرو بولبوشا پوشہ ونٕن پوشہ بھترین بیٹھ
ہا رنگہ بُلبُلہ رنگہ ولٕن چھےٚ نہٕ بقائی

چھے پانہٕ پکن کنڈؠ ژٕ یہ تھاوِتھ پانہٕ وۄتھِتھ کیتھ
تقدیر ازل، سۄرگ جہنم ترٕ خۄدائی

منصورٕ سندؠ پاٹھؠ پایہ بڈیو زان پنُن پان
مجنون اوس دیوانہٕ کرُن خانہٕ گدائی

شہارٕ سندؠ پاٹھؠ حُسنہٕ گنجس نال وَلِتھ روز
کیا دزوے بَران پیالہ کران جان فدائی

یَس پَتھ زٕ مَران، لول بَران گۄلمُت چھے پان
ماران تمِس پایہ ہٕدٕس حپائی جُدائی

ہیم تازٕ شمع سترٕ نہ چشمن سوزنٕ در دِل
ہیم ناز رنگین پوشہٕ چمن مُشکہٕ ورائی

آزادٕ! پنزؠ پاٹھؠ واتہٕ مارُن وعدٕ فراموش
سُتہٕ کونہٕ پاوان یاد پننُن وعدہ وفائی

سُبھاش چندر بوس — فلسفی

سنگرمالہ منز چھُ عنوان "بہادُر" دَرج - آزاد اوس نیتاجی سُبھاش چندر بوسن بڈٕ مداح - لیکن بوزنہٕ آو سُند یہٕ خیال کہ جاپانن ہندِ مدتہٕ سیتی کیا ہیکہٕ ہا ہندوستان آزاد سپدِتھ، اوس نہ صرف غلط بلکہٕ نوقصان دہ قرار دِوان - (گنجور)

چھُ توشان پوشہٕ موت بلبُل تہٕ بولان گُلشنن اندر
دلاور شیر زٕ شوبن ییمن اندر وَنن اندر

چھ فولادس شُبان صیقل بنان چھا سرتلے کرتَل
سونَس تہٕ معہ ختہ مالَن معہ ل ہارٹس تَل یا کنن اندر

کرٲن گِرداب گژھتھ پانس اَنان اَدہٕ گیوُر طوفانس
شرف یُس صاحب خانَس تہٕ سُے چھا پرزنن اندر

بیدردس لول مو باگر تمن ہُند قول خارس شر
سَرف لاگِتھ اژن بہتر یمن وُترے گنن اندر

یہٕ اَز لگٕ لولہٕ دیواناہ چھُہٕ آسان تیز طوٗفاناہ
پُکان محشر تُلان شٔہرن تہٕ گامَن پرگنَن اندر

خیالَن ہِنٕز بُلندی چھا وپان کمر ور لفظَن مَنٕز
چھُہٕ ژۄنٕہِ ہیتہٕ لال ناداناہ بَران آمین پٔنَن اندر

ڈران نُیس بندہٕ پۆز وَنہٕ فَس تھَوِنی زنٲر بیٚیہٕ تسبیح
چھُہٕ پیراہ پیر صابَن سیتہٕ بٔرہمَن بٔرہمنَن اندر

چھُہٕ رنداہ بندہٕ آزآدانہ کانٕہہ مجنون نہٕ کانٕہہ فرہاد
کران یارانہ یارَن سیتہٕ دُشمنن دُشمنن اندر
دشمَن

لہ جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجو)

مہاتما گاندھی ــــ شاعرؔ

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے سلسلے میں گولی چلی تھی
ہڑتال کو غیر قانونی جتلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت
آزادؔ کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وُچھان یُس جلوہ پوشن ہُند چھُ بلبُل نو بہارس منز
دَپان سُے جَلوٕ منصوٗرس دِتکھ نارس تہٕ دارَس منز

غنیمت کونہٕ چھکھ بوزان ہا دیوانہ پنٕنیٚ سوز
بنان لولُس چھُ شورٕ تہٕ گولہٕ ظاُلم کاٗرٕ جارس منز

فریبہٕ ہتی چھا روزان دردُک سوز بَرِدَن تل
سُتن سَدرَن تہٕ بِتھ بارُو دِتُن شورُس تہٕ نارس منز

تتےٚ اِنسانیتھ کُنہٕ اُسُس ووٚنی رُودُسہٕ کینٛہہ باقی
گوہ ڈٲنی آس وارٕ گاٗمُت خرچ پرانِس گریٹ وارس منز

ستمگر ناخوداین ہنز۔ خوداٲئی ماوِہ کم کم رنگ
وُچھین دالین چھُ لوسان چشمہ رُوزِتھ انتظارس منز

جہانس ترٲوِہ نُورانہ گژھن اَدِہ حورِ دیوانہ
ژتھے شُندِہ بون آفتابہ چھُ رُوزِتھ یتھ غُبارس منز

بہارس پوشہ گِژ توشُن وَنِکھ راٲیل بہتھ گوشن
یِتھی آسان ماگس منز تِتھی آسان ہارس منز

موزُورس خوَن ہارن وقتہ روزان ژھایہ تونُس
وُچھم انسانیت ووہ فی ییمِژ ہَن سرمایہ دارس منز

شکوۂ ابلیس

بحضورِ باری تعالیٰ

غرض میٚہ اُسہٕ بیوفائی وَنے بوٗ ازٕ گوٚتنے زمانا۔

ژٕہ بے خبر پٲٹھۍ تبر میٚہ لٲیتھ گوٚرتھ یہِ حیلا کوٚرتھ بہانا

میٚہ اُس کتھو منزٕ کڈٕنۍ بدل کتھ نکار کرنَس دِژتھ نہ فرصت

یِنیتے خوٗدی ہُند جزا چھُ لعنتھ یہِ چھا خدایی یہِ گو طُفاناہ

یہِ جلد بازی چھِ کارِ شیطان ژٕہ کیاہ وَنے چھکھ رحیم تٕہ رحمان

کتھن لگان لگھ ذلیل گرٕ ہان لگھ ژٕہ نے عیالاہ خاندانا

میٚہ چانہِ شانک لحاظِ ماران نہ چھُس بٔ کھوژان نہ چھُس بٔ لقاران

بہ چھُس تہٕ زانان ژٕہ پٕہ چھے خدایی ژٕہ پٕہ چھے زمیناہ تہٕ آسمانا

جلال چوٗنے میٚہ اوس اُچھن تَل بہ ژاوہٕ ہا سَر بٔنیس کھوٚرن تَل

سہ نَس گیٚیم ہولہٕ چانہِ سَرتَل نتہٕ میٚہ ہیوٚکُس حکیمِ دانا۔

میٚہ ہا پٕہ چھے خودی تہٕ میٚہ وُچھی خدایی میٚہ سوٗر دعوے شانِ کبریایی

میٚہ چھا خبر دِژِن ژٕہ نفس چھُم آسان تہٕ بزدلی ہُند تہٕ امتحانا

میہ اوس لولکٹ جلال ہاؤن میہ اوس سوژک کمال ہاؤن
میہ اوس دردوک بہار چھاؤن تھیاژہ میہ تہ اوس پنن گمانا

بہ وارہ اوشس اَدارہ کوژ تھس بہ یوت رُسوا نہ خار کوژ تھس
گوہ ڈِنی بہ کمہ تانی خمارہ بوژ تھس اَدہ بہ زو تھس محض ازانا

تھوژوتھہ میہ للہ وُن یہ خارہ خاراہ بہ وارہ ژھیٹہ ہاڈِلک تجارا
بہ لال اَسِتھ لوؤس نہ ہارا میہ رِندہ پانس لگان چھ تانا

بناوِنی آسی پننی خوہ دائی دوپتھہ میہ کرہ تھم ژیہ بیوفائی
ژیہ پیٹھو نہ کنہ جائی ہِش خوہ دائی اَدہ بہ مژراوہ ہا زبانا

ژیہ نِش چھُ سے رُت ژیہ نش چھُ سے جان چھ اُچھوُ وُٹھتھ ییس کران اتھ مانان
سہ گور ذیل ییس وَنان تہ زانان سہ گو شریف ییس رنگ تہ زانا

کُنِن تہ نیرَن بہ وارہ سیٹھہ ییم نہ زانہہ ژکھ گژھیم نہ کینہہ
نمن بییس کُن میہ نش ییی نہ ژہ کہ تہ اَمہ کھوتہ لانہ تانا

سگن تہ زانن میہ آسہ ہانے ژیہ کیا میہ باقی تھوؤتھہ ہے ہے
اکس کیتھے بیہہ تیار کوژ تھم نوؤے ترانہ نوؤے فسانا

نہ مور تھس نہ ژھیتہ کوٗر تھ میون یتہٕ نار نے کاٗژ منٛد تھوٚو تھس

بہ پان پانے سنبھالہ ہانے گنے تھوٚو تھم نہ کانٛہہ ٹھکانا

میہ کیاہ ونیوو تہٕ ژہ کیاہ ہتہ بوزتھ شکر میہ ورتوو زہر ژہ سوٗز وتھ

اَکے سبق دِتھ زمانہ سیزرک ہنوو تھس بوڈ قصائی وانا

یہ شوٗبہِ ہے دشمنس کرٕن تی میہ کرٕوزِ ہے یوٚد پھسے بدٕ دشمن

نہ اٰسی فتنے نہ اٰسی تنازے نہ روزِ ہے گفرہ کہ نشانا

لوٚدتھ جہنم برٕن سہ اوسے یہ فتنہ برپا کرٕن ژہ اوسے

مرٕن چھ تو کن ژہ مامرٕن پھے نہ دِیٚن حساباہ نہ دِیٚن بیانا

مرٕن تہٕ زیوٚن کیٚت بچارہ آدم ژہ اندہ رٕوزِتھ وچھان تماشا

نہ زاکھ کاٗژ تسے نہ زوے کانژ ھانہ پھے قبیلا، نہ خانمانا

بوٗزتھ سہ آتش میہ سینس اندر اَتے رٕمن مثہ میہ کھن سمندر

اَتے دزِتھ ہین کنے تہٕ سنگر بچارہ آدم چھ سنٛچ دانا

ربے تہٕ آتش کران چھکھ رنگہ دپان چھس نیٛزی کرٕن میہ جنگ سیتو

کوہس مقابل انان زورم چھس یہ کمزور شیشہ خانا

ژہ ہیٚیہِ نہٕ کانٛہہ ہاہتَل تہٕ ہانٛزل ژہ یہِ ہیٚیُن کانٛہہ لاوُ بالیہٕ تہٕ ڈاٹھل
پنٕن مدا اُچھکھ کڈان کرِتھ ژھل بیٚیِس غریبس کران وَکانا ۔

جہنمس منٛز چھےٚ ییٚژ گرمی قیامتس منٛز چھےٚ ییٚژ سختی
ییٚتھی ییٚتھی روبرٕ دابہٕ وَنی وَنی دوہے چلہٕ وُنھ یہِ کاروانا

یہِ گاہ ژوبُت چھُہَن یہٕ تس ییٚتھ دِبارٕ کرٕی کرٕی ژہٕ گابراوان
دِلاسہٕ دِتھ حوصلہ بڑاوِتھ ہیوان سنبالُن چھےٚ ناتوانا ۔

نوٚی تگَن واٲلی توٚہی شیٚچھ ہیٚتھ دوہے ہیوان چھی ژہٕ یور سوزنی
اگر میہ اکہ رسی پنٕن ژہٕ وَنٕہکھ زمانہ منٛگہ ناوہٕ یمن بہٕ آنا

یہِ دردِ سر چھکھ ہیٚوان پانس میہ ماکران چھک ژھوٗرے مدارا
خداے اَستھ موٗشِٹے نہ کینہہ میہ تہٕ چھُہ آخر زواہ تہٕ جانا ۔

پچھسے وَنان یورہٕ پیٚز تہٕ سیٚز کتھ چھُہم کران اورہ کُفرِ لعنت
یہِ ما سپز رگوٗ یہِ گوٗ عداوتھ ییٚژھی خدایی بہٕ زانہہ نہٕ مانا

گژھ پیکان چھُم منٛز دِلس حُبابہٕ تھٕتھ کرے بادِ انقلابا ۔
نہ روزٕ پرداہ نہ کانٛہہ حجابہٕ نہ روزِ عرشاہ نہ لامکانا ۔

ژٲن ژٕہ لۄدمُت سُـ تے کھَو سیتر اَلدان ژٕہ لُرمُت رُـ تہ کھَو سیتو
نہ چھے مۆزوٗرن منزٕ زوٗری گُپکاوٕنی نہ چھے سجاوُن یِہ کارخانہ

انوٗل سوداکرِان بہِتھ خوش اڈِین گژھان عش اڈِین گژھان کھش
نہ فکر مُوٗلچِ نہ مُتژرَیِہ ہُنـد غم ژکان زن سِپٕ چھے کرایہ دانا

اکھاہ چھِ تخٔتس بہتھ شہانا جُربتھ جدا گہر بُرِتھ خزانہ
چھ بیاکھ پھیران دانہ دانہ بنان بیچھُن سُم تیمُس نہ بانا

ژران اکھاہ سعد تَتھ چِرِنہ جانَن ییَیس نہ زانِتھ اَن بنان شامَن
وُچھم تِہمے زیادہ پاک دامَن ژٕہ نش تمَن کیُت نہ آب و دانا

مُصیبتَس منز وُچھم تِہمے نُوک ژٕہ یاد ہر دم یِمَن پُھکھ
کرَن تہ کیاہ دہ نی وسیلہ یمِ نَے اَنن مزاراہ تہ آستانا

ژٕہ یادٕ کوٗرتھَن تھٔنیکتھ یہ آدم ادٕ بنوُوتھ یہ سور عالم
تسندٕ عائشہ تہ آرام باپتھ تھَووُتھ سجاوِتھ یہ گلشتانا

دوٗپتھ کرِم بندگی عبادت عطا ژٕہ کرُتھس پننۍ خلافت
دوہے دپیو تتھک کرَن محبت یمَو یہ کوٗر وَن تہ زانِتھ بہ زانا

بُزان یہ سرمایہ دار ڈیُو ٹھُم ہے بگر غریبن تہ بے کَسن ہُند
میہ چانہِ اَمہِ عظمتک قسم چھم تتے منگان چھس بہ تے آنا

ژہ تہٕ امیرن ہنٛدٕ ے امیراہ حیا گژھان چھُم وُنیتھ ہیکَے کیاہ
امیر ڈیِٹھم غریب مازس دہ ہے بسناوان وازہ وانا

ژےٚ پاڑہ گرٕ ی تھک برادری کتی محبتس کتھ۔ بہادری کتھ
میہ وُچھم غمہ لأمی تہٕ افسری کتھ برادری ہنٛد نہ اکھ نشانا

ژےٚ موٗرِ تھک رہنما تہٕ رہبر تمو یوٗ ژھک خاطر ہموٗ کوٗر کھشر
بہ چون دُنیا میہ نِشس سراسر چھُہ نابکارن ہنٛدٕ ے مکانا

رِچھ کینٛہہ زنٛی تم یمی یمن پیچھ دہ ہے بلاشک تھکُن ژےٚ شوٗبی
غنیمتے آسی تم بہادر غنیمتھے اوسس تہٕ ہنٛد زمانا

بہادرن سیتی لڈان اوسس شراہ تہٕ واشا کڈان اوسس
چھُہ بُزدِلن سیتی لڑان حماقت تہٕ زانہٕ دِلدار پہلوانا

وَپان چھُس تم دِلیر کوٗت گے موٗ ژےٚ میہ پوژھ لاڈی شیر کوٗت گے
نوٗس زمانس لگوان یم آسی تیار کرِ ی کرِ ی نوٚوے جہانا

نہ زوٗد ذری یاد نہ زوٗد سمندر میہ زوٗد باقی یہ لولہٕ کے زر
امی ہیٚنز وانہ چھُس بہٕ دوٗدِمت گنٛے گے ومن کران شرانا

بجایہ خوٗہ دیم سیٹھاہ چھِہ قأبِل کمر کسِتھ چھُم پوان مقابل
اشارہ اکہ چھکَ تہٕ استخوانس نکھ تہٕ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پُران یم کران رندی تہٕ وعظ خانٕ

کران ییلہِ چھس بہٕ آزمایش دَران نہ رنداہ نہ وعظ خانا

اگر یمن آسہٕ ہی نہٕ تقوہٕ امیدِ جنّت تہٕ خوف دوزخ

چھسے بہ دعویٰ کرِتھ وَنان از ژہٕ سجدہ کرہٕ ہی نہٕ اکھ جوانا

یہ چون آدم یہٕ چون عاقل سُتھے چھہٕ نادان سُتھے چھ جاہل

گُناہ تہٕ غفلت کران پانہٕ میہٕ کُن چھہٕ لاگِتھ تھوان ترانا

دِپان ابلیسن بہٕ ڈولُس تمی لعینن بہٕ ناوِہ دوئس

اُمی فریبن بہ زیادہ زوئس چھنا عجائب یہ داستانا

میہٕ کیا خطا کھوت چھہٕ زَن دوان ژھرٕ شکار تقدیر کی وتھ پیٹھ

بُرِتھ یہٕ تیراہ اَنِتھ تھوان تیم میہٕ بروٹھہٕ کُن پانہ رٹھ کمانا

چھ چانہٕ کُنہ رک تنازعہ ژاوان پتھ کُنہ لول راوِہ راوان

ژھرِین کتھن خارہ بازِین پیٹھ لگان چھک وارہ ماژِمانا

بہٕ چھس غوطن منز گژھان ہر دم جہنمی کم تہٕ جنتی کم

وَنان چھہٕ جنّت بران چھہٕ جہنم کران خوشیا تہٕ شادیانا

یُہند یہِ کرِ توُت وُچھت گیے چھُم اَسُن یِوان گاہ یِوان عبرت
یِتھی چھُ گُل تہٕ تِتھی چھ بُلبُل تِتھےٚ چھُ باغساہ تہٕ باغوانا

یُتھۍ پَران تہٕ ہیٚچھان زیادہ تِتھےٚ غرضمند بَنان زیادہ
اَکس اَکس بے ہراس مردس دوہ ہیے دوہ ہے گرٕ ژھہ بُن خزانا

چھ شالہ بندی پاُٹھۍ زہ ژھالہِ ماُرِتھ وُچھان یَتھ کُن بہان زُور بے
وَنان دِینس چھ کفر، کُفرس وَنان دپنک —— موٚدُر ترانا

چھ خون ظالِم ہیوان غریبس، غریب دِپان چھُم لیکھت نصیبس
یہِ وُچھتھ تھوٚو تھک ژٕ یہ باغ چھاوُن تِمو بنوو خاصہٕ جیل خانا

سخن ورَن ہُند یہِ کارنامہ تہٕ شاعرن ہُند موٚدُر کلاما
فریب حُسنُک دِوان عِشقس بنِتھ بازرۍ زنانا

جواب کیاہ دِن ہیمے ستم گرٕ حساب یِیلہِ ہیکھ ژٕ روزِ محشر
ژٕ تہٕ کرٕ لٔد کیاہ یہِ چھُم دِلس، شُرٕ بہ پانہ وُچھ ہا اُچھو سہ آنا

یِمَن چھ آدم گری وراثت، مَرِان ڈیٚشِھم صنم گری پَتھ
کران زگس چھ یِژٕ یہ نہ کتھ، ہران بے وکھت چھ گُلِتانا

خبر ژۆ کم کمَ عذاب کرہ رٕکھہ، دُبہ زمین آسمان پھرو رٕکھہ
ہِیتھی پوہ تٕلٕ یوّد بناوِ ہے اکھ عزیب کزالا شریف چھانا

میہ وُنی اکِی کتھہ میہ کڈ یلعنتھ، یہ نے ریاگو ادہ وُنی کتھہ
پھن تہ ساسن کتھن تہ عابن امس تھوان چھک ہمیشہ لٹانا

ژیہ راوہ روُ تھ یہ میون آدن میہ گوش تھوُ وتھ تہ لولہ نادن
میہ کیاہ لُچھ فتنن بنیہ فسادن ییلے ژیہ رُوز ہے نہ یٲرِی زانا

دُنہ ژہ ازماو یہ میون طبیعت خودی تہ غارت وُچھکھ وُنان لُتھہ
دِتم بنیس، سجدہ کرنہ باپتھ ژہ سوہ رگہ کھعبہ تہ زبر مکانا

یہ گوَ تہ گوُ اکھ نو بمنہ چارہ ژیہ میون خارہ میہ چون خارہ
ژیتے ینن عزّ تھاتہ شاناہ، میہ تے ینن دلولاہ زمانا

ژیہ تے کران بندگی بماتھاہ میہ تے کران سبنہ گی جماتھا
ژیہ تے بنوُوتھ الگ جہاناہ میہ تے بسووم الگ جہانا

ژہ چھکھ ہمن کتہ کران کم سٔز بہ خوُنی پاٹھو خیہ کرگن مٔنز
جنو نہ میانے فرہ بکان ژھرِی کزنز گرنجاں سمندر ، ٹلان، طفانا

بہٕ چھُس تہٕ مانِنھ ژٕ ہیوٗ نہٕ کانٛہہ تھا، مےٚ ہیوٗ تہٕ بنیاکھا دِتن مےٚ ہاوِتھ
ژٕ چھُکھ پنُن بنیاکھ روٗزِ کانا، مےٚ تہٕ پنُن بیٛنا کھ روزِ کانا

بہٕ مانہٕ نادیدہ چھی ژٕ مانان بہٕ کمٕ وُچھُس دیدہ کٔس مےٚ زانان
ژٕ ستےٚ خیالاہ، کتھا، گمُاناہ، بہٕ ستےٚ خیالاہ، کتھا، گمُانا

ژٕ لاشریک تےٚ ژٕ خالق بنیہِ شر پنُن قلم تےٚ پنُن پہٕ دفتر
قدم قدم بہٕ تہٕ تُلان برابر نہٕ میٛون دیداہ نہٕ میون قدرانا

ژٕ پانہٕ خالِق ژٕ پانہٕ مالِک نہٕ کوٗر مےٚ پاداہ نہٕ چھم شہٕ طاقت
بہٕ چھُس تہٕ مانان ژٕ چھکھ بہر جا، مےٚ رقس تہٕ وُچھتن شرٕاہ جوانا

غریب آدم رباہ تہٕ آباہ بہٕ تیز آتشس مےٚ اضطراباہ
دمہٕ ہےٚ جوابس دِنےٚ جواباہ، ژھوہٕ پہٕ کرِتھ روزِ بے زبانا

پہٕ لولہٕ آتش مےٚ شولہٕ ناوان، دِلک ہوسس آرزو تہٕ ارمان
نھیکا ژٕ اسِتھ نگُن تہٕ زانُن اگر بہٕ یمہٕ لھوہٕ آسہٕ داناہ

بجاے خود مےٚ کرٛیو فریاد پہٕ فِتنہٕ گر بندہ چون آزاد
خبر پہٕ کتھ شاپہٕ اوس بوزان تُلُن قلم تہٕ لیوکھُن فسانہٕ

نہ مسجدن ہِشر ووہ مید رُوزِس نہ مندرن ہُند تھون توقع

یمن کتھن کیاہ چھہ معنہٕ مطلب تہٕ زانہٕ رنداہ تہٕ نکنہ دانا

یہ دٲدی لدٕ سند وپالھ بوزِتھ وُ چھکم دِتن ہیپھ گژھان رُوزِتھ

اَمِس خطا چھے نہٕ ژٕ نے بخشتھس بُہتھے ولاہ تہٕ زیواہ داناہ

(جمعہ ۲۲ ر اسوج ۱۹۹۶ ب)

فٹ نوٹ :- آزاد نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ خط کا وہ حصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (گنجو)

رانگر، کشمیر ۲۰ جیٹھ ۱۹۹۸ ب - بیروار / شکروار

میرے پیارے اور محترم دوست' سلامت رہو

آداب عرض ! ..... ایک سال سے میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گذر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے نیلی عینک لگاکر یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ پلکوں میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں۔ آنسو گرنے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو ..... دو چار غزلیں لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویریں ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کردوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دِل تو کمزور ہی تھا۔ اوروں کے وبال بھی کیوں اپنی گردن پر لیں۔ ' رونا گناہ اور رُلانا گناہِ کبیرہ' اور دردِ چشم کے لئے بھی مضر ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ میں اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا یکایک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرتا کیا تھا؟ شکوہ۔ لمبا شکوہ، جو جو باتیں مجھے یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سُنیں ؎

" غرض میرہ او ستم نہ بے وفائی، وَ نے بہم از گو تنے زمانا ..."

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شوخ ہے ابلیس ایسی ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ شانِ کریمی خاموش سُن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب ....

جواب کا منتظر

آزادؔ

ایک اور جگہ آزادؔ نے لکھا ہے: " .... عرصہ گذرا کہ میں کلامِ نورالدین

ریشی رح کے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا ؎

وۆد شیطانٔز ژٕہ کھ لۆگم دۆرس　　　میہ ترٕ منصورس اَسس گٕنی کھتھ

تمۍ تیلہِ نودُم ترٕ بر کٕتھ ژورس　　　دۄپنم زِہ مردودہ بیانہِ رٕ تو لعنت

میرے دل پر رقعت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبالؔ کا جاوید نامہ میری نظر سے گذرا۔ اس میں "نالہ ابلیس" والی نظم پڑھکر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے طبیعت حاضر ہوئی۔　　　(گنجوؔ)

نالۂ بڈشاہ

دردِ دِل سوزِ جِگر روزِ نہٕ پرٚدٕن ژھایہِ
یُس نہٕ ورتاوِ گژھِیس ضایہِ پنُن سرمایہِ

کیاہ چھُنا کانٛسہِ رفیقس تہٕ رگَن منٛزٕ سٕے خوٗن
ہا سہِ تَم لولہٕ قُمرِ ژھایہِ بہِتھ کتھ شایہِ

سٕے ہوا سٕے چھہٕ زمین از تہٕ تِمے ناگ وُزٕ ان
از تہٕ کوہسار تِمے آب تہٕ سٕے پرٚتھ جایہِ

شیٖنہٕ کھوتہٕ سرد چھان چھُس بہٕ تِمے سینہٕ گمٕژ
یِم پننہِ سوزٕ وِزِ سے اٰسۍ گژھٕ پھان زٕن کژایہِ

ہا وطن دارٕ وُنۍ نیٚندرِ گژھکھٕ بیدار
مال چون منایہِ نیٚیہِ ژوٗ تہٕ گژھِ ماضایہِ

چھُکھ ژٕہ خاموش کمٕن لولہٕ چمٕن زارَن منٛز
بول وُنہٕ ژٕ جانورو ہول گومُت پچھ کیاسہِ

چھک ژہ بیہوش نہ پچھے دود نیپ چھے دگ موٗنوم
ژھارہٕ رکھہ چارہ بنٕن ہوشہٕ یہک ہیٚے ہاسے

گرِٹہ ہند شور پھولان نورہ مشالین ڈیوٗ ٹھم
عبرتک آنہٕ گومُت آنہٕ ڈبے ہٲنزِہ جاے

ہا ستمگارہ رکمیوٗ نارہٕ ییمٕن زاُلتھ ییٚرا!
کوتڑن نشہٕ ڈران بازٕ وُچھم پرٛیتھ شاییے

خانہ مول بندھ کتے زانہٕ یہٕ آزادُن حال
زانہٕ سہ سے جاسے دژُن نار بیوان ییٚتھ جاۓ[1]

---

[1] سلطان زین العابدین بڈشاہ (۱۴۲۰ سے ۱۴۷۰ء) کشمیری نژاد تھے عادل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں کشمیر میں خوشحالی اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

شکوہ کشمیر

(بحضور باری تعالیٰ)

زمانہ کائنیاہ کران چھہ گردش نہ چھس ارام نہ چھس قرارا
کمن بہارن کران دُدون انان کمن دُدون بہارا

اکھاہ زراعت ووان کماوان وچھم پتیس اتھ لوہ نہ ناوان
پدان بیا کھاہ کھوان تہ کھیاوان ہمس نہ تھاوان ثبہ گذارا

اکھاہ چھہ بنگلہ تہ لرے بناوان چھہ رنگہ رنگے تمے سجاوان
بیوان بیا کھاہ چھوان تہ چھاوان کران ننتھ بیا کھہ نورہ پارا

امیک یہ گردش امیک یہ قونون ثندر ژوہ دا ہیم تہ کنتھ ہم زدن
نہ اتھ کمالس تہ اعتبار اہ نہ اتھ زوالس تہ اعتبارا

چھہ کیاہ یہ افسوس یہ آدمیتہ وتھ اتے وپان چھانگن لیاقت
ننان آمی ستہ چھہ چائی قدورت گرہ ھسان خودائی تہ اشکارا

ولے مہ یہ جعلم کینہہ فریب دردال ونن تہ مشکل کھٹن تہ مشکل
ہیکلے ونتھ کیاہ پھر یکان چھم دل ہتو مہ ونتس لوگم نہ چارا

غریبہ سینہ خونہ چۆنہ گچھ گناہ بنان چھ تونۆ نکس قتلایس
شرزان تہ پادر سپھن ہندِس جنگس بناؤن شہید مزارا

گوڈن بہ آسس پران مَرس منز نیار کرِ تھم تہ پتہ تارہ نگ سشر
میہ جایِ عاشق رچھم لوسے منز ؤچھم نِہ آہ کھتم تہ ہند بہارا

ژیہ پیٹھ کران آسو جان نثاری نہ زانہ ہیَن فند نہ بازیگاری
غرر در شاد ژہ پیٹھ ژہ پاری کران تم آسی ہیتن گذارا

زمانہ نوتی نوتہ زمانہ ہاوان زمانہ ذاتن چھ ذاتی ذرا وات
زمانہ دچھ ؤچھی بنا دِ چھ افسان ؤچھم تہ دارا نہ پیم تہ دارا

کوہ چھے بہ رچھنا وُھس رتہمے ٹاٹھی کوزم یہو ساز گلشنکی باغ کھو
نہ رۆدی تم گُل نہ رۆدی بلبل دِلس لقوۂ گے میہ خارہ خارا

کرُ کِھ فقیری تہ رژ فقیری کرُ کِھ امیری ذبر امیری
کرُ کِھ دلیری تہ بڈ دلیری پرہ نہ کستہ باہ پیٹھ تہ کارا

یمو اچھ دچھ یہ راج للتادتس ہوی گُل ہیوتن واے
تمو اچھن تل نہ ترکیش ناگن گزہ ... با نمونہ چھ لو یادا

پلیمتہ آسن چرخ[2] تہٕ کلہن[3] غمی[4] تہٕ حرفی بیہس[5] لوبہ لے مژ
ھٕھوٚن پژیاتس یہ نار للہٕوٚن تہٕ یوٚت حسرت تہٕ خارہٕ خارا

گژ بٕرٕ تہٕ اولاد بڈشہس[6] ہوئ ییمو اُٹھوٚرٕ چھینہٕ اُسی آمتی
جُلہت تہٕ جیوٚرٕ رٕھ کرٕ ٹھ تہٕ کرٕ اوٕ ٹھ تیمے اَٹھ وون لکن بہ داراہ

ییھی ییھی خانہ مٲلی کٲرتیاہ میہ پٲلی کمہ لولہ سیتی لوبہ لے مژ
چھیم تیمے چشمہ لوسہ نادان گژھان چھہ جگرس میہ پارہ پارا

دٕ چھٔت ییمن کٕٹ کمن کمن رٕستمن گژھان اوس خارہ خارا
تیمن شکارین شکار تہٕہنٕد سے گژھان پوتس پیٹھ کیٹھ شکارا

بوٚ مبوٚرہ شند غم تہٕ لولرے ہندی ستم مُشن کرٕ میہ تاقیامت
سہٕ ناگراین مرٕن نہٕ ہی مالہ ہُند دزُن وَنتہٕ زانہہ سندارا

شہ شاہ یوسف اسہ حبہ خاتون شہ شوقہ دفتر شہ لولہ مضمون
شہ قیصہ بوٚزٕ ٹھ گژھان جگر خون ییان چھہ ڈرینٹھ محشرک نظارا

بہ کیاہ خدائی تہٕ لا اُدبٲلی ییمے ملک دار تیمے چھہ ہٲئی
جہنمی جنتس چھہ مٲلکت نہٕ جنتین شہ اختیارا[9].

پَرٛدی میہ گنٛزراوی ہینٛز بہ سادہٕ، ہیٚتِیس نہٕ سادس تِہ اوس وعدہ
ڈیٖکہ تہٕ دِل بیٚتھون تھۆوُت کُشادہ دِتم جنوناہ تہٕ گاٹہٕ جارا

انون یُتھی لازِہ یۆد کمیناہ مخولہ بازی چھُہ قول تِمٕی سُند
لولان چھُہ کھیاوِتھ پلاو مُتجن گمے تہٕ تراوان سِہنس بغارا

یہ سینہ وتھران چھُہ یُس بیدٕ دَن تِمے بنان چھِس وبالِ گردَن
تِمَن گۆل پوش روے زردَن یتو کھسان ارکھلکُ خمارا

ہِمَن یمَن زَن میہ وۆندیمُن رَٹتھ تِمے تہٕ وُنی کین کران میہ بیزٕ کَتھ
دِیان یُتھی چھِس نہ ہنز لیاقت، دِیان تِمتھے چھُس یمُن ستارا

تِمَن گنٛج تہٕ خزانہ چایٕنی میہ نِش نہٕ گنٛج تہٕ خزانہٕ چائنی
کران تِم عائش آرام تہٕ راحت میہ کو نہٕ بنٛتی نصیبہ ہارا

تِمَن تہٕ خونٛاہ دِلاہ زباناہ میہ تہٕ چھُہ خوٗناہ دِلاہ زباناہ
میہ کیا زِہ تھۆوُکھ دار وَنہٕ تَس میہ تے ژھٹُن اوس دِلُک غبارا

یِوان اورہ چھِہ زورہ شورہ گُذرزان کمہٕ حالہٕ محفلَن منٛز
دِیان چھُہ اِنسان بوڈے چھُہ کُتام یتو یہ آسان ژھۆتُرے نغارا

چھہ میأنی، ہیتچھن وأنی ہیچھان لَمن کیٚتھ، ہیچھان یکٕن، ہُند ہیچھان یکٕھن کیٚتھ
مےٚ نِش نٕژ ژٕے نِش تِمَو یہِ ہیتو چھُٹ تھوان تِمَہ کانٛہہ اعتبارا

کلان ریتہ کالہٕ تاپہ چھک تَن، دَزان چھکھ وندہ تیٚرٕ ہَن ہَن
شہہتھ ہیکن کیاہ، وینتھ ہیکن کس نہٕ چھک فیقاہ نہٕ غمگسارا

منگان منگان یِم مےٚ آے برٕتَل تِمَن گٕژھتھ سیٚن کرٕ مےٚ سرٕتَل
خطا یُتٕتے چھُم مےٚ کِنٛہ تو کَل مےٚ ما غرور اہ، نشاہ، خمُارا

بہِ ہتھ کھوژَن تِم یہِ ہُنٛز کمأیی یِمَن نہٕ میلان موٚزٕدورِ گدأیی
وونی ژھارہ ہن یِم پننہ بجأیی گرٕ ژھان ہُمَن کیاہ زِہ ناگورا

منگے نہٕ موٚنگمے مےٚ عأش وعشرت، شراب کباب یا شہ ناز و نعمت
مےٚ گوٚژھہ عزین تہٕ بیکس کیٚت بنَن گذارا تہٕ اختیارا

دِتکھ ژہِ توفیق برادری ہُند، محبتک لولہٕ دلبری ہُند
دِلاہ بخشنکھ دلاوری ہُند دِلس ژہِ ترأونکھ پرٕزیکھ امارا

شہ ولولہ دِکھ زِہ کأنی نیرَن بنُن یہِ ساماہ پانہ شیرَن
فیا منکرٕ یأکٹھی ژھ یأرٕی بھیرن کوہَن تہٕ بالَن تُلن غُبارا

بہ کیاہ وَنے چھےٚ خبر ژٕ پانَس دِلَس میہ کاستم سہٕ خارہ خارا
خوداہ تھوٚیا بندہ شُند یہِ خارہ شہٕ آسہِ یوٚد بوٚدٕ گونہگارا

سِتم تہٕ بیداد گمتہٕ میہ بیحد یہٕ دل چھُکہ لدجگر چھُکہ لَدٕ!
سینٹھاہ بہٕ وَنہ ہے بنُن تہٕ گدرُن وَنے تہٕ ونَس میہ چھُےٚ دارا

یوان چھہٕ از ہوشہٕ میاکْذ اولاد ژٕبتَس یوان چھُک ستم تہٕ بیداد
اَکھاہ چھُہٕ تِمٕوی مٔژرہ یہٕ آزاد خوداہ یہٕ ہاو تِمٕ پھٕند بہارا

---

۱ للتادتیہ - کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی عیسوی میں گزرا ہے۔ (گنجو)

۲ چرخ :- کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب گزرا ہے۔ (گنجو)

۳ کلہن (کلیاں) بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا۔ مشہور تاریخ یعنی "راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

۴ غنی - ملا محمد طاہر غنی (وفات ۱۶۶۸ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۵ شیخ یعقوب صرفی (وفات ۱۵۹۵ء) کشمیری تھا اور اپنے وقت کا ایک مشہور عام شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۶ بڈشاہ۔ زین العابدین بڈشاہ کشمیری ذات کا ایک مشہور عادل اور نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۷ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۱۵۸۱ تا ۱۵۸۶ء) کشمیری نژاد تھا اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ حبہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جمہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے تھے۔ (گنجو)

خاباہ، خیالاہ، وھما گماناہ

بتخانہ کعبہ دفتر کتابہ　　جنت جہنم پیم روبہ دابہ

میانہ خیالہ میانہ حسابہ

خاباہ خیالاہ، وھما گماناہ

سرمایہ داری ہنر پوختہ کاری　　زوراوارن ہندیم مزب کاری

ناپایداری بزم بازی گاری

خاباہ خیالاہ، وھما گماناہ

بختِ سکندر تختِ غضنفر　　سنیاس تپہ ریشو صوفی قلندر

زنار تسبیح مسجد نہ مندر

خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

انسان پانہ، رنگ نہ زمانہ　　تقدیر قسمت خالی ترانہ

شاہی غوہ لائی ہند کو داستاناہ

خاباہ، خیالاہ وھما گماناہ

پچھے شین نارک دولت حکومت　　　　دوہ کھاہ فریبا غائب محبت

غفلت جہالتھ وسواس و چشمہ

خاباہ خیالاہ وَہما گماناہ

یکسان وحدتھ، ایمان کامل　　　　یکسان مانان انسان کامل

عالم دُو یمی ہُند کوٗنی رس مُقابل

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہ یوٗت کال پچھے ہا غولامہ　　　　رتیوٗت کال ساری جائی کارنامہ

شاہانہ شوکت درویش جامہ

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہ کرِیہ کرِی تن یان یتیمی مُند　　　　حاران پریشان دل جان یتیمی مُند

تقدیر، تدبیر ایمان تمی مُند

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

سوٗدرس تران چھکھ جس کرزہ یارہ　　　　ییتھ جایہ واتن پچھے دارہ کارہ

تنہٖ گاٹہ جایہ کرِ ساری نظارہ

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

شوراہ کرِتھ گوکھ خالی نقارہ   دوراہ کرِتھ گوکھ سرمایہِ دارہ

بأزی گار ثأبت ژہٕ گوکھ وارہ وارہ

خاباہ خیالاہ وھما گمانہ

رنگس تہٕ مشکس مشتاق بلکل   یم پوش چھاوان پوشہٕ نول بلبل

آزاد بلبل مانان رتم گل

خاباہ خیالاہ وھما گمانہ

ینیس زمانس پینہٕ نس جہانس   [1] وچھ زندگی گن کرہ رأچھی پانس

[2] پاتالی واتن بیہٕ لامکانس

خاباہ خیالاہ وھما گمانہ

۲ مئی ۱۹۴۳ء

[1] یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا۔ شامل نظم کیا گیا۔ [2] پاتالی۔ اہلِ زمین یعنی دنیا میں رہنے والے 'خاکی' لوگ۔   (گنجو)

نظم

پوشنو لو وہ تھوٗ نِندر سے　　گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گرٔ سے
گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گر سے
گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گر سے

صُبح صادق آو چاو بَران　　گٔرِٹہِ ہِندٕ سے طِلسم لوٗران
ہلہٕ کرو نوٗرٕ چہٕ لشکر سے
گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گر سے

ژاسے تارکھ ژوٗر زن ژھپَن　　بیٚیلہِ زونکھ اور نو دہ پَن
نارٕ تیو نگل تہٕ بیٚیہِ تہمبر سے
گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گر سے

گاش دوہ ژٕ آو واش کڈ ژٕ پکھن　　بوز دردک بے پردہ سخن
کیاژہِ مران چھک زندہ مر سے
گُل خوشبوٗ سے چھاو شُلہِ گر سے

بۄڈ بہارِ تہٕ شپاز چھوان   خارٕ چانے بنچھ تنچھو چھ یوان

فند فریب ژَھل بند رےیے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

ژاے گوژل بیٹھ گُٹا فَس   ہاے کُس وَنہِ تَس غمازس

تُر چھُہ یہ دودٕ چھُ چارہ کرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

وُچھِتہٕ بیمر تَس ماچھ زولہِ   دُزہ ناوتن سُہ گنہٕ ژھلہِ

شور لاگُس بیچھ رنگہٕ رُے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

گرِ ھتہٕ بیدارِ سُل بیچھ وُنے   اُٹھ گُلس تہٕ کرہٕ سنے سگنے

ادل جوان ماگرِ ھتہ بِر یِر گرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

از چھُہ   آزاد صاٰ بنین کھتھُن   حُبِ وطنک حُباب وودھن

سوزہ دِلس کیاہ دوزہ گھرے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرے

نظم

یہ دین تہٕ مذہب زٕ دینداروٕ موٗزان غولامی نٔتہٕ گدأیی

زٕ بٔن تیتھےٚ بنٛد یُتھ شہ ماٚلکٕ پنٕنی پانہٕ وٕن گرٛھی کیاہ

نماہ چھُ تاوان غرض چھُ نوقصان ہیے زٕ دُشمن رفیق زٕیہٕ اَنِتھ

دِوان چھُہاکھ کھٮ۪نوٗن یہ خوٗن جگر زٕ وُچھتہٕ حاصل یتہٕ ہیٚی کیاہ

شہ لاشریکٕ تہٕ تسٕنٛز یہ قدرت ہمیشہ نٔنٛز دراییہ آدمس فش

اَما سبب کیاہ یہ ہٮ۪ن تہٕ کوٚنہٕ وٕنان یہ آدم چھُ آدمی کیاہ

سیاہ سفید یا پٔنُن پرٛژ پہ زٕ نادٕنےٚ چھایہ آدمیت

یہ گرٕ گیٚن تام چھُنا پچاٚ نتھ ہیکان پٔنُن کیاہ نہٕ اجنبی کیاہ

بہ یوٗدٕ وٕنے کٔس وٕنان چھہ آدم نہٕ یرٕ وٕنکھ کھارنے زٕیہ داس

کرٕکھ زٕ پانس طواف تہٕ سجدہ کتیٚن تہٕ کعبس نٔمن دیٚرس کیاہ

لٔگکھ سرٕ وراہ بٔنی زٕ یہ نوراہ پٔنُن ظہوراہ وُچھکھ زٕ یودوہیے

بنکھ یہ پونیرُ تہٕ شمع پانے دٕنکھ مرُن کیاہ تہٕ زندگی کیاہ

مہ بندہ نہی مثرا اَکس اِکس بندہ رہی وُ پچھم داریاہ خوداوند

رِیہ چھمنہ بوزُن تَگان رَتیمے لُکھ وُن خوداکیاہ نِز بندگی کیاہ

سرمایه داري

شاہی گئی لاڑی پرانا ایہ رازہ　　انصاف تہ اوہلے پوزا نمازہ
اکھ دوڑے ترسان بیا کھڑ پورہ نازہ　　ہم فتنہ ساڑی ساڑی تنا زہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

مُردن چھ ڈالان نشہ دردہ لولہ　　لولس بناوان شورہ تہ گولہ
کُفر کہ تہ دینکہ کرئی کرئی مخولہ　　مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

وُچھ لہرہ ماران خونکہ سمندر　　ترٛایان کھتہ یہ ٹھو سوندر تہ گوندر
وآران گاہ میتہ آباد بندر　　مطلب تہ مقصد ڈیو ٹھم الھذا ندر

سرمایہ داری سرمایہ داری

پیہوٹ عرشہ دولتہ تقدیر سالہ　　عالم تہ آدم کو نفس حوالہ
گے زیر ہر شر تہ لگہ شیر زالہ　　اَدہ کس چھٕ ماران یمہ برأری ژھالہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

یُس دین باوہ ہم گُنہ ژک ترانہ — سُہے دین د ایمان زانہ نہ مانہ

ہیم ساڈنی دفتر پرأنی افسانہ — بس لولہ رستہ پن لو لکو بہانہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مأرس ته گو برس دورس چھ پاوان — بأیس ته بأیس نِشہ راوہ راوان

یارس ته یارس دُشمن بناوان — اُلفت محبت بلکل ته ژھاوان

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

شاہ بأز لأگتھ سو درہ یارسے — ماران بُلبُل دیدہ ته مارسے

دیندار لأگتھ سو درہ یارسے — پرانان مولوی اَلهہ لولہ وارسے

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

انکار کُرمُت دینس ته دھرمس — کر ور چشمہ چھ محتاج سو ژمس

پژھ بأگراوان کفرس ادھرمس — پوز لول ته اُدِتھ چاوان پُرمس

سرمایہ دأری سرمایہ دأری[۱]

---

۱ ایک مسودے میں مقطع جس یوں لکھا گیا ہے ؎

مہجور اُسنہ آزاد اُسنہ — شاگرد اُسنہ اُستاد اُسنہ

مخمور وطن کی دلشاد آئے بسنے　　سرمایہ داری برباد آئے بسنے

سرمایہ داری سرمایہ داری

●

اس مقطع میں مہجور اور آزاد کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزاد نے کچھ دیر کے لئے مہجور کو استاد تسلیم کر کے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔ (گنجو)

"نغمہٕ بیدأری"

غرض غوٗلأمی تہٕ افسری ہُند　　بہانہٕ کُنٕرُک برادری ہُند
سبق تہٕ سامانہٕ کافری ہُند　　ترانہٕ دینُک تہٕ رہبری ہُند

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

برادری رٔٹۍ مَشیدٕ منٛدَر　　سِتمگری رٔٹۍ قلم تہٕ دفتَر
زہر وٕنِدِس منٛز زبان شکر　　گلاب اَتھَن کیٛتھ تہٕ نٲلۍ خنجر

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

زیوٗسے وَنان زندگی محبت　　وۄہنِدِس اندر بندگی تہٕ وحشت
نماز پُوزادرِشتھ عبادَت　　جہنمُک ڈر اُمیدِ جنّت!

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

ڈیکس ییندر تہٕ نِشانہٕ تیجِ دُک — دِلَن اندر سِحر سامری چھُک
یِہ مَس مٔو دُرکُس اکھاہ نہٕ چھوٗکھ — شہ کُس نہ بیدار یُس نہٕ سوٗک

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رٕہزنی چھا یہ رٕہبری چھا

چھُے پوٗز کڈان نوٚن اَپُز دَباوان — یہ پوٗز وَنُن کیازہ مارہ ناوان
رُکنان وہشکہ تہٕ کِتھ چھُ ہاوان — گُنہیر تہٕ یکسان راوہٕ راوان

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رٕہزنی چھا یہ رٕہبری چھا

دِوان کنڈ ین سگ بہتھ گُلن منٛز — وُنان یکسان دُوی دِلَن منٛز
غرض عداوتھ محبتکُے سٕتٕھ منٛز — دُ لِبھتھ لِباساہ تھوان تھوٗرُے کرٕ منٛز

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رٕہزنی چھا یہ رٕہبری چھا

وَنان دِیدس خیالِ باطِل — دِیان شیندس یقینِ کامِل
خیال مقصود خوابُ مُشکِل — خیال باطِل تہٕ خواب باطِل

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتُک رنگ دِوان حُبابَس ‌ ‌ ‌ مُشک مُلّان کاغذی گوٗلابَس
کران بدنام انقلابَس ‌ ‌ ‌ ہاوان تھُوٗن پَردہ آفتابَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُہ سُور مُلی مُلی چھِوان نُورَس ‌ ‌ ‌ فریب غائبُک دِوان حضُورَس
خودی وَنان نخوتَس غرورَس ‌ ‌ ‌ تھکان فرعون کوہِ طُورَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

لہ یہ دو بند نہ جانے کس وجہ سے آزادؔ نے اخبار میں شایع شدہ نظم میں شامِل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)

انقلاب

پیامِ انقلاب

سوال

کتھ چھِ وَنان انقلاب کیاہ چھُ وَنان انقلاب

جواب

پَردہِ تھوِتھ صوُرتھاہ اُسے کتھاہ در حجاب
کیاہ چھِ وَنان کیاہ کَران کیاہ چھِ عمل کیاہ کتاب

کتھ چھِ وَنان کُفر و دین کیاہ چھُ گوناہ کیاہ ثواب
یِی چھُ وَنان اِنقلاب اَتھ چھِ وَنان اِنقلاب

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی، دین؟ یتھ زندگی
زِندہ رُگیے زانہِ دوَن زانِتھ کرِیاہ بندگی

عاب تہٕ شرمندگی بندگی ہُند عذاب
یِی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھِ وَنان اِنقلاب

بَروٗنٹھ بِہِتھ زندگی، پردٕ ژٔٹتھ دمبدم
شانِ خُدائی تہٕ یوٚد پردہ بنی بَرمہٕ غم

پھیرمہٕ پوٚت تُل قدم نیرٕ ژٔٹتھ یِم حجاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان اِنقلاب

کانہہ چھُ امیر کانہہ غریب کُس چھُ وَنان کٔرِ یہِ مون
کیاہ چھُ ازل کیاہ نصیب کتھ چھِ وَنان کرمہٕ لون

سانہِ دُہر قِصّہ تہٕ وٕن محض خیال چین خاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان انقلاب

ہِند، عرب، روم، چین فِتنہ گرن ہٮ۪ند نِفاق
دِین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول گٔنیر اِتفاق

زان دُوی بوٚڈ گوناہ، مان گُنیر بوٚڈ ثواب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان اِنقلاب

دٔرم تہٕ اِسلام چون عرش بیٚیہ لامکان
کعبہ تہٕ بُتخانہ میون بندٕ گٔے ہٮ۪ندکہ دُوکان

نٔوۍ چھُ بناوُن ضرور، پٔرُون ییٚلہِ گوٚ خراب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھۍ چھِ وَنان انقلاب

غاٲب دِوان چھےٚ فریب ادرمہ کر جُستجو
چھُکھ ژٕ ہزار داستان باغ و بہار روبرو
پھیرِ یِمَن شٲہین راتھ مہ گل بےحساب
یِی چھُ وَنان انقلاب، اُتھۍ چھِ وَنان انقلاب

ہاے کُنہِ مناےِ کوٚر پراٚنۍ موٚدرۍ فلسفَن
زندہ مَرے مرد بیٚہتھ مہ رٕدِ وٕلِتھ زَن کفن
یوٚد نہٕ لبَن زندگی دفنٕ کرِکھ چھےٚ ثواب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھۍ چھِ وَنان انقلاب

ناو ژٕ یہِ انسان چھےٚ ہیٚنوند تہٕ مُسلمان کِیاہ
ہیٚنوند تہٕ مُسلمان یوٚد ناو ژٕ یہِ انسان کِیاہ
زندٕ رٕ بنِتھ زندگی کیا زِہ تھٲوِتھ درعذاب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھۍ چھِ وَنان انقلاب

عشق کران اضطراب حُسنہٕ بہار چھاوِ ہے

حُسن گلان در عذاب جلوہٕ پننؠ ہاوِ ہے

عشق تہٕ گومُت خراب حُسن تہٕ گومُت خراب

یِی چھُ وُنان انقلاب اُتھی چھ وُنان اِنقلاب

لولہٕ بہارس گومُت ہردہٕ کھسہِ تیٚ زرد رُے

حُسنہٕ خمارس وُچھِم غائب گومُت آبرو

اہلِ دِلن ہُند یہ خوٗن سنگ دِلن ہُند شراب

یِی چھُ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

نارِ جہنم تہٕ سعہ رگہٕ روزِ قیامت حساب

چھانہِ دماغکی خیال چانہٕ دِلکی یِم حُباب

وہم پننؠ پانسی چھُے نہ تھوان آب و تاب

یِی چھُ وُنان انقلاب اُتھی چھ وُنان انقلاب

زندہ گیٚن گندہٕ نے دزاسے کنہِ زانہٕ وِنی

شان پنیٚن زانہ وِنی پان پننؠ مانہ وِنی

راج پنُن گوٚ کرِتھ خواجہٕ عالی جناب

بِی چھُہ وَنان انقلاب اُتھی چھِہ وَنان انقلاب

انقلاب

نو بہارکی راز یارن بادِ پانے اِنقلاب
انقلابُک باغ ییلہِ پھولراوِ پانے اِنقلاب

ہوشہِ ین بے ہوش بُلبُل جوش مارن پوشہِ باغ
بے دماغن بے دِلن سنبھلاوہ پانے اِنقلاب

کیاہ غرض پتھ کُن وُچھن والین کرِ زاری تہٕ زور
دُنیہس برونہہ کُن وُچھن ہیچھہِ ناوِ پانے انقلاب

گنڈی چھکان میانین وَتن پُس کورِ تس بوزن تگان
تس تہٕ ماہمنی وَتن پکناوِ پانے انقلاب

لال جُری تن یوِنہٕ لاگی تن مالہِ پھیری تن عالِماہ
نیاے ساری سیتھ سینتر انزراوہ پانے انقلاب

پوشہِ گُل گُنبر کری چھہِ دُدمُتھ نیَد دونی منہہ تاوِ سیتھ
اُلغنک بارانِ رحمت تراوہ پانے انقلاب

وُنِھ مِیانیو آلوٚ سٕتۍ نٔندرِ کینہہ کینہہ نوجوان
اَز یِگاہ اَرزٕ تِمَن وُزٕ ناوِ پانَے انقلاب

مِیانِہ سازٕک آسِہ تَس یوٚدوے ضرورت چھُس تیار
انقلأبی محفلن گرماوِ پانَے انقلاب

موختہٕ ہارس لولِہ کِس منز آسہ کینہہ کینہہ فوط پھٔلی
ژاٹی ژاٹی یِیم موختہٕ پھٔلی سعبراوِ پانَے انقلاب

آگرٕ اکِہ طرفہ دَرِی یاوس تہٕ سأبلابس ژھہ پأری
ظُلمہ کین بالَن دَوہَن ویہ راوِ پانَے اِنقلاب

رٔشکہ سٕتۍ کینہہ سینہٕ دَدی رِتہ عشقہ سٕتۍ کینہہ دِل زان
شوٗبہِ یَس یِتھ پأٹھ تَس شینہلاوِ پانَے انقلاب

کُتھ وَنان سوزِ دِل وجان کُتھ وَنان سوزِ بدَن
لولہ رُسی تِمن سوزہ والین ہاوِ پانَے اِنقلاب

غم تہٕ آزادس چھُ کینژھاہ دِل تہٕ کینژھاہ چھُس زبان
زندہ آسِہ تَس تہٕ چھوکھ بلراوِ پانَے انقلاب



انقلاب و انقلاب و انقلاب

زندگی کیاہ ؟ انقلابن ہشر کتاب — انقلاب و انقلاب و انقلاب

انقلابو یاٚدِ کرکٕر مذہب تہٕ دین — انقلابو کوس شک ہو وُکھ یقین

انقلابک معنہٕ گُستاخی معاف — پچھے نہٕ باوان کانہہ تہٕ زِہر صاف صاف

زندگی ہُند اصل معنی اِضطراب — اضطرابک معنہٕ مطلب انقلاب

گاٹہہ جارُن ختم کرٕ پیغمبری — روز باقی شاعری سوداگری

اُسی پُن پننس یقینس پیٹھ فدا — رُستم و دستان یا شیرِ خدا

وحدتِ حق اوس کُنہ مُک ابتدا — وحدتِ انسان کُنہ مُک انتہا

باغوانس شوٗبہ تھاوُن عقل و ہوش — ابرِ نیسانس پیٹھ کَنڈی تھو چھہ پوش

مَوَلن یاوُن گالُن ماشترِ نم — سُنبلن ماتم ، بنفشن کارِ خم

نو بہارُن وحدتک پیٹھ دِیُت ظہور — داٚدی ماتم شادی غم ، کُمرُ سُند قصور

وُچھ خوداٚیی یاٚد گیہٕ کانٛتیاہ خودائے — آفتابکی نورِ رنی کرٕ یاٚدِ زٕ ھالے

ہوش کرو ہمن گمانن تھاو گوش — گُل زٕ ٹھٕ نیران اَندرٕ اَندری زیٛچ جوش

بُرو شُتہ کُن پکھ دردہ باغنَ برَ مُزار — پچھگے بنے مرش پردہ ہش پنی نظر

بے غرض دیندارہ تُنند مقصد چھُ پاک — بے غرض انسانہ تُنند مطلب چھُ پاک

بے غرض دیندارہ تُنند ایمان خودا — بے غرض انسان انسانئ فدا

ییتیمو بہارَن شیین تر آدِیتہ ڈوہڑ ترُو — پوشرہ باغنی زانہ تیمو گس داغ تھوُد

اکھ تۂ مارہس، بیا کہ مارہس دارہ خُوّن — ژھاولس تیرس ہاہئے ہیچ رامہ ہُوّن

خُونِ مردم تھوُو قو نُونَ حلال — رَاتہ حیوان یادرسہھَن کم ذالتہ شال

بندگی ساوان مو ترچہ نیتندر سے — زندہ دِل عاشق چھ گاگا متو باثرے

وائے مجبوری، غوہ لائمی، بندگی — بیقراری، بے کسی، شرمندگی

دل پریشان، عقل حائران دُو خراب — بندہ گی متر زندہ روزن بُوڈ عذاب

پَردہ ژاٹھ دِلکین حُبابَن تُل نقاب

انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب

۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء

انقلاب اَن انقلاب

بندہ گیے راوہ روو زندگیے ہُند حساب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندگیے نِرش گوہ ناہ بندگیے ہُند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دین پنّن زندگی دھرم پنّن زندگی

زِندہ زُوَن مُرنہ بُرونُٹھ موت انان بندگی

گژھ مہ پریشان دماغ کرمہ پنُن دل خراب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اُن انقلاب

غور کر اے نوجوان بور پنُن چھُے گوہ بان

دورِ زمان پچھے ہیوان سخت گُذُرا امتحان

نِندرہِ تُلُن وٗالی جائی پانہٕ گمیتو مستِ خاب

اِنقلاب اَن انقلاب انقلاب اُن انقلاب

پُژون گوشت چھا نوان رنگہٕ تہٕ مُلہٕ مایہ سےٚعتھ
دردہ چمن چھا پھولان ہردو چہ گگرا پہ سےٚعتھ
تازِ کریاہ یاونس غازہ او گُلت یا خضاب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

قِصہٕ تہٕ افسانہ پرأنی پنجرہ تہٕ زولانہ سأنی
زہرہ بنہٕ بتھ شہمار دزِ ینٹھ یوان نندہٕ بأنی
پوشہ بترین کیاہ بکار سازہ گرِ ہُند طناب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سوزِ جگر مارِ جوش سازِ دِلن ہندی وُزَن
دردہ نیَن پھیرِ ہوش پردہ فریبکہ دُزن
پردہ ژٹان برونٹھ پچھ تراو قدم تُل حجاب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سجدہٕ کمن جھک کران خوفہ کہندِ جھک مران
لول چھِ جھک بأگران ترانڈہ کنین سعن جران

آسہٕ تہٕنٛد خوٗن سۅ رخ چھےٚ ژٕہ رگَن منٛز یہِ آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

یان پنٕنۍ پرزٕ ناو چھاو پنٕنۍ لولہٕ باغ

داغِ غمہ لاٗمی مِٹاو ناو پنٕنۍ دل دماغ

چاٗنۍ خیالن سبناٗوی خواجہ، امیر، بڈٕی نواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقِلاب

صبر کران ژاٗلی ژاٗلی زیادٕہ ستم کرنہٕ آو

خوٗن جِگر ہاٗری ہاٗری پیالہ دِلک بَرنہٕ آو

زہر سپنہٕ زندگی رود نہٕ وۅنۍ آب و تاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

کیاہ چھہ کران کیاہ وَنان اہلِ وطن دیندار

وُچھتہ اَچھو کیاہ بَنان کرِنٛوٕ ظٕ ستم لوٗٹ مار

باٗی بندِس جِگرس باٗی کرِنۍ ہیتی کباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

ژیشہِ کنے خوٗن چۄن عائشہِ متیٚن چھا رَوا
مارہ گرٕژھن بے گوناہ عارہٕ کتیٚن چھا روا
ڈرمہ پیٚچھین مذہبَن دُورہٕ بہہتھ کر جواب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورسیار - ۲۸ ساون سنہ ۲۰۰۲

ؔ غیر کشمیری حکمران اور صاحب اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظام حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

سوز و ساز

سون

افسانہ دردو سوزک بوز میانہٕ دوستدارٕ   دادٕ پو دۄہ کھۄمیہ بدنس کۄرمُت چھُہ پارٕ پارٕ

بییلہٕ تن ژٕرم بلاین دادن غمن تہٕ نشاین   ادہ شۄبہٕ دارجاین دوتس بہ وارٕ وارٕ

گۄشن اندر حسینن پیٹھ شیرٕ نازنینن   ٹِکہ اَسہٕ وٕمن جبینن خۄشبوٕ ہنگن ٹۄمارن

میۄنے چھُم لۄب راجن بخنا ورن تہٕ خاجن   شۄب میانہٕ سیتی تاجن پٕریٹھ ٹلکہٕ پٕٹہٕ شہارٕ

سامانہٕ چھُس خزانن، دولت گرن، دُکانن   ہیم قدر میانی زانن روزن ہمیشہ وارٕ

زِنشہٕ ننگ دل کمینن ہۄیٹھُس بہٕ تل زمینس   نو دولتس نِوینس تھودُم دِلس میہ خارٕ

کھوتہٕ منز رۄ چھُس بہٕ کانہٕ چھُو کرُس تہٕ ٹۄطفانو   زورُس حسابٕ دانو کۄرُس بہ تھاجہ نارٕ

اَزٕلن کرُم عنایت، نرمی، شرف لطافت   گالان توٕے میہ اوٕنہ زالان چھُم نگارٕ

نیرِتھ ٹۄہ کونہٕ نارہٕ، منزٕ بوٕ، چھیہ کوٕ ازاد   کھورُس بہ پوٕختہ کارو ٹِکہ لہ پیٹھ دُبارٕ

بییلہٕ زوٗل میانی یانہٕ ادہٕ مۄل دِتُم جہانن   سمسارٕ کین دُکانن میۄنے چھُلان گُذارٕ

گنیر کِہ شہر بساوُم آبِ حیات چاوِم   دلہ ویرٕ زہر کھیاوُم دوٕ گنیار کے شرارٕ

چنگیز خان سکندرٕ شیرِ ژیان سہٕ ہٹلر   ڈٕلی ہوشہٕ کیتی گندر گۄ میانہٕ خارٕ خارٕ

دولت وُتن چھکان ژھکِ میانۍ نۆکھ ٹھیوکان ژھک   انسانیت لٔگبان ژھک بیکار نابکارہ

۱ برہ رکھہ زٔہ محنتکۍ دم ہیمہ ہے پرن ہر دم   ونہ ہے قبول کرتم کرٕہ ہے بہ زارہ پارہ

چھس قوہ درتن بہ جوٗر رچانے خیالہ زٔینی رکیٖت مُت   افسوس ژھکھ زٔہ دودٕ بے عارہ میانہ نارہ مُت

ترتل تہ سو ہن بہانا زٔینی کیٖت ژھہ امتحانٕہ   انسانہ ژھکھ زٔہ دانا بس عاقلس اشارہ

آزاد چون غم خار تھو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ ہینے زٔہ درکار ییم نوکتہ پوختہ کارہ

●   سورسیار - ۱۳-۱۴ ساون ۲۰۰۴

[illegible]

مِیأنی سلام نِکھنا

کیٚشاہ کرِہ لولہٕ نارَس   دِلہٕ کرِس غمَس تہٕ خارَس
گُل خندہٕ گُلعذارَس   گُل روے دِل قرارَس
ہا صُبحہٕ کے ہَوا وو
مِیأنی سلام نِکھنا

یہَتھ وارِہ بیٚیہٕ ہَرِ یتھ پوشَس   گے پوشنوٗل خاموشَس
سُنبل، بنفشہ، سبزپوشَس   گے جایہٕ جایہٕ بے ہوشَس
یِم ترٛیشہٕ ہَتو چھہ پرٛاران   بے اختیار تھاران
کستوٗر، جَل تہٕ بُلبُل   ہاران چھہ خوٗن رِبلکُل
ہوٚکھ آب دَردِہ جو یَن   پھُٹرِ پیالہٕ لالہ روین
ژَلہٕ تاو لالہ زارن   لگہٕ چاو جانوارن
ییٚیہٕ شوٗب پوشہٕ باغن   گرٛیَتھ فرٛحتھاہ دماغن
کیٚشاہ دوٗری نوبہارَس

مِیائِنی سلام رَکھنا

عاشق چھہ اَھسرِہ نیہمتو   خاکَس اَندر رَسلے ہتو
دِل چھکھ وُدائسی گاٹہتو   فِکرن اندر بوہڈسے ہتو
بے وایہ شیر مَردن   زولانہ سگےَ بہ گردن
نگو زالِہ والِہ واشئے   ماران سپہَن چھہ لاشئے
تدبیرِہ وائلی کران سنز   تقدیرِہ چھے رَبے منز
وِنی وِنی وَنان وَنوکَس   وَدی وَدی وَدان نِصیبس
نگو خام کار پامَن   شہرَن اندر تِہ گامَن
تَس دَردِہ پوختہ کارَس

مِیائِنی سلام رَکھنا

غمہِ کی تراشہ پُرَی پُرَی   دِل لٹاکھ وارِہ مُری مُری
چھکھ جودگار ژُرِی ژُری   پیشالِہ اَنان بُری بُری
کم دِل ہُشار چاوِکھ   بیدار نِندرِہ پاٹ وِکھ
مُژِہ راوِنا سشکرَ لب   ژلِہ ہا یِہ ہوسکِے تب

حیسہ پھیرِ رَہن مَتے مِتھ ہوشہ پہن سعہ تے مِتھ
ژِلہ شاف لولہ شیرن ماران ژھالِہ نیرَن
ہُشیار نامدارس
مِیانِی سلام ِنکھنا

ہَرِکِ ہیتھی گومُت پہ سہلاب سوزِ جگر چھُ نایاب
گردِش کران پہ گرداب بے تاب دِل چھُ درخاب
کیاہ سنہِ لکُ دیتھ شاف ژاوِتھ چھ موتنی ڈاف
ِچھکھہ نالی وَہمہ ِکی زوال خوفکی ہَرف وُلِتھ نال
لولَس کران بدنام بونہِن منگان ِچھ بادام
گوَت لولہ ولولہ گے ِتم غم ِکمَن دِلَن پیے
تَس لولہ غم گُسارس
مِیائی سلام ِنکھنا

زُو جان وَندس بہ پادَن کُن ِتھاوِہ ناسہ نادن
مُژِتھ پہ سینہ ہاوَس ِیم غم تہ دادی باوس

دیوِ نیرِ نَمَ دِلکی شَر   اَز نَے سُہ داتِہ اَدِ کر
گومُت سیٹھاہ چھُم بیداد   ادِ کر سُہ بوزِ فری یاد
بے چارِ دردمَندَن   سنگ دِل چھ مالِ گندَن
بے رحم سائنی پرزَن   سامِن دِلَن تہٕ جگرَن
ہیتھ چنگ وَنے رباب   بُوزی بُوذی کران کباب
پرِ مانہٕ یوُت فراموش   شُرِ مانہٕ یوُت خاموش

غم خار دوس دارس

مِیانی سلام رکھنا

کیاہ کرہ لولہ زِر چھُم   سوزِ برِتھ جِگر چھُم
گوتاہ ونس پنُن حال   یِیتھِ حالہ گوم یِرش کال
دردِچ تہٕ نالہ زاری   کینہہ چھم نہ اختیاری
زاری تہٕ میانی خاری   دوہ کھ دادی تہٕ ضرب کاری
دِلدار ہیُون بوزِیا   بُوزِتھ دوا تہٕ سوزِیا
آزاد خستہ گومُت   چھُے در عذاب پیومُت

پھیراں چھُ کتہ شہار سُں　　پتھد لولہ تاجدار سُں

ہا صُبحکے　　ہوا وو

میائی سلام نکھنا[1]



---

[1] نظم شاعر کی نظرِثانی سے محروم رہ گئی ہے۔　　(گنجو)

میوٚن یاوُن

سُلہِ پھوٚل یاوُن میون گلہ ڈُرٲہ   سَن دِلہٕ گوٚم سٕنز ژُوراہ اوس
اَتھہٕ چھِس مُوران بال مستوٗراہ

بوٗل بوش کرہٕ وُن لولہٕ کستوٗراہ   بُلبُل باسے کران آو
روشہٕ روشہٕ پوشَن گوٚ ٹُلِتھ وُیوراہ

یاوُن میون اوس ببرے ڈوراہ   ڈوبِھ کھوٚتہٕ کرِ یُوڈ پیوس ہَردُن واو
یاد پێیلہٕ چھم پیان چھُم گژھان سُوراہ

یاوُن میون اوس نارہ تندوٗراہ   نارہٕ دُزہٕ مَلہٕ سِنے خارہٕ بھاوان
جوش پێیلہٕ سوریوس ہتھ مُوژیو سوراہ

یاوُن میون اوس لولہ بۄمبوٗراہ   حالہٕ اَکہٕ پُھمُن ڈالہٕ ماران
یشمبرزلہٕ رنی ہُند اَنٛدرِ ژوراہ

یاوُن میون اوس سۄنہٕ کنہٕ ڈوراہ   نازنین بانَس گرٲیہٕ ماران
دمہٕ دمہٕ تارہٕ کوزمَس وادہٕ گوٗرہٕ گوٗراہ

یاڈُن مِیدِن اوسس آو لپز گیوڑاہ   کم کم دلہ دِیر ولہ نے آس
تَتہِ آزادس تہِ رُود کُھورہ کھوراہ

•

عید

دیدارِ پننِس یارہ سُند بے تاب یارن عید   سازاہ مُبر و داد شادیانہ روزہ دارن عید
باوان کم کم راز پوشکِ دلِ ہشارن عید   کم نو کتہ دردِ کو بوزہ ناوان خستہ کارن عید

ژاوان ژٕٹھِ پردہ، ہاوان شانِ خدائی
یعنی چھہ بنان ہندگی بیچارہ گدائی

ژاران اکس رنگہ رنگہ نعمژ تہٕ ضیافژ   گرند چھس یوان کیژہ کھینہ روزن کمژ
غمگین بہتھ بیاکھ چھہ بیچارہ کران سرژ   روشان خدا ایس تہٕ چھہ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہٹہ ڈکر
اکھ ترِیش ژھاران بیاکھ چھہ ژاران دعوس گنڈکر

ٹھدِ پایہ وزان جایہ اکس میوٹھ مودر سوز   تمہِ ژھایہ بنیس جایہ گریزان آہِ جہان سوز
دُچھ وارہ وُچھن والِہ یہ نظارہ دماہ روز   پامال گاہ مژہ زندگی ہند ساز کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمَن زیر و بمن منز
کم نوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

اکھ دژاد مُلِتھ مُشک وُلِتھ ناسن اطلاس   چھس عید ژلیس داغ پھٔلِتھ باغ دِلک آس
ژھایَن تہٕ گژاین چندہ چھوٚنی ہمسا وُچھنہٕ دراس   اَکھ نوٗرہ ڈٲکس پوٗرہ مُلِتھ چھُس پتہٕ غمک ساس

بے وایہ بے پروایہ یہ کیٛاہ چایٚ خداے
پُرژی پاٹھو بے کس بندگی بیچارہ گداے

چھُس بندہ بہ شرمندہ مُنے کیٛاہ ژہٕ خداوند   ڈُٹھیوکھ تمَن سنگدلن یم چھ غرضمند
چھُکھ دِبن تہٕ ایمان یِہنٛد دیار ستم فند   یم سینہ بران کینہ وُنی وُنی چین عرب ہند

گُنہس چھ وَنان کُفر تہٕ کینس چھ وَنان دین
مِلہ وان مے معرفتس بنگہ تہٕ آرفین

زینان تہٕ کماوان چھُ یُس دوٗرہ تہٕ ترسان   للہ وان چھُ کم ضرب جگر زانہٕ تہٕ ٹھاپن
بیا کھاہ چھُ بہتھ شاد نہ زینان نہ کماوان   بے کارس دل جمع، جکھن دل پریشان

سہ فاقہ مران یُس چھُ ہرات خوٗن رُموٗ کنی
کُس خوٗن جگرک خوٗن اُچھو کنی تہٕ نمو کنی

کیٛاہ عید تمَن نیٚزہ تہٕ اہر یزہ یمَن آے   صد پارہ جگر پارہ کرِتھ وارہ یمن دژاے
یم زندہ مرے فاقہ پھرے نالہٕ دوان آے   کینہہ آو رنین واتی تہٕ کینہہ اندر ازاے

ژادان گُلن آرہ وَلن ہاے غریبی
گاشُس چھِ کران گنہٕ تاپس ژھاے غریبی

ییمہٕ شادٕ ییم شادیانہٕ وُچھتھ کیٚنژ گژھان شاد گٔی غم غوصہ ژلان وارٕ بلان دادٕ لدن دادی
بے دردہ یہٕ چون پردہ چھِ الحق ژھایہٕ عکس لاگی ییم رنگ چھِ نیرنگ طلسمات ابرٕ جادی

تُل پردٕ نظر ژاد وُچھکھ بشاکھ جہاناہ
زانکھ ژٕ یہٕ شادیانہ چھُ وہمانٕ گمُاناہ

آزادٕ ژٕ غم ژاد چھِ از عید جہانس ورتاوٕ بنُن شوق بہتھ لولہ دُکانس
توشان چھِ مدہوش گمتو رخت شہانس دوہ تارٕ بنیہ توٗشتَن زگس نز زمانس

پھیرہٕ نیرَن شیرٕ ژیان دردہ نیَن منز
پرژھہ لاوِی ہاپھتہ شال بتیہن ژودرہ کھیَن منز

لگہ پوشہ دنُن پوشہ گلین تازٕ بھلیہ جوبش پوشتوٗل بولن ہوشہٕ ین بیہوش تہٕ مدہوش
بنہٕ شادی گژھن دادی تہٕ غم غوصہ فراموش سوے عید چھُے دِشہ ہار سُے نوروز تہٕ تھتھ توش

نُوزا چھُ کُنر لولہ تہٕ انصاف نمازہ
نیتہٕ کلمہ زکواۃ روزٕ تے حج بوز طنازہ

(۱۲ دسمبر ۱۹۴۳ء)

انجامِ ہوس

خوشبوے گُلاہ ڈیوٹھم خاموش بینہٕ شاپے
روپوش دِلک سُن ژوُر پوشن تہٕ کنڈبن ژھاے

مُشتاق چمن تس کُن مُشتاق سُہ پأنی پانس
ماران تہٕ ہندیاوُن ماران سُہ بیلہٕ گژھاے

للہٕ دان ہترٲہ تیتھہٕ پأٹھۍ تسٲ سو لیے اندر
یتھہٕ پأٹھۍ زہٕ موہُمُس ہوہو چھ کران داے

چھاوان پنُن لو کچار بقاوان بیَن لادن
تس پایہ بڈِس بجر پوٗر ؤنہٕ سود تہٕ سر ماے

نظارہٕ کرِتھ مُشکھاہ ہیُو تمس تہٕ گیم شاد کر
گو سنگ دِلس میأنس تأثیر خبر کیاے

کس ہأرِ سندِس پوشس آرام کنڈبن اندر
کیتھہٕ پأٹھۍ دِل آزارن تراوان پنُن سایے

بے کینہ دِلک پُر نوٗر آیئنہ مقابل ہیتھ
للہٕ ناوِہ زہٕ منز سینس ہمہ گژھا بہٕ تہٕ یمہٕ ژھاے

یُتھ پوشِ ہنگس ہتوُ زین لالہ تہٕ میژھا بریس
وندس میہ گنان اُسم گرہٕ تارہٕ ہیتھا راے

تعف ہیرِ میہ کرِ نی لنجہ کنڈی خستہ گوژم پنجہ
دوٗ پنم میہ کہ اے نادان کمہ گژھا یہ دوٗ لگہ ماے

یُس یار دیہ ہن تارن یارانہ کرِتھ راوان
کرشوبہٕ کرُن تس یتھ اوقات پنُن مناے

زن خاب وُچھان اوُس بیدار یہ بوزِتھ گوس
گمہ کامُم رُتن جأری رُو تہٕ ژ دو میہ تمہ جاے

مسوٗل تہٕ یتمبرزل اُسو لب خندہ کران یعنی
افسوس نظر بازن سعہ رمہ چھہ دنان ماے

دُشمن

ہُرُد بہارس تہٕ ماگھہ ہارس ہمیشہ نارس چھُہ آب دُشمن — شریفٔ اَسِز رذیل اَسِز چھُہ دُشمنس کُنیتھ عذابِ دُشمن

بُدُ دُشمنی دُشمنَس چھِہ ماران تہٕ دوستی دوستس چھِہ تاران — زمانہ وقتَس وُچھان تہٕ بزاران گژھان بالہ نے خرابِ دُشمن

گُنُہ چھُہ دفتر کُنہ فسانہ مگر وُچھِتھ گردِشِ زمانہ — بنان اسمانچین کتابَن چھِہ آسمانی کتابِ دُشمن

گژھِ پیتہٕ گاش زُھوہ چھُہ دِوان چھِہ راتہٕ اُنزر دمہٕ پیوان — چھِہ راتہٕ موٗغلَس پنُن نحوست دِوان چھُہ آفتابِ دُشمن

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خوداہ، خودایی ازل تہٕ قسمت — نقاب کٲژنیاہ حقیقتَس پیٹھ تھوان ییم انقلابِ دُشمن

گران پنجرہ تہٕ گران بہانہ تھوان پری پری چھِہ جلیٖنا — ہوا چھِہ نارُس گران پانہٕ دزان ییم سحابِ دُشمن

ہیتی چھِم کتابَن تہٕ دفترَن منز وُچھِم شیدَن تہٕ مندرَن منز — چھِہ دوستی ہُند لباس لاگِتھ کران جگرَن کبابِ دُشمن

غریبہ سنز دُشمنی رذالت امیرہ سنز دُشمنی شرافت — غریب مجرم خراب دُشمن امیر عالی جنابِ دُشمن

غریبہ سُند پوز وَنُن بغاوت امیرِ منصف کران عدالت
شرتے چھِہ تِمنی کران حمایت دِہان یِمَس نِش جوابِ دُشمن

۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء

بے درد نظر ژاوان حُسنس چھُ کران پردہ
بے پردہ حسینن ہُند چکہ چاو تہٕ مُلہٕ ماسے

۱۰ر جون ۱۹۴۵ء

"فریبِ نظر" کے عنوان سے یہ نظم شایع ہو چکی ہے۔ (گنجو)

یاوُن تہٕ بُجر

گُلالہٕ وارہ ہُند یاوُن، بُجر سوسن مزارن ہُند

وچھوان یاوُن کنڈٕن پوش، بُجر پوشن تہٕ خارن ہُند

چھُ یاوُن شرارِ نچہ گرمی پھُلے ہر چیز ہوا سوتِک بُجر کیاہ تیر ماگی سوٗر باغن تہٕ نارن ہُند

چھُ یاوُن ولولہٕ سوزاہ ژھٹان بے تاب سوزک جوش بُجر آہ تہٕ فغان یعنی صداہ شودہ تارن ہُند

چھُ یاوُن ناروٗلک، سوز دردک جوش امارک بُجر سوداہ چھُ تمہ نارک تمن شعلن نگارن ہُند

چھُ یاوُن رائے بے پروائے ژھٕنہ ماران سمارس بُجر کمزور بُزدل تختہ مشقاہ زورہ وارن ہُند

منوشاہ پوشہ موت یاوُن چھُ توشان تازہ گلزارن بُجر داغاہ تہٕ افسوساہ برہ گمتین بہارن ہُند

چھُ یاوُن زندگی ہُند باغ چھاوُن عاشقن (رندن) بُجر کیاہ؟ بسِر تمیُک نشہٕ دُور غاراہ دیدارن ہُند

چھُ یاوُن تازہ خوناہ زندگی ہشرن رگن اندر بُجر اندری دوہ دُر تقدیرہ زالین ہلکارن ہُند

چھُ سوٗدرک آدہ لُن یاوُن تہ تس بچہ گمتہ کرانس بُجر گرداہ غباراہ ہو گمتین نالن تہٕ آرن ہُند

چھُ یاوُن چاوجولانی بُجر حسرت پشیمانی بُجر مجبورین ہُند بندہ یاوُن اختیارن ہُند

توٗ[1] آزادِ بنٕ لوکس کران سارِی خریداری چھہ از یاوُن مزدورن ہُند بُجر سرمایہ دارن ہُند

---

[1] ایکِ مسودے میں یہ مصرعہ یوں درج ہے " یمن پوشن تہ باغن توشہ ناسہ میون یاون رائے

موٗزورو !

سرمایہ دارس مار موکھار بارہٕ موٗزورو
ژٕ پتھ کأنہٕ پننےٚ پان تارہٕ تہٕ مارہٕ موٗزورو

شاہانہ رختن چھُو پننہِ جران خوٗن جگر چون
چأنی تال دُزہِتھ تاپہٕ عرقہٕ ننہٕ وارہٕ موٗزورو

ہا کینہ رستیو چھےٚ ژےٚ زخمن دارہٕ پکان خوٗن
بتھِ سینہ دأرِتھ چھکھ ژٕ اَلحقہ تلوارہٕ موٗزورو

چھُکھ شانہ بڈیو انقلابُک تیز طوفانا
دیوار لٹاسان نیرِو یتھ گنڈی وارہٕ موٗزورو

غأرت ژٕ کرکھ باج سوزی لامکانکہ راج
دامن ژٕ کُن محتاج ہندی پأٹھی دارہٕ موٗزورو

یتھ زیادہ لاگکھ زم روزکھ سادہ گین منز
تیتھ زیادہ پکُن چھےٚ دوہے بیگارہٕ موٗزورو

چھکھ انقلابچ اکھ کتاباہ اَتھرہِ کیتین منز
چھی تازہ ورقن منز گنڈان ژھیپہٕ ژھارہٕ موٗزورو

چھُکھ پانہٕ سوٗدر پانہٕ لدر پانہٕ جواہر
چھکھ حسرتن منز پانہٕ خم دِتھ کارہٕ موٗزورو

پننس سہ نَس منیتر پانہٕ کران چھکھ ژٕ زبران جاو
غم چون کمس بادہ ژٕ پیہ کس کھارہٕ موٗزورو

چھکھ آفتاباہ نور پنُن ہاو جہانس
سُنز ژٕ دورہ ہندی پأٹھی چھکھ پکان ژٕ لالارہٕ موٗزورو

افسانہ پنُن پانہٕ پرُن پانہٕ کرُس رأچھ
ژھیپہ ژُور نہوان چھی ورق تھپہ تھارہٕ موٗزورو

خوشباش عاشق دِیُو تلان حسنہٕ نگز ارُن
آزاد عاشق چھانہٕ لو ریچھ دارہٕ موٗزورو

صبحِ صادق

صُبح پھوٗل مُسوٗ لوٗ تھوٗد تُل نقاب آہستہ آہستہ
تُلُن ہیوٗت بُلبُلو چنگ و رباب آہستہ آہستہ

گژھ ژُجوٗ سنگر و پیٚتہ گاش آو ہاران نور رٕنی پھٔٹ
ژھیپِن ژاو ظُلم نوٚن دژاو انقلاب آہستہ آہستہ

گژھ زوٗل راژ ہُند ژوٗل گاش پھٕژل آ کاش گۄڈ و شِن
مُشِتھ گو سارِنی یارن ژھ خاب آہستہ آہستہ

گژھ منز بزم دِوان اوس سنگدِل شبر نگ جادوگر
گژھن تھہند ہو طلسمہ ہیوٚت خراب آہستہ آہستہ

اُزُن دُرزَن تہ دِدہ ریٚنز راتہ کرِ لوٗ راتہ مو غلوٗ ہیوٚت
گیوٗن ہیوٚت پٔشنُو لوٗ باحساب آہستہ آہستہ

دِوان وٕنی کس نگارس اُسی تار کھ نورہ مشغل ہیتھ
یہ کمی سِندہِ جلوہ سیتی ہیوٚتھک حجاب آہستہ آہستہ

امیرو خوش ہوا ہیوٚت چیوٗن غریبو یارہ بل نیرٕ
مستہ چیٚوِ یو عاشقو متی گئے مست خاب آہستہ آہستہ

جہانس تنبہ لاوان میون دِلبر جلوہ ہاوان دژا
پھولان دِل پیٚم ژلان اندرم حُباب آہستہ آہستہ

ڈیکہ پھولوٗن دہن اسروٗن تہ کھسوٗن ماری ہیتھ یاوُن
پھولان زن وقتہ وزہ پھولہ وُن گلاب آہستہ آہستہ

دلو دِلدارہ ساتھاہ روزتم کیاہ بوزتم زاری
بہ وایہے سوزہ سان لولک رباب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمن سادن پتہ پتہ راو رِتھ آدن
ژہ یہ پٔتھ نیرِتھ کوٗر آزادن جواب آہستہ آہستہ

۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۴

جلوہ

دِلبہٕ جامہٕ نٔوی نٔوی تٕلتھ پردہٕ ہاوٕن پنٕن جلوٕ ہیٚوت دِلبرن وارٕہ وارٕہ

برٕتھ لولہ پیمانہ دیوانگی ہندی دِتٕن زندٕ دِل گومہدرٕن وارٕہ وارٕہ

سیاہ چٔشمہ شوٗبان بٔری بٔری خمارٕ کران مارہ ونجہ تٕمن ہندی اِشارٕ

چھُہ کیاہ چارٕ یمبرزلن بادمن ہند کڈُن کش ہیٚوتٕن خنجرن وارٕہ وارٕہ

کوٗرُن فتنہٕ برپا کوٗرُن کونہ پرواکوٗرُن نیندرٕ بیدار شہمار یعنی

کوٗرُن شانہ پیچانہٕ خمدار زُلفن کوٗڈُن واش پیچن دُرن وارٕہ وارٕہ

نٔوی گرمیاہ تہٕ نوٗ وُسے آب تاباہ چھُہ شوٗبان تٔس حُسنہٕ کِس آفتابس

نوٗ وُسے جوٗشہٕ لوٗگ دردہ پوٗشن منوشن نٔوی گرمیاہ بازرٕن وارٕہ وارٕہ

پیٚتھے یٚیٚلہ یِدٕ ہاوٕہ دیدار دیدن چھٕٹن طِلسمات غائب کرٕ فریبکی

کرٕن دُورہٕ دُورسے مسلمان برہمن سلاماہ تٕمٕن کھنڈرن وارہ وارہ

دٕنِتھ تھاوٕ مژگان تُلیورژ مِشالاہ کمالس زوالاہ زوالس کمالاہ

ڈلکھو سیٚتہٕ کوٗت کال اسادہ روزن پتھر پیٚون چھُہ پٔزانِن گرن وارٕہ وارٕہ

یوان جوش جوئن کولن ناگرادن سٕمبتھ چھکھ بنان تیز رفتار دٔریا

بران چاو بیون بیون وسچھتھ ناو ہارک شریان ناوہ ڈکہ بیزدن وارٕہ

یمٲنی کران اُمی ییم زٕبانہٕ ہُنگے تمہٕ ہیوت بچن بروٚنٹھ کُن روٚگہٕ روٚگے

تسلی گژھان آسہٕ یہ رنگٕ ڈیشتھ مُشیدن بنیہٕ مُندرن وارہٕ وارہ

مٕرن عاشقن ہند مچھہٕ اوبرک نقاباہ تہٕ ہمہٕ زندگی پوشٕن انتابا

مٕرن تہٕ گلن وارٕ شمعن تہٕ زانگُن مٕران آسہٕ سارٕے مٕرن وارہ وارہ

بٕران میأنی افسانہٕ آزادئے ہند کران خندہ سن سیتھاہ حیأنی بندہ

کرن غور اقرار کیتھٕ کرن ہیوت تہٕ چھے پأٹھو سارٕے کرن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۳۵ء

وقتچه کته

"وۅتھو علمہٕ پَرَ"[1]

ترٛاو غفلت غافلو وۅتھو علمہٕ پَرَ
علمہٕ پیٛٹھے دولتھ تہٕ عزت، علمہٕ پَرَ

علمہٕ سیتی زانہٕ ہیکن پننۍ خصلت
علمہٕ سیتی نیرِ ہٕ چون مطلب مُدا

علمہٕ بیٛیمو پوٛرتس تس چھ دُنیاتس چھ دین
بیٛیمو نہٕ کینہہ پوٛرتس نہٕ دُنیاتس نہٕ دین

دیرِ علمچ لاگ بلبل تہ بوٚمبُور
نیر گوشن پھیر پوشن تُل زٕہ وِ پُور

علمہٕ کِس باغس دوٚپہے آسان بہار
علمہٕ کین پوشن اندر چھنہ کنڈ تہٕ خار

علمہٕ کِس گنجس زوالُک پیٛٹھے نہٕ ڈر
یوٚت خرچاو کھرِ تیوٚت بینس گُرَر

جلوہ علمہ کہ آفتابس کاسہ گرٛون
دُور تامتھ واتہِ ادہٕ نوٗرانہٕ چون

بالغو ہا نوجوانو علمہ پَرَ
نوٗر کیٛت تہ پوٗر کیٛت سامانہٕ کر

لاگتھ کینہہ پیٛٹھے نہٕ خرچِ چھی نہٕ دیار
زانہٕ سُہٕ دیت یس خوداین گارٕ جار

تھاوی سرکارن خزانہٕ تھانہٕ دُکھی
زیٛنُن تہٕ ورتاوُن تہٕ یہان جانہٕ اکھ

ترٛاو غفلت عقل و ہمت پادہ کر
علم پَرَ وۅتھو علمہ پَرَ وۅتھو علمہ پَرَ

له تعلیم بالغاں کی تحریک کے سلسلے میں سنہ ۱۹۴۲ء میں یہ نظم آزاد نے ابنِ مہجور کی فرمائش سے لکھی تھی۔ اُسی سال "کاش" میں چھاپی گئی تھی۔ راقم ابنِ مہجور کا مشکور ہے کہ انہوں نے آزاد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کلیات کی جائے۔ (گنجو)

گریسی نامہ

خُدایِن زُوٗ دِتھم پَرزِ رِ پاٹھی تِہٕنٛزی مہربانی چھم
ولے باقی پؠٹھ آتشن گوٚ زٕھد سمہ پنٕہ نِی جان فشانی چھم

وَنَے کوتاہ تھوکھ کیاہ یاد بوزکھ کیتھ[۳] افسانہٕ
پٔنٕنٛز مُشکل کہانی یاد سر تاپا زبانی چھم

نہ چھُس شاعرِ نہ چھُس افسانہ لیکھن وول نَے عالِم
نہ ہاوس باگرٕ بازی ہُند نہ پیدان شعر خانِی چھم

گمُتُو سوراخ سینس چھیم تہٕ تَمؠ ہِندِ رِ پاٹھو نالان چھُس
نہ چھُس نوزُکھ طبیعت نے تکان نوزکھ بیانی چھم

غُلامی ہِندِ زمانَن سرفہ سِندِ رِ پاٹھو نال وولمُت چھُم
اُمی زٕہرَن تہٕ خوفن پادٕہ کرٕ مرٕژ ناتوانی چھم

فقیری ناتوانی منٛز غریبی کمٕ زبانِی منٛز
وپیان کتِہ کانٛہ ہِنٛز زور آوری یا پہلوانی چھم

خمه داين پاڻ ڏي ڪري باقي پهنجو رکي ماز ميٺو نئي خون

پيوان آ سهم نه ڏکيو بلڪل وسيڪن وهه ڏي پيو آئين چئم

ڏٺا جهان جهڙس پيڇو زمانن کڻ نظر ٿڙاوان پانس کڻ

رنيمي دشمن پيمن کڙهه وقف ٿيا مرڻ زندگاني چئم

غريبن، گريستين هنر ترجماني شوپيه آزادس

پسند ڪاڳڙاه پيوان تهندين خيالن هنر روائي چئم

آہِ مظلوٗم

غوٗلامی منٛز اَپُز ایمان، غلط ہمت تہٕ جولاٗنی

دِلَن اندر پریشاٗنی دماغَن منٛز پریشاٗنی

خوٗداوندن ہِندین تیرَن تہٕ تیزَن حُکم تقدیرُک

کرٛن آہ داٗدی لدنِدن بغاوت کُفر شیطاٗنی

چھہ آسَن واٗلی آسان بیوقوف اَسِتھ تہٕ دانشمند

ڈیکس لیکھتھ غریبس گاٹہٕ جار اَسِتھ تہٕ ناداٗنی

کرٕم کمَ لولہ گچھہ باغس دِوٕ ژٕم دِل خوش کرٕم آغَش

دِتم سگ دِھر مکین پوشن تہٕ پھٕلراوِم مُسلماٗنی

شہنشاٗہی تہٕ مُسلطاٗنی بنان میاٗنِس رَتَس مازَس

بنان چھم دَرد ہٕ فریادَن تہٕ نادَن گردِ آسماٗنی

مہ گوو تقدیر ہادَن پاٹہٕ گو تدبیر ورتاوُن

یہ چھا فرموٗدمُت دھرمَن وَنان چھا اَتھ مُسلماٗنی

جہالتھ اُسی سیٹھے واُران جہانن کرُمیہ آبادی

میہ حاجتھ پچھے نہٕ تمہٕ علمک کران یُس خانہ ویٖرانی

خُدا آزاد انسانس نہٕ کُنہِ کعبس نہٕ بُتخانس

توَے پرٛ یتھ کائنٲتس انسانس پنٲنی شٲنٕ غزلخوانی

(۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

شاعر، لیڈر، قوم

سوز و سازِ زندگی راز حیات	دل سخنور، مغز لیڈر، روح حیات

تازہ رُدٕ چھن تازہ سان دل تہٕ دماغ	نو بہارن جوش دیت پھوٚل پوشہٕ باغ

رُدٕ حسیتی رنگ تہٕ خوشبوئیتھ گُلس	عقل مغزن گاش چشمن حس دِلس

پانہ دُنی کوٚر واتھ ذرّاتو ستیٖ تیٖلے	آفتابک نور گوٚو پٲدا تیٖلے

جمع گوو ذرّاتوی سیتی فیض نوٗر	آفتابن پاگرٕ ن ہیوت دوٗر دوٗر

جوش لوٚگ ناگن، جوئن آرن، کولن	لہرٕ ماران دراو دریاو منزلن

کوٚر سمندر پٲدٕ دریاوو ڈلو	ڈل تہٕ دریا پٲدٕ کرٕ آرو کولو

گُنہٕ کٕس نقاشہٕ سٕنٛز صورتگری — لیڈری پیغمبری یا شاعری

جذبۂ پیغمبری قومُک حُباب — عقلہٕ ہُند ہوشُک جنونُک انتخاب

لیڈری یا شاعری قوٚمچ زبان — عقلہٕ ہُند ہوشُک جنونُک امتحان

اہلِ دل، اہلِ زبان، اہلِ کتاب — گُنہٕ کٕس سندرس ووٚتھان موج و حباب

●

تقدیر

۱

چھکھ بنیومت کیا زِ تقدیرُک شکار — ووٚتھ یِنُن تقدیر پانے کرنیار

آزماوُن عاشقن ہُند ولولہٕ — ڈرایہِ پرٛی یاہ غائبکیہ پردٕو تلہٕ

عار بُرزَن سحر میٛانہِ چشمن چھُس خُمار — مارِ زُلفن چھُس مُلیتھ مُشک تتار

روے رنگین موے مشکین قد بلند — تہٕ رکہ چھانٛوٕ چہرٕ کٕڈ مہتہ سُم اتر بند

سالہ اَنہٕ مُردہ عالمچ سازہ گرے — نازموٚیس شانہٕ کرٕمہِ سُتہٕ ندرے

نازہ نقشن رنگ و روغنَن قسم قسم — پوشہ خنہٕ کارَن جودگارَن ہُند طلسم

غارتِ ایمان تمٕ ناز و ادا — رہزنِ قلب و نظر ساز و نوا

بُلہوس لوٗس دِتھ ژھٕنکھ فریب — ہاوِتھ نزدیک اَسہٕ دوٗر نیب

نیزٕ رٲوِتھ تمۍ ہِنٛدۍ اشارٕ تیز و تُنٛد — اُلفتس تہنٛدِس اثر آسنہٕ ہِنٛد

آیہٕ لوٗلک زَن تہنٛد یاوُن شباب — ژھٕٹِس بٕڑٕ جادوٗ گرو دِتُھ نقاب

ویرٕ تمۍ ہٮ۪تھٕ زیر گےٚ کم شیر نَر — بیٹھو ہارِتھ سخت جان لاوٕ ستم جگر

دلبرن بازی گری ہُنٛد بزم دِتھ — غازین سازندری ہُنٛد غم دِتھ

محفلن منٛز رقص کرٕ کرٕ بے حجاب — بأگرِن آسین بلہٕ نأوِتھ شراب

ہولہٕ سیتھ گوٚ لولہٕ والین خوٗن سرد — جعفرکی پانٹھ گوٚ گو لالس روے زرد

شرأونچہٕ ہیہٕ یاوِنس گوٚ اُری بنہٕ رنگ — شہسوارو نالہٕ متہٕ رٕڑٕ پوشہٕ رنگ

عاشقن ہُنٛد سۄ رٕڑِو خون جگر — خلوتن منٛز دزنہٕ لوٚگ ژانگن اندر

گُنبر

دین برحق فطرتاٹ آئینہ دار — زندگی ہُستد پوشہ دُن پوشہ بہار
پانہ گُل، پانے چمن پانئے پُھلے — لاگنے سو ننیچی تہ ہردے چو ما گنے
جیس دِوان تقدیرہ کین آفین کھوڑن — دل دِوان دلگیر گمٔ تہن دِلبرن
زندگی ہستدین بہارن ہُستد بہار — نارہ دژامُت سعدن نبوّیت پوختہ کاَ
ولہ والین گاٹلین ہُستد رہنما — عأٰن حکمت ابتدا و تا انتہا
سعدن کران خاکٹ تژامس کیمیا — جسمہ کین تہ جانہ کین مرضن دوا
راز فطرت جوھرِ انسانیت — جسمہ نشہ پائدہ کرٔن روحانیت
تازہ دم یادُن دوہے بجُروک نہ غم — حُکم تدبیروک تہ تقدیروک قلم
وڑپچے گیتا پہ ہُستد سوز و گداز — مغز قوہ رانگ وحے ہُستد اصل راز
مذہبن دینن یقینن ہُستد خدا — وحدتیچ آواز یکساتکٹ جیدا

وحدتِ حق اوسُ گنُزوک ابتدا
وحدتِ انسان گنُزوک انتہا

آس گھنیرس مثر گنبر پائدا کوزُم — سارہنی وھمن گماٹن لا کوزُم

خاندان

نہ کتہ دانوۓ پاۓ دہ کریکو بڈی خاندان خاندانوۓ کریکو نہ پاۓ دا نہ کتہ دان

خاندانکو بندہ وارث دولتس زندہ دِل گاران تولس حکمتس

اوس کس فوق البشر خیر البشر خاندانس ہستیکس آمت ہشر

خاندان ہیٚلہ زاید المیعاد گوہ زُوپہ او لادن ہندُسے بُرباد گوو

بُڈی بن ہند دین مالین ہند یقین قاطرن وُونٹن گرُپن لاکم ترزین

اُچھ وکڑھتہ بردہ تہہ کن پکان ئیس نوجوان! بڑو ٹھمین تیرین بیتر تیوراہ دوان

خاندانی کاغزن ہنر کافری مِلتن ہند ناز قوریچ رہبری

مجتیچ تو پچ تر ایمانیچ دلیل آدزس فرزند نافرمان خلیل

خاندانکہ شوقہ ہیٚلہ غازی بنکھ تنگ دامن سنگ دِل نازی بنکھ

خاندانکہ سوزہ ہیٚمی کوز جہد وجہد پائی پائس کرٹ کھنتہ تنی تھاو لحد

واسے شورہ تر گولہ یتھ تولس بن تول بیٚلہ گو زھر قاتل کتہ ون

خاندانس قوم گہ و قومس وطن رُٹ دِلن منز جاسے فورچی نفرتن

خاندان اِفسانہ ہشتر انسانیت پوز یقین پوز دین پن رُوحانیت

وطنیت

صوٗرتھا صوٗرت گرَن ہنز دلفریب　　سبز باغاہ مأری مۆند عاقل فریب

کُنہ رٔنگین چالن کرِتھ روغن تہٕ رنگ　　کامہ دِلیو لأگِتھ دوٚگنیارک نہنگ

ٹھکہ رٔتین ژٔریشہ ہتین کیٚت بوٚڈ عذاب　　دوٗرہِ چھکتھ ہیوان بوزنہ سکتھ تہٕ آب

آرہ کوٗت معصوم بلبل خستہ جان　　پوٚنبہٕ رِفُ گٔژھتھ کاغذی پوٗشن کران

ژٕ گنہ دیٖنٕ قومس کُنہ زٔک امتحان　　دوٗرہِ دنیا اِنتقاماہ چھس ہیوان

پیٚٹھ خزانس رأچھ تھاوان جاہجا　　خاندانک دیو تہٕ قومک اژدہا

زندگی ہندین خزانن یکطرف　　گٔژھتھ کران سرمایہ دأری ہندی سرف

راوٕہ رأوی یکسان کُنہ یٖمی غارتن　　گاٹلیو تھٕتھ ناو کوٗر حُبِ وطن

قومیت، حبّ وطن، عشقِ خدا　　ابجدا کُنہ زوک تہٕ دردک ابتدا

نارہٕ سیتی فولاد شِستر کھوٗٹ بنان　　نارہ سیتی شِسترس کرُکٹ بنان

یٖمی یقینُک کینہ بوٗر دینن اندر　　تِمہ یقینس سینہ دارن شوٗکھ کرٕ

اَکہ یقینن زنجیرہ تراوان ژٔ آزأدی　　بیاکھ تراوان زال تہٕ زولانہٕ نالہٕ

تھاوِنے اہلِ وطن کُنہ رُک یقین — لول وطنک پُھکھ گیٔ منز دۄر بین

موج اولادن رٕچھان یُتھ باگران — پانہٕ وٲنۍ رتم خانہ واٲرٲنۍ کران

مذہبس ایمان بنیو مت انتقام — تھاوِ یمہِ وردٕ زبان حُبِّ امام

اُلفتس وحشت بنان بیلہٕ ڈٲول جہٕ — ناو دِینک راوٕ ران مذہب زدہٕ

اُمہِ مُدن کم کم مدن کُرِ متہِ خراب — حسرٕ تِچہ خارن کوٚرُکھ سینس کباب

اُمہِ شرابن کم دِلاور ہوشہٕ ڈٲلی — کھور نِچھ اماس تراوُن زالی زالی

باغوان لاگِتھ دِتکھ پیٹھ گُلشنس — تاو پوشن دز وت لولن، سنگ چِنس

ہوش ییٚس رُدکھ نہ لولکس جنگ — دردٕ چشمن پیٹھ حبابک پردٕ چھک

اُمہِ جنونن دردٕ خونس گژھ نِچھ دزکھ

ہا پتہ انسانیت ژاپہٕ ہیرٕ شکھ

انقلاب رُوس

زندگی ہِند یو ولولن ییلہِ دِیُت ظہوٗر
خواجہ پیوٚ بر خاک تختس کھوٚت موٚزوٗر

کاڈی مشرہ دژاو دِینکۍ آفتاب
نوٗر تمی سُند وحدتچ گُنز یِچ کتاب

دِل پریشان بیقرارٕکۍ ہُند رفیق
بے کسن بے روزگارن ہُند شفیق

زندگی ہُند ذوق بے جانس دِیُت
لامکانکۍ راج انسانس دِیُت

ژاو گنبرس منز گنبر یادا کوٚرُن
سارِنی وہمن گُمانن لا کوٚرُن

حِس دِتن تقدیرہ کین آئنن خبرن
دِل دِتُن دِلگیر گمٕ تمن بنٛدن

اختیارٕک تاج مجبوٗرن دِیُتُن
افسری ہُندستان مزدوٗرن دِتُن

مارکس اِزم

دِین تِمو سُند فطرتُک آیینہ دار
تازہ دزاوُت سۄن بہارَن ہند بہار

عشقہ سوزاہ بے نیازا مہ سازہٕ نِش
تازہ حُسناہ پاک سۄ مِہ تِہ سازہٕ نِش

پاکبازو سۄن سپکے منزہ ژُدرُٹ
کاٗرتھو کاٗرِگرو بیٚیہِ گوٚو رُٹ

عالمِ خاکس دِتُن تِمو وَلولہ
عالمِ غاٗبس اندر ووٚتھ زلزلہ

نیاسے لانیُک فِتنہ کرانیک دوٗر گوو
باٗزیگر بازِین جِگٔیس سوٗر گوو

یِمہ خیال آسی عالمِ پاکس اندر
نقش کٔرِ کٔرِ یِمو دِچھن خاکس اندر

نن کنا ڈُن جذبات کنو پرُدہ تِلہ
عشق موسیٰ کرہ طُوا ریح مشعلہ

زندگی ڈُول لن ترانی ہُند تھکن
بُروشخط کُن ہیبت عاشقو رِندو یکُن

عاقلن بِش راز تھاؤن کھوُلی کھوُلی
عاقلو تڑاوِڑ قدم ہیشتر تولی تولی

عقل ہُند جوہر تہ عشقک آب ءُ تاب
زندگی بِشڑن گُلشن ہُند آفتاب

دل مسیحی تن عاشقن و صلچی برات
گاڑ جاڑک ہمتک آب حیات

کافر بیدار دل روشن دماغ
کفرہ سیتر روشن کران دینک چراغ

اضطراب ءِ صبرہ کپین حبائن اندر
پوختگی پادا کران خامئن اندر

پوشہ باغنَ پوشنؤلاہ خوش آواز
تنگدل گاٹمٹن گڑیدن کیٹ شاہباز

موم دِل، شیرین دہاں وپوختہ راسے
نشترو سیتو لوزہ ون شستر قلاسے

مغز. نمزؤدنَ کھیواں لائگتھ موٹھا
رامہ ہونین گالہ وُن پادر سیہا

•

....منزلاہ اُکھ لامکان

میانہ سفرہ کَ منزلاہ اُکھ لامکان
شُری خیالاہ آسمانکُ درمیان

تنَ دِژم نارَن سعٖنکی پاٹھی دمبدم — صافیاہ کم زیادہ اِدہ حاصِل گیمَ
چھُم تولوام اُنقہ سعٖنس کرہ کرکرکی گنے — آسِہ نیرنَ کائیتھو ناروؤنے
پانہ تھاٹوئیم پیہٹھ وتنَ لدٖی لدٖی قلاے — بُرقہ تُھہ پکنس پانسی آرام نہ جاے
پردہ ژٹھو ژٹی بروشٹھ نیرنَ کارمیون — گردِش بیکار چھِنہ رفتار میون

ییٚتھ نہ پٔچھے کانٛہہ حد چھے معبودِ میون — بے نیاز از بندگی معبودِ میون

دٕراو تقدیرن ستارن ہُند سہے — آو تدبیرن تہٕ کارن ہُند سمے

یُس شابچ اضطرابن دِیت جواب — کیاہ گژھ یُس یارِ ہی خضابن ہُند ٹھباب

وقتہٕ ورزہٕ سونٛتھٕ ہوا مرضن دوا — وقتہٕ ورزہٕ مرضن دوا ہر دٕگ ہوا

گاہ زٕ جارُس کھوژہٕ یُس عاشق اَزٕج — زانہٕ تَن بُزدل مریضاہ لا علاج

زندہ عاشق داد تدبیرِ ہیوان — بندہ بیکس تن چھُ تقدیرس دِوان

عالمچ دولتھ کران پاد امو زور — اہلِ دیوانس قلم چھا تس چھ تور

مال ورتاوِتھ کران یُس جمع مال — دشمنِ انسان چھِتس زہر ہلال

دوستدار آو دوستس خوان ہارِتھ نے — شرٔاک ہیتھ دراو بوی بٲگپس دِنے

ہیوت پیٚٹھ گرہ ماٲلی کوٚ پانے مٔو ہمن — ماٲلی پٔتہ تردہ پانہٕ واٲنی ہیوت کتھ ژٕہمن

حُسن گمہ ہارن تہٕ دِیارن ہُند غلام — فند بازو عاشقن ہیتھ دِنی وولام

کاو چھاوان باغِ بلبل دل ملول — ہولہ سیتی دم چھٕکھ ٹپہ ژہتی تہٕ شول

گکلہٕ بٲگی ووٚل تال پوشن شُشلن — مسولن ہند ڈٲری آمِ ار کھلن

باغہ وانس پانہٕ واٲنی بیٚلہٕ بیٚاسے ہو — وردہ باغک آسے کُھسہٕ وُن ضایہ گو

خارہ خارو سیتی سمسارک بساو
پانسی کھری لد پننی پأٹھ ولنہ آو

یوٚت کال وۄدۄر بیٚہیس کھر گلسنے
دِھیان ہتاگوٚ ہتھ کونہ نوٚو ہتانہ ووٚنے

پرانہ لۆکہ روزان ڈکھس پیٹھ کوٚات کال
لۆرہ وکھ کوندن نوٚپن سۓ گوٚڑہ زال

شاگنتی، گاٹلی، زانہ وۆنی تہ بیر دان
غائبہ کِس خابن چھ تابیراہ کران

عادتُک بیمار زانان اکھ دوا
چرس، بھنگ، آفین، دُتُر تہ شینکیا

وہم یٚیلہ عادت سپُد دوٚپہس یقین
آسمانن دامنس تل رٹ زمین

زندگی رشتہ دوٚر ژوٚل سائک سپُن
سوٚر ملی ملی قسمتُک مائک سپُن

گاٹہ جارک معرکن یُس ہارہ نوو
عالمِ غائبن ملکُک مائک بنوو

گاٹہ جارن یُس کرُن ہیوٚت بے نقاب
پردۂ غائبن کوٚرُس غائبن ثواب

آسہ یُس نازُک دِلس اندر دماغ
زانتن بے میوہ خوشبو پوشہ باغ

عقلہ یٚیلہ دِلہ کیو حُب بوٚ لوٚد خمار
غائبہ کِس پردس اندر نقش و نگار

خوٚداہ

اَکھ سوالاہ صاف مُبہم بیٚیہ جواب
کأنٛسہٕ نٕشہٕ افسانہٕ کینٛژن نٕش کتاب

کانٛہہ وُنان چھُس آتما پرماتما
کأنٛسہٕ ہُنٛد یزدان کینٛژن ہُنٛد خُدا

کانٛہہ جانو کہٕ تُلہٕ نارٕ مکٕ ثنأے پرٛان
سوزِ دِل یعنی خیالاہ ثُنٛدٕ بوٗن

سادٕ مضموناہ چھ بیٚیہ سأری پرٛان
زیادٕ چھُس پرٕ تَس زانہٕ فکرے ترٛان

زانہٕ نے آسِہ تُہُنٛد زانُن بیوان
کانٛہہ جانٛہ چھ اَچھو ووٚتھٕ مانُن بیوان
لوٚلہ خوداہ بیٚیہ گنٛدُن سأری پرٛھان

بٕہ گنٛدُن ووٚلُی سٕتے بارٕ تہٕ گژھان

اُنِتھ رستین حُسنٕ جلون اِنتہا
وولہٕ چیتن بے تاب نظرَن ہُند جُبا

غأبہٕ کین پرٕدَن اندر سازاہ وَزان
منٛز دِلَن مشعل حُبابن ہِنٛز دزان

زیرِکی کیٛتھ قہر لولُس ہےٚربان
رأچھہِ ارادن سیٛدین سادَن کران

نعمتھاہ وَپہٕ وٕنی دِلس پٕٹھ پہٕ وٕنی کتھا
پرٕٛژھ کرَن والین سیٛٹھاہ سٔیز پٕچ وتھا

سُتھ غریبن آن گوٚژھک شامُن بنُن
پرٛژھ امیرن ہِنٛز بڈُن گوٚژھ ہیوٚن گنُن

زندگی ہِندِہ کارخانک حُرمَت تہٕ مول
مذہبَن ہُند شوٗغل دِنُن ہِنْد اصوٗل

شان بُتخانک تہٕ کعبُک رعبہ داب
بس تہٕ ازتانی کأشرِ وُچھ سے آفتاب

لۄرہٕ وان پننہٕ نیٚن خیالی دفترن
شتریاہ ہیو رٲچھ پانئے کھنڈرن

پانہٕ روٗز تھ بندگی نِشہ بے نیاز
حُکم تہنٛدُے بندگی پٔزا نماز

موٗن دُلی یُس دُچھ ییٚلے پیغمبرو
تھوٗو لیکھِت گرٕ گرٕ کتیٚن پیٹھ مُتگرو

مستیٔ حافظ تہٕ سازِ بیخودی
حضرتِ اقبال سُند سوزِ خودی

مۄختصر وز کیتہٕ تہٕ کیاہ وَنہٕ نسٕ وار
زانمی جاراہ بہ چھُرن کوٗرمُت تیار

روزہٕ باقے چون یاتمی سُند کُنیر
وارہٕ دُچھ دلدارہ امہ کارُک سنیر

مردِ مادان ترٕی یمن پرٔدن آپور
حضرتِ انسان دُچھکھ پانئے ژھہ پور

پاێز آگرۆ، پاێز جوێن مشتـــر پوران

روومت ژهاران لۆ بمت راوران



رُباعیات

و

قطعات

وغیرہ

میٚہ آدٕن راوٕرُم سادٕن متین سیتھ   فقیرن صوٗفیین عاشہٕ متین سیتھ
یرٛ ھان اوسُم نہٕ دِل کُفرس وَنن دِین   گرٛ ھان پٔھم دُشمنی آرٕ دۍ متین سیتھ

●

لَدٕو پرٛوٕن مَس کیٛا زٕہ باتَن نوین منز   بَرٕو خمان بجرِوک جوانن نوین منز
خیاٗلی قسلایاہ لَدُن منز ہواوس   پٮ۪ مضموٗن چھٔنہٕ امتحانَن نوین منز

کرٕو کھ پاہ دِہ ساقی پتہٕ میخانہ نوۍ نوۍ

۱۷ ماگھ ۲۰۰۱ سنہ ب

●

چھِہ گاٮ۪ ہتہٕ آرٕ کاٗتی فرشکو سوٲلی   بَنے ہتہٕ داتہٕ عرشکو لااوٗبالی
بڈٕ یمہٕ رنیچ کتھا معنی امیک سہل   خیاٗلی گُلشنن بُلبُل خیاٗلی

●

بران پرٕٛدن پَس یِس چھچھ باتَن نوین منز   تھوان سنبہ لاٗو لتھ دُکانن نوین منز
زندَن موتچے نِہندرٕ ساوان ظاٗلم   بُران خمان بجرِوک جوانَن نوین منز

●

نہٕ پوشِنس کانْہہ نہٕ پورنیس کانْہہ بلایا   نہٕ روزنیس کاٗنہہ سینو جھگراہ ترینایا
چھہ پانسٕے سُم سیٹھاہ ہندوستانس   کتن کیٛتھ بندراہ کھیٚوَن کیٛتھ خمہ دایا

گ ۲۰۰۱

غمہ وطنَ منز چھکھ گژھان بڈی بڈی ژٕ مجبور

دٕچھان چھکھ پانسی کٔن کر نظر دوٗر

مہ بَن گِرداب، بَن سالاب یکھ بڑو تھٹھ

نژان یُس زیادٕ ہیوان زیادٕ تَس گیوٗر

●

قلندر مست کریو سازو ربابو   جوانن جوش دِیُت پرانیو شرابو

وطن دارو کرو ہیشہ وعظ خوانی   یہ گُل پھولرو گو شتابو کبابو

●

رِہتھ بے کار نیکو کار جای نی   قلندر، پیر، مذہب دار جای نی

امیرس کھیوٗن روا مسکینہ سُند خوٗن   دٕچھتھ راوان چھُس ییم کار جای نی

●

دینک زینت یہ اقرار میوٗنے

کُفر چھُ حقیقت اِنکار میوٗنے

رنگِ زمانس روغن تہ رونق

دَور زمانس رفتار میوٗنے

●

سیٹھاہ مطلب چھُ مذہب وٲرِین منز — ستمگاٲری ہیمَن غمخوٲرِین منز
وطنداری تہٕ بیٚلہٕ ہیٚچھناوہ دۄگنیار — چھہ اکھ بیماریاہ بیماریَن منز

●

گُدٕر بیٚتیہٕ پانسی تس خانہ دارس — گرس دمہ در ہیمتس ہتھَو یُس ڈٲکھَن بیٚٹھ
بُزلہٕ گژاہ پیس پانس ہیٚس جان — کھسن تس خوٚن بارٕن ہند کھن بیٚٹھ

●

خُدایی بندگی نش کس چھُ انکار — خُدا وندس وَنٕ بندس ٹُلُن بار
ولیکن زندگی ہُند ولولہ یس — تمِس نش چھایوان ییم فرمتکار

●

پریشان دل پریشان عالمن منز — بۆڈِ ہتھ گاٚمتی چھہ پنہ پنہٕنین غمن منز
وتن بیچھ ژۆر تختن بیٚٹھ شہنشاہ — رہان ہتھ افسر کلارک دفترن منز

●

غریباہ فاقہ، دۆ دمُت تیٚرِ ڈیٚوٗ ٹُم — عدالتَن منز کران ژلنک بہانہ
بجن لیتہٕ کھ با حواس خمسہ دمہ وش — گژھ ہتھ حاجن دوان ملزم بیانہ

قیامت وحدتک کنزرک زمانہ — نہ روزن کٹر کرنہ بیم وہم وگمانہ

الن جنگل پھٹن سنگر، نٹن بال — قیامت بن قیامت تل جوانہ

●

ہیچم کا ئتیاہ سہ خن صاحب دلن نش — سیتھاہ اسرار بوزہم عاقلن نش

یسے دم نیرہ خرہش پا ئٹی سے گذارون — پہ کہتہ بلکل پسند آ ایم گلن نش

●

ژاپڑہال

معذور چہ، مجبور نگہتو زندگے نش

بلبل چہ بہتہ دور گہ لابس تہ بیسے نش

ژاران کنزرکی معنہ لا گہتہ شپتہ دوی ہندگر

بے چارہ نگہتو وارہ پنہ گا شہ لیسے نش

●

عقلہ ہند راجہ یام تختس بہ ولٹ — مذہبن ہند تنازعہ پینس پیش

اورہ آ و عشق نہ درہ شورہ دوان — ساہی دفترس سہ دیتہ گو فیش

●

گرٲو

سرمایہ دارَن رۆد نہ وٕنی آب اَچھن منٛز — پانے چھُ دۄہہٕ گورہ مَلہٕ تہٕ رۄت کفن زوٗر

وٕنی چھُکھ نہ ژالن بانہٕ صبرُک تہٕ شالہٕ بُرٕ ہتھ آم — چھُس چھُپن گدا، میٛون مُدا کرتہٕ وٕنی منظوٗر

مجبوٗر گٔژھتھ کیاہ نہ وَنان عفو خطا کر — چھُس مست نہ مدہوش نہ گستاخ نہ مغروٗر

از تام گُذاریوم تہٕ وٕنی پیوس سرِ راہ — کوٗتاہ واتہٕ گَرہ بیوم بوٗرتہٕ منزل چھُ سیٹھاہ دوٗر

گَژھہٕ ساعتہٕ ییٚم جیرٕ ژھٕٹان نیرہٕ دِلُک جوش — کیاہ چون یہِ بیمار گژھہِ ہکِ پانہٕ زِہ مجبوٗر

ییٚم خواجہ لگِھی اَتہٕ زیوان ماجہ تہٕ مالِس — شاید چھُ چھٕٹان کٔنہٕ یہِ مسکین تہٕ معذوٗر

اَشہِ وانہٕ میانہٕ شوقہٕ چمن زار یمو گو — زٕہ تہٕ وُچھتہٕ دوہا آبہٕ فولان آسہٕ یمن ستوٗر

ق

یا ترٲو یمَن سنگدِلَن رحم تہٕ اِنصاف — نتہٕ کاس میٚہ وسواس تہٕ غم بارِ خدایا

افسوس دِلَس چھُم نہ یمَن کیاہ زٕہ ژٕہ ٹوٹھیوک — چھُم چانہٕ جلالُک میٚہ قسم بارِ خدایا

افسوس پیوان چھُم میٚہ بے تہٕ پادہٕ گوٗرتھس ژٕ — میٚہ تہٕ کر تہٕ پننُے فضل وکرم بارِ خدایا

چھُم خارٕ دِلس یِمۍ بَر سرٕ ہا رتی میٲنۍ نرٛون پیٚوم
الماس آسِتھ شیشہ کھنجین نشہِ ڈرٛون پیٚوم

یوٚت کال بنِتھ پان لوٚبھُم وارٕ ژالِم ٹھٕری
بے جان کنین رنگہ گرین سجدہ کرون پیٚوم

یوٚت کال میٚنہ یم پنجرٕ تہٕ زولانہ ژرٹھتھ ژٲوی
سِہہ پان آسِتھ پیہ ژھیہ لاوِن سینہ دُرُن پیٚوم

●

یہ شمسارُک سفر بے کس مسافر زانہِ کوٚتاہ کرٛیوٹھ
گرٛے یُس زانہہ نہ ذرامت آسہِ تس شوٗبیا دُنِیُک حال

بجُن یُس ہیوٗ چھینِن چھارُن تہٕ نارن مُسے تھکُن زانان
نظر ییٚمہ ژاٹھ گٲو نظر رو ہیٚنتھ مُہ زانیا کتھ ونان بوٚڈٕ بال

●

طۄال دِنُس عاقلو داد ہیٚو تس جاے ہلو
زیوٹھ قصہ تہٕ کرٛیوٹھ نیا آوس تہٕ افسانہ میون

نام پۄژ زُسے گرٛام گیاہ دَرمہ تہٕ اسلام کیاہ
دید تہٕ قصہ آن چھوٗن کعبہ تہٕ بتخانہ میون

●

یار خوٗدایا

کوٚہہ زانہٕ وُنیہٕ عاشہٕ متیٚن سنگدلن کر   اَسہِ یوٚس تُلَن پانہٕ وَلَن رخست شہانہ

چھم کیاہ خبر کُس دیدہ تہ قوٗرآن دِ یان پُھکھ   ہیٚون خوٗن غریبن تہ بُرن گنج تہ خزانہٕ

تنہٕ واتہٕ ورتاوان چھہ قانوٗن کرِتھ ناوٗ   ییم ظُلم ستم فند فریب حیلہ بہانہ

سأری چھہ دَیان رنگ چھہ بدلان زمانَس

پھیران فقط آسہِ نہ زانہٕ میٚون زمانہ

●

اگر چھہٕ میٚون جان تہٕ انسان مرِس منز

بے عار لاگُن یوٗت بے پرواہِ روا چھا

پانسے ژیٚنہٕ کوٚر ہتھس پاٗدہٕ میٚہ ماکینہٕ تہٕ خبر چھم

سامانہ پٔنُن پانہٕ کرَن ضایہِ روا چھا

گوٚڈہ پےٚ چھُم نہ سمان رُٹے دوٚیم چھُم نہ وَنن ووار

بے وایہِ ونہ ہے یُتھ بنُن بے وایہِ روا چھا

●

ونہٕ ہے تہٕ ونُن ماگژھ چھم دینہٕ ڈلُن میٚونٕ   ژٕ وۄتھ ژیٚہٕ بے پرواہ چھکھ پانہٕ پیٚمٕس میٚونٕ

وونِن کیاہ میٚہٕ گژھ چھم کینہٕ غرضمند گوٚکُن مُشنہٕ   ستھ جائٕ ذ میٚہٕ آسم تہٕ ژینتہٕ چھے سناژ میٚون

پرٚیتھ آنہٕ دچھان پانہٕ ژہٕ چھکھ میٚون احوال   ییم غم تہٕ ستم کیتھ چھم ژالان جگر میٚون

کس باوہٕ کمِس ہاوہٕ بہٕ زانم تہٕ بنُن پان   کم تیر تہٕ کم ضرب ژٹان سینہٕ سپر میٚون

بے عار ستمگار کران رنگہٕ ژرین رنگ   طاقن چھہٕ جران چوٚنہٕ سہٕ زن لخت جگر میٚون

ژٹھیوک ہمن میانہٕ کھوتہٕ چھکھ ژٕ تمن یاد   پرٚہ ہتھ کائنہٕ لگان زہر یہٕ نابد تہٕ شکر میٚون

لو کہ چار گذار یوم غمن منز تہٕ دوہ ذ چھم غم
کمہٕ حالہٕ تہٕ کیتھ پانٹھ سناپیٚرہٕ بجز میٚون

غریبی

دِلہٕ ضرب جگر نوٚن چھکان چھم میٚہٕ ستمگر   کس باوہٕ دشہتھ چھس تہٕ ہیکان ہائے غریبی

بے ہائے کمن آرہٕ ولن ورارہٕ ڈلان رنگ   چھک مارہٕ کران غم تہٕ ستم وائے غریبی

ہے ہائے کمن سازہٕ ڈیکن تازہٕ جوانن   چاوان زہر کی پیالہٕ ژاوان ہائے غریبی

امہ نارِ دزُن زانہِ تسندِ یان تہ پیٚے دوٗد — چھی وارہ آتشخانہ گژھ یکہ ہ ٔ نی کرِ اَے غریبی

نیوان کمہ پٹھٚن ہوش تہ چشمن نہ ٹھوان گاش — گاشس چھ کران گٹہ تاپس ژھاے غریبی

تتھ جایہِ سمبِتھ داگ دی تہ غم کیاہ زہ تچھ یوان

ہے ہاے چھ یتھ جایہ کران جاے غریبی

●

اکھ شار

وٗنان کیاہ بہٕ دیوانہ دیوانگی منٛز

مہ ان یاد آزاد نے پرانہِ گژھاوو

لہ ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزاد کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزاد نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جس میں یہ شعر لکھ کر اپنے شکوہ کو اور بھی موثر بنا دیا۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

شوقہ سان مأژتھ لولہ فرمانَن
آزاد آو غزل خوانَن منٛز

زانہٕ وٕنی پانٕے معنہِ اَتھہ زانَن
روشہِ بِیٚوٚٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز



پیامِ آزاد

غزل

ڳالهه رستيءَ لولڪي افسانو ونئي ڪيا — ديوانو ڳڻيتو بوالهوس نادانو ونئي ڪيا

ڳو شنو لو سوز سان اکڙ بول بو شاهه ڪر — بي هوش ڪري ٿڪ پوشي مستي مستانو ونئي ڪيا

فند باز يار و بازي گارو باز پٺين رزه ٿوُن — ڳوڻن ڙنيه ٿورو هي ڪعبي تي بتخانو ونئي ڪيا

ڳاله متيو رس لٺ گي ساگي تڙ تنڪارن — رنيتو ڪاله مٺڙي ونده ڪي سامانو ونئي ڪيا

مولوم گڙهان شيره سنڌي پاڇڙ ڇي ٺيڙ زو — ڇيران ڇڪه وائرانو پڇه وائرانو ونئي ڪيا

ڙله لاره ڇنڇه واره ڙنان ڇڪه ڙه اڏه ڦلي لو ش — شل ڇڇي ڙيه پنڻي مل بورت وامانو ونئي ڪيا

آزاده ونان آسني ڪيا هيندي تمسلمان — رندانه سه خن ڇڪه ونان نشروانو ونئي ڪيا

ڳالهه رستيو لوله ڪي افسانو ونئي ڪيا — ديوانو ڳڻيتو بوالهوس نادانو ونئي ڪيا

(٤ اڪتوبر ١٩٤٢ع)

غزل

نادان ٿوگت پانڙ صاحب خانو ونئي ڪيا — همخانو ٿقائي ٿڪ خود غرض بيگانو ونئي ڪيا

تاراج ٿيڻ واره چانئي پوشه چمن ڊڊي — ڇڪه روشه ڀهتو پانڙه باغوانو ونئي ڪيا

ہتوکھی سروہ گلو مہ ذی گاسہ تُلی رو دِکھ زن تل   گُو شالہ مارَن وارہ آتشخانہ وَنے کیاہ

آکھ سوزہ رسنیو سازو ایان ژا کھ رِندن منز   بیمار زَن لرِہ ساؤی تھک ارہ جانہ وَنے کیاہ

ژہی ڈِ نگن سیتہ جبرِہ ماران سوزہ ساہانہ   ژہی فوطِ پھلین چھکھ وَنان درگ دانہ وَنے کیاہ

بیتکِہ شا طسی گونہ چھکھ ژہ لاران کوت ماران ہانہ   بیتاب گگتہ ترَیشہ ہتہ نادانہ وَنے کیاہ

پاتالہ بیہہ ژہالہ نیحتہ آسمانس تام   وَنہ چھے نہ نیوان پان پتُن پانہ وَنے کیاہ

جانانہ پتُن چھے ژہ ژہاران خانہ بخانہ   ژہی پانہ کنے چھکھ نہ ہا نادانہ وَنے کیاہ

دیدارہ پہ ہیز گارہ ونہ ہے چارہ پتُن کر   چھی نالی گگتہ وہمہ کی زہ لانہ وَنے کیاہ

الھد ڈیڈِہ چانے بناس چھم لامکانک ہنگ   لھدہ شانہ کو ماہ ڈیؤ ٹھمک افسانہ وَنے کیاہ

آزادہ ژہ استادہ کوہستان پیھتر پیو
حائران چھس فولادہ کے انسانہ وَنے کیاہ

غزل

بے سوز دِل بنی کیاہ سوزہ کہ ترانہ والے   دِلس مخولہ مو کر دو لکہ بہانہ والے

بتخانہ ژہبی بنا وِلتھ کعبک بنا ژہ یہ ترا وِ لتھ   گینا یہ کیاہ خط کو رو نتم قبر انہ والے

تقدیر منٛز ژٕہ پانے تدبیر منٛز ژٕہ پانے
ژٕہی رنگ تہٕ ژٕہی زمانہ وہمہٕ تہٕ گُمانہ والے

نے دِل نہ سوز ہمت دٕزاکھ دِنیچی علمہ ہیتھ
امہٕ کھوتہٕ کیاہ قیامتھ آخر زمانہ والے

جاپان تہٕ چین کٔمی سُند مکہ تہٕ مدینہ کٔمی سُند
مجبوٗر زمین کٔمی سُند ہا آسمانہ والے

داژھ عزیبہ سُند آہ لرزان چھُ سور دنیاہ
سنگین یہ چون دل کیاہ رنگین مکانہ والے

یس چانہِ عائشہ باپتھ راتس دوہس ژھینان رٕٹتھ
کوٚہ چھی کھران تہٕ ہنز کیتھ مغروٗر خزانہ والے

کم چھ نہ گچھ کران چھکھ قانوٗن کِس خلاف یس
عدلکۍ مکانہ توٚہی رٕٹتھ رحمکہِ دُکانہ والے

آزاد اکھ ذرا دراکھ گستاخ شوخ بیباک
عرشک جگر کوٚرتھ چاک فرشکہ ٹھکانہ والے

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزکہِ ترانہ والے
ولس تحولہِ موکر لولکہِ بہانہ والے

غزل

کیاہ روزہ پردن ژھایہِ ژھایے سوزِ جگر میون
کر پھیرہ سبزی لولہِ باغس نیرِ یہ شرر میون

کُفرکۍ تہٕ دینکۍ نیرہ نہٕ اہریزہ تقدیرکۍ
بے کینہ اسِتھ ژالہِ کوتاہ سینہ سپر میون

فولاد ژٕد یِمُت نار ژٕو لٔگ خوٗنِ جِگر پچوم
وَنہٕ نام ژٕ یہٕ رٕوس کأتبہ برمہ شہہ کُن پیٚوٚ نہٕ یہٕ سر میٚون

تُل میأنی پانَن سارٕ سٔمیکھ بور کلس پیٹھ
مَلکن تہٕ فلکن لَرزہٕ دوٚرتھ ڈیشِتھ یہٕ جِگر میٚون

ظأىلِم تہٕ جأہِل دِژاس یُزٕ ی پأٹھو پیٚوس نہ پایُس
چھُنہٕ کأتبہٕ خط اُکھ وَنَن نَنہٕ وانہٕ سیٚنزٕ رمیٚون

ننہٕ راوٕ ہے آیِس کُنُیرٕ چون گُنبرس منز
شۄسترِن تہٕ مِسترن زہرہ کھعتہٕ ہیوٚوٹھ لونگ یہٕ شکر میٚون

یِم عقلِہ ہِندی زولانہٕ بہ گِتھ پأٹھو ژٕ ژٹھ دِژاس
یا زانہٕ یہٕ میٚون پان نتہٕ زانہٕ مَرشَر میٚون

ییٚلِہ لولہٕ چھَو دیدَو میٚہ محسنس تیز نظر ترٕأو
لَچھ پَردہٕ چیران ژاہ تیرکی پأٹھو اتھ میٚون

شوٗبی تہٕ زانکھ پانہٕ پنُن شانِ خمہ دأیُ
پچھے کیاہ ژٕ یہٕ مذکوم زِنیٚن مَرُن یاوُن تہٕ بجر میٚون

وُزٕ نو وطنَن شہمارٕ سندی پٲٹھی پانٕ یہ آزاد
تیلان چانی خانٕ مالین پچھے یہ زھر میوٗن

غزل

سیٹھے ولولہٕ پٲدہ کرٕ نوجوانو

شکایت لوکَن ہُنز مَہ کر نوجوانو　　ژٕہ کر پٲدٕ پنٕنُے جگر نوجوانو
ژٕ یٔژ پَچھے وہمہ بیٚیومت یہ تارِیم ہارِم　　ژٕ اَکھ ژھایہ پنٕنی مہ ہُر نوجوانو
لھدین آسمانَن بڈین خاندانن　　چھُہ چُونی پھٹرٕ نہ بجر نوجوانو
یقین پٲدٕ کر انقلابُک قدم تُل　　طِلسمات وٕ چھکہ فُٹہر نوجوانو
کمر گنڈ قدم تُل یہ دم چھی غنیمت　　سفر زیٚوٹھ چھُے دوہ لَتہ سکھر نوجوانو
ژٕ دوہ لتہ روزا استادٕ بنیٚن کو پیٹھ　　پنُن نیاے پانٕے اُنزر نوجوانو
پچھی زندٕ روزُن ژُوس گُنڈِش ناکر　　سبق زندگی ہُند ژٕ پَر نوجوانو
مودُر سازٕ سنطور سیتارٕ مہ ہم　　یہ چھے زندگی گیُتھ ژھر نوجوانو

چھُہ آزاد چانے ڈِگک ولولااکھ

یِتھی ولولہ پاٗدِہ کرٗ نوجوانو

غزل

پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ ناکرٗ

پزِہ پتے رزِہ لمٗ گنز رچپہ ویرسے   پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ ناکرٗ

زندہ مستانٔ زندگی پھیرسے   پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ ناکرٗ

دَلہ دِیر ہلہ وزہ بتھ نو پھیرسے   وَلولہ تمیٗ سُند تُلہ محشر

سہی گرٗ تیزِہ شال بییہہ ژوٗرِہ تِل ہیرسے   پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ ناکرٗ

بروٗنشِہ مس پتہ پکہ وزِہ تیرسے   پانہ تِہ بروٗنشہ کنُ نظراہ کرٗ

کھیِہ منز ماگرٗ ھکھ نِیہ منز وِیرسے   پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ نا کرٗ

مردی چھ پنہ سمن وتھرن ہیرسے   ژندنکی لاگِنی دارِہ تِہ برٗ

سمہ تِہ سیرِہ لاگِنہ بتھرہ کِنہ ویرسے   پزِہ شمشیرِ سے گِندِہ ناکرٗ

گوٗنہ چھُے لوٗگمت شوٗبہ دار شیرسے   بالا درہ پیٹھ تراوٗ ہٹ کرٗ

اَمِہ سستی ہُرِہ کیاہ ژھرِہ کلہ ہیرے   پُڑہ شمشیرے گسندہ نا کرّ
پعوختہ کار محنتچہ ویرہ تہٖ زیرے   وَ بِہ منّز سوّدرسس نیرتّیس شرّ
آرہ کوّتت تریشہ ہوّت پچھٹہ ماکیرے   پُڑہ شمشیرے گسندہ نا کرّ
وارہ وچھ اُچھرن دبرہ تہ زیرے   پڑہ بکّ چھنہ آزادس ڈرّ

موختہ چھنہ شبنم قُطرہ اَکہ زیرے
پَڑہ شمشیرے گسندہ نا کرّ

آسمانکی تارکھ ونان انسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات سن کر لکھی گئی)

زِ اوشہ گاٹہ جارِک نوار تو گتھ نار اِنسانو
کرُتھ اِنسانیت بدنام ہا بے عار انسانو

محبت بأ گراون رئیت کریونک قدرتن پأدا
زِیہ لوگت دین وایمانس کرُن بایار انسانو

تھوَیِ نے قدرتَ بنیتن خزانَ لٹان مرٗ راۆتھ
زِیہ اوسے بأ گراۆتھ کھیتون بنیوک شہمار انسانو

کُنے عالم، کُنے آدم نمس سیتۍ ماز مازس نم
یہ کمۍ ترٗاۆوی دِلس اندر دوٗیی ہنڈ نار انسانو

بنیوک درمک تہ دِینک تھمَ نہ دینک غم نہ درمک غم
کران انسانیت ماتم وُچھت چأنی کار انسانو

یزٗیا دِیُٹ سینہ انسانس تتھس دنیس تہ ایمانس
کران کُنۍ رس تہ یکسانس چھہ پیس دوٗ گنیار انسانو

کوٚرِتھ فِتنن فسادن ناو دیند اُرٕی وطن داٗرٕی
وُنان ییٚتھ چھُک ژٕ بیداۆری یہِ چھےٚ خمارِ انسانو

دِتےٚ برژم پنٕنیو ہی کارو دِوان چھُک قسمتکو بارٕد
ترٚان چھُک پرانوی تارٕو لگیٚ کتیٚ تارِ انسانو

دِلس منز اضطراباہ چھےٚ حُبابن ہند حبابا چھےٚ
یہِ سورُے میوٚٹھ خابا چھےٚ ژٕ گژھ بیدار انسانو

جگر یارن تہٕ غمخوارن رفیقن دوستن یارن
جگر کیتھہٕ پأٹھو کرادن ژٕ چھُک خونخوار انسانو

سنگ
دِوان چھُکہٕ پنٕنی باغس ژٕ مۆلن ذرٕوت پترن
گرس ینہٕ رٕس ژٕ چھُک پانےٚ گران کُرٕ پار انسانو

دِتےٚ ہأوِتھ ژٕیہٕ آزادن چھہٕ کیاہ انسانہٕ سند آدن
ژٕ سےٚ کن ہتادِ ہس نادن گمہٕ بان چھےٚ بار انسانو

دِ لکُ ساز

دہن عالمن ہیتں غوصہ غم مُشراوو دِ لکُ ساز
آوارو گمتین عاشقن سنبہ لاوہ دِ لکُ ساز

کغرکو تہ دینکو تیر لاؤ یم میسہ شکارو
صد پارو گوشت سینہ میون اُبلہ راوہ دِ لکُ ساز

غم چھمُ میہ پیشمی سندہ شوقہ یہ سیتارو وزان چھُمُ
کن نے سہ دلبرُ ہتاوہ میہ ماراوہ دِ لکُ ساز

اُمینن دِ ہتہ یم نیشندرہ موتیچہ ساؤی دیندارو
ساوِ نی اکی آوازہ عرشی وژہ تاوہ دِ لکُ ساز

تس پوختہ کارس پتھہ بہ کرہ ما جان فدائی
پیس گاپِ جارچہ تارہ گنڈی گنڈی ہتاوہ دِ لکُ ساز

مستی تیچ کرہ نیشندرہ ہتین غافلن بیدار
یتیلہ جوش لولکُ ہوشہ سان ورتاوہ دِ لکُ ساز

یُس ہوش تھاوِ حقہ روزِہ کنوٗ بوزِہ دِلکُھ ساز
جوٗشس اندر یُس آو تیٚمس راوِہ دِلکُھ ساز

یتھِ پاٚدِہ گژھن زندگی ہُنٛد سازِ واین دأٔلی
تٔلہِ ترٛاوِہ زیر و بم تیٚمن ہیٚچھناوِہ دِلکُھ ساز

یُس تارِہ لوٚلچہ ضرب لایان کارِہ خم دِتھ ہیوٗتھ
تس بیخودی ہنٛز میٚچھ نیٚندرِ پاوِہ دِلکُھ ساز

آزادِ یے ہُنٛد سوز لوٚکٹ میوٗتھ آزادس
خاموش رُوزِتھ عالمس بوزِہ ناوِہ دِلکُھ ساز

غزل

روزِہ ہے سانٛہِ دِلبر بوزِہ ہے افسانہ میون
بے وفا بیگانہ لاگان آدنٛکُھ جانانہ میون

کیٚنٛہہ پران کُفرٕکی ترانہ کیٚنٛہہ چھ دینکُھ دَم دِوان
چاٚئی نولن روٗچھ پموٗ داغو نِشہ دامانہ میون

کُنہِ کیٚنہہ باغس بیٚچہ لَم اَگُل چھُس وُچھان لۄکٕٹ بہار
کُس میٚیہ دُشمن دوست وَنہ کُس کُس مےٚ پنُن بیگانہ میوٚن

چھُس گریبان دِلچسپن زگن منز خۄنہ کنہِ لۄکٕٹ جنون
ہشکین پوش کران گژھتہ بلبُلِ دیوانہ میوٚن

قاہ میٚیہ لائیم حُسنہ کین تےٚ لوٚکین سۄ درَن اندٕ
بُس سَنہ تتہِ کُنہِ جایہ ڈیٚوٚ ٹھُم سُے موہلُل دُردانہ میوٚن

چانہِ ہاوسہ رنگہ رنگہ حُنکہ تہٕ لوٚکہ وہ کران
ینیٚنیٚنی ژھاین تہٕ گژاین موت گۄیت گمانہ میوٚن

کافری ہندی جاہہ لاگتھ کامہ دِیو لوٚب عاشقو
پدہِ میانیٚن دردہ دشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میوٚن

دُورہ دُیچھو دُپچھو ٹُورہ ٹوٚرس چھُس چیوان خوٚن جگر
میانہِ نفسی پنجرس رفیقہ ہیوٚت گرٕن زولانہ میوٚن

ژےٚ میٚیہ نیش مُس بانہ دوٚکہ پیمانہ نوٚہی نوٚہ نوٚہ شراب
تہٕ اد ساگرس پر اگر مستی چھاوہ ادہ میخانہ میوٚن

لولہٕ تیر لگِتھ ظالمن اَتھ آب دیتھک زہرہ سیتؠ
زانہٕ آزادٕ جگر یا سینہٕ بریانہٕ میُون

غزل

یُس درد ہیٚتھ نیران مردانہٕ قدم تراوے
ہر ریزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہٕ پھلے چھاوے

دٕلہ وِیر گنڈان جانس نیران مشر مأدانس
ییلہٕ شیر نیتانس دم نیرہٕ گرٛزُن تراوے

درتاو دلیرن ہنٛد کیاہ زانہٕ سۄ بلے چارہٕ
یُس گرٛایہٕ لگان آسن ہیتھ آسہٕ کھسِتھ کھراوے

نمہٕ لولہٕ کھوتہٕ بہتر زوالہٕ غولأمی ہند کر
استادہ جوانمردس یُس لول یتھ تراوے

یُس پایہٕ بڈس ایمان انسان گنیر یکسان
سأیلاب، ہوا، طوفان، تاران تہٕ نِزہٕ ناوے

پیٹھ نارہ ترٛٹن ہندی پائٹھی اُلراوِہ کھ ہٕن بالن
گُبچکہ ہواوٕ کی پائٹھی پوشن دِل پھولراوے

پٕز کنھ دیپہ انسانس پنہ نس رِکھو بیگانس
ہیندِس نتہٕ مُسلمانس وَنہٕ ہاتہٕ وَنٕنُ راوے

آزادؔ چھہ کمہ دِینہ اٰئینہٕ تہٕ سِندِس سینہٕ
پٕزٕ پتھ کانسہ شہ بے کینہ صوٗرت پننی ہاوے

غزل

دل ساٰنی مہ کر غمگین تقدیر لکھن والے
افسانہٕ پرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھہٕ انسانس تیرٕن منز ماٰدانس
یس توٚ گس تہٕ گِندُن جانس بیچارہ گِندن ہالے

گِندہٕ کیہٕ دِل کس زارس اَدٕ گِنہ سیتہٕ دِلدارس
ییٚنہٕ شورہٕ وُچھان نارس دزِہ پانہٕ بیٚمین زالے

دوہ یتھ پانہ پنُن سَستھرٕ کرٕ بَن پانہ پنُن رہبَر

اوتار تہٕ پأغمبر اِیوان اُسی یتھ کالے

دوٗ گٕنیار چھِ یِیلہِ مطلب پوٗزا پہ نمازَن ہُنٛد

سوزِس بہ پہِ بخشایش بیٚیہٕ توٗرِی لدِ یتھ ڈالے

اَپرزِس محل یُس کھالان یُس آسہِ پُرزِس گالان

مَردن فرِشتہِ نا انسان، شہٕ تہٕ یُس تہٕ تمُس گالے

بأیس دُشمن گو بوے خویش خوے سپُن بدخوے

کیاہ وُنتہٕ زہٕ پہ حأصِل اوے دِینک دَم دِزدالے

انسانَس کرِتھ نعمت گِنتھ پانہٕ کران قمہ درٕتے

رفہ پہ کہٕ اُسی اَلقن کیتھ ہیتھ اَندی اَندی سونہٕ بنِزہ مقالے

ہِنٛدِس تہٕ مُسلمانس شیرِ یتھ اکھ سی بانَس

زانُن تچہٕ اِنسانس کیاہ معنہِ چھُ مثالے

تس در دہِ غزل خوانس صد حیف ہزار افسوس

یُس خام خیالن پتھ زُد جان پنُن گالے

حاژان گومُت حضرت پیٖران خوداےٚ ہیٚتھ
پَرٚہتھ کانٛہہ چیٚنٛزٕ بے غارت ایمان مِنٛز زالے

کٔس ساز دِلک وایان یِم نادکٔس لایان
آزادن ہیٚوٚے انسان اَتھ زیر و بمس تالے

●

غزل

دِیرن سیٖتر تھاوٕ کھالے گژھی دِل تہ جگر پٲدا
چھِہ مُحبت بُزدلن ہِنٛزِ کران وسوس تہ ڈر پٲدا

گُلن منٛز چھکھ ژٕ تراوِتھ لرٕ بچیاوِتھ مخملٕک بستر
گُلن تہٕ گُلشنن اندر گژھان چھا شیٖرِ نرٕ پٲدا

ژٕ دو تھ تھاہ لاسے سوٚدرس ہاو لولچی تیز جولٲنی
ییمن بے سوز لہرن منٛز ژٕ کرٕ سوزچ لہر پٲدا

دُزتھ یِم پنجرہ تہٕ زولانہ ییٚن چانی اَکی شعلہ
دِلس منٛز جوش ایمانک یقینک سوز کر پٲدا

غوږ لائمی تے گدائی ہُند محبت زہرِ قاتل چھے
مہ بن احسان نکھے بندہ ژہ کر لولکٹ اثر پٲدا

وَتن منز چھکھ خدا اژھاران ژھارن رود مت پٲ
وَنے یتیمہ ستی یتھ پانس گوڈن لرسو نفر پٲدا

غریبن ہند جگر تہ دل بزان یم کیا زہ سخن چھے
امیرن ہندی خدا این تم تہ کری نہ تہ آسی اگر پٲدا

چھ قوم درحقیقت خاص انسانہ تلان ساتن کرون منز
ژہ وہ لاگ پانہ آدم گر ہتو منزہ ساس کر پٲدا

مہاراجن تہ راجن بیٹھ یمو کور راج تہ شاہی
یتیمی منزہ تہ زمینن وَنتہ کری نا تم جگر پٲدا

ژہ نیرِ واتہ اسے آزاد بے پرواخہ یس وَن
ہنر مند کُس ونی پانس کرِ تہ یتیمہ بے ہنر پٲدا

غزل

ییُس نارہ ترٛٹَن ہِندی پاٹھی پان سوزہ پننہٕ زالے

تف کھارہ بیابانَن ژھوٚرہ مارہ کوہَن دالے

سپٕجھے قبلہ منٛز ہاوان اِستادہ گیٔ ہُند شان

برخاک زٕیہٕ ترٛووُکھ پان چالاک نمَن دالے

دِیٛتھ سجدہ چھُہ ہیٚچھناوان یوٚد بندگیٔ ہُند فنّہ

"سوزُس بہ پہٕ بخشاییش بٔیہٕ توٗری لدِتھ ڈالے"

گرٛمد ترٛاو زٕہ ییم دابہ گوٗرَن تہٕ ملَن بابَن

"دِل سایٔ مہ کر غمگین تقدیر تھٲوکن والے"

قانون زبان بندی منز خانقہَن سوٗزِتھ

تتہٕ سپٕجھے نہٕ صعہ خندانہ قانون تھٲوکن والے

گوٚ دورِ ستمگاری دژلے عائشہ مٔتین ہندی دمہ

منحوٗس سیاہ تارک گیہٕ ژھایہ سنگرمالے

کیاہ ہاو جلالک نورٗ موختار بنِتھ مجبوٗر

بے تاب گوٚمُت آزاد کوتاہ پہ ستم ژالے عہ

عہ ایک مسودے میں مقطع یوٗں درج ہے ؎

یا ہاو جلالک نورٗ امہِ شانہٕ وٕسِتھ مغروٗر

نترٕ حکم دِہ آزادس حق چون ستہٕ نچھہ والے

(دگنجو)

غزل

محفلن منٛز خوش دِلاہ آتش زباناہ آسہ ہے

بوزہٕ ناداں سوزہٕ سان لولک ترانہٕ آسہ ہے

بُلبُلن ہُند آسے حسرتن دِل چھہ تاہم خوش کران

ہر دٕہ کاوٕو دردٕہ نیہ تمُت طوٗفاناہ آسہ ہے

ییم وٕنان اُسہِ ہِندی مسلمان بائی بارٕنی بابہٕ وائی

کیاہ تِمن نِشہِ بیاکھ کانْہہ ویداہ قومرانہٕ آسہ ہے

قوہ درس بیون بیون شوٗن پیلہٕ آسہٕ ہَن ملت تہٕ قوم
پرٕ پتھ اکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پرٕ پتھ اکھاہ ڈٲڈہٕ ہٹُم سوار
برونہہ پکان پتہٕ نیو کوہ ہٹیو کانہہ نوجواناہ آسہ ہے

گاٹہٕ جاراہ آزموٗم ژاٹہٕ ہالن پھیرہٕ پھیرہٕ
واسے تیتہٕ نیسان بنہٕ نک امتحاناہ آسہ ہے

لولہٕ والین ہوش ڈالینہٕ لولہٕ رٕسی کلہٕ واٴل آسے
ژھرہٕ کھاٴسی امہٕ خمہ تہٕ جاوان مہرباناہ آسہ ہے

زندہٕ دل عاشق تہٕ کرہ ہَن بندہ نی سیتی بندگی
بندہ گی منز زندگی ہُند اکھ نشاناہ آسہ ہے

نیرہٕ ہا سنیاس لاگِتھ فیرہٕ ہا تیمنی وتن
دوستن ییتہٕ دوستی ہشہٕ یاری زاناہ آسہ ہے

کیتو بہ چھم تمہ آرہ کتہٕ گے آسمانس کن وچھان
لامکانس پیچھہٕ تہٕ دیارن ہُند خزاناہ آسہ ہے

کیاہ ونان آزاد کُس بوزان تمہ سندی یم ورداکھ

زانہہ تہ لیکھان زلف و خالک داستاناہ آسے

۲ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

غزل

دردک ناریس لمہ لہ متز للہ وان روزِ نہ پردن ژھایے

تیرن تہ نیزن سینہ پُس داران کھوژنہ گژکہ وُنہ کرایے

کس کیاہ کرِہ ہُن چھند باز ترہ ہُن ارخوہ تہ زورہ تہ شورہ

لوکہ آکہ ضایہ چھہ پینان امہ ڈولچہ بھٹہ رائے

چھمہ کہ لدیانس نوُن چھم ژادان زخمن خوُن گوم جاری

زاہ کائلی وننس راہ چھم کھاران اخر آہ تہ کرِہ نایے

ریتہ کول وائتن موُلہ موکھ ویسرن تلہ کتر چھہ منہ ورہ

شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونت کالچہ گگرایے

نیہ نیہ کرِہ ون مال کوُت کال یکہ دترو گہ موُلہ ایزکہ دانہ

سُرتلہ کھوُ چھہ بیپٹھہ تیلہ کھالن موُلہ تلہ وبہ موُلہ طایے

لوکٕٹ نار بییہِ شعلہ گرِتھ ماران ژھاران پننے آدن

ظُلمُک آرہ پِل تیمہ نِشہ تھارن وارہ زِن برٕ بُزی لایے

مندہ چھان کیاز چھکھ لولہِ دِچھلاین تن دار ہاوطن دارو

گھرہ کین بیاین سرہ گی لیچُ بییہِ گیلان اَدہ ہمسایے

ییم چانٛژی پرزن چانے دمہِ سیتۍ ژھوہ ماربہ دژایے ٹیمس

شُری سندی پاٹھی چھکھ پننہ ین ژھاین کھوژان بےپرایے

سہ رنگچ دوہ دوہ کوہ لہ [illegible] نھ تہٕ زاٴنحتہ دوہ نہ میون چھپنہ مُشراون

پینٛدہ، رُنبیہ آرس، جِھتو، ویرناگس، گنگا یہ تہٕ جمنا سے

سیکہ ماٴدانن پوشہ وُنی پوش فوٴلی ییمہ در شینہ کے جوشے

لنکایہ زاٴلیتھ آہ مژ راون گوُ پیہ منتز متھرایے

مَرِتھ گوم ییمہ گاٹہ جارکہِ دفترہ کعبہ چھم نِشہ بُتخانس دور

لولکہ ژاٹہالہ آبہ قہرانکو ڈینہٹھم منتز گیتا سے

وطنکٕ سوز لوگ میون ہٹ آزادس تراوِن ساری ہاوس

باغچہ مسولہ کھاٴسی ہیتھ پژاران اُسہ کُن بتیہ بیہ نایے

٢٥ مارچ ١٩٤٢ء

نوٹ: ۱؎ ایک نسخے میں یوں درج ہے ۔ کعبک تہٕ بتیہ بُتخانک نیاسے (گنجو)

غزل [١]

بۆ ہا لالہٕ وَندے لال بۆ نو ژالہٕ جُدائی

بۆ ہا ساس مُلِتھ نیرہ کرَے کاسہٕ گدائی

کُس بادہٕ پنہِز داُدی کُس ہادہٕ دِلکی آرخ

یَس سیتو اوسُم وعدہ تمِس چھُم نہٕ وفائی

پرٛیتھ کانٛسہٕ پننیٚ کینہٕ چھُہ آنہٕ دِلس ژھاے

ہے ہا سے مہ روز ژھایہٕ پنُن سینہ صفائی

ہیم چانٛی بختاوار سارِی میانٛی نہٕ زورا دار

کینٛہہ چارہ پنُن چھُس نہٕ وُچھان جبرٕ و ادائی

انصاف چھُے نامیانہٕ تیمہٕ موصوم عیانکُ

ہے ہا سے بے پروایہٕ یہ کیاہ چانٛی خدائی

چھم ناٹھہٕ جگر پارہٕ مَران خاقہٕ اُچھن تَل

بیگانہٕ کران عاشق کھیوان میانٛی کمائی

ژھکھ چون زوٗسے اوت تہٕ باقی یہ تہٕ ژھکھ میون
بنیہٕ وُچھتہٕ ہمَن خوش نہ پیوان میائٕ بجائی

یُس کاشہ تہٕ بوزان لول تہٕ ہاوس چھہ کُنی کتھ
سہ چھُہ نازکران تازہٕ گلاہ مُشکہٕ ورائی

گدٕرَن تہٕ بنَن بوز کتھاہ کَس تہٕ بنیتھ آو
زانُن تہٕ وَنُن زانہٕ دُنیو زان عطائی

آزاد یہٕ کُس سنگدلس سیتو گییہٕ کامہ
پُزٕ پائٹھ چھہ راوان جائی ساڑی جان فدائی

لہ غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ غزل ہموطنوں کو اپنے حالِ زار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپرواہی سے متعلق ہے
(گنجو)

گژھنے پرواز طوطس بُلبُلس کاوس تہٕ شہبازس
ولیکن دُچھہ تفاوت کیٛرش پروازس تہٕ پروازس

عذابہٕ تیز طوٗفانہٕ ڈراں چھا لولہٕ دیوانہٕ!
مُتِس زنجیرہٕ زولانہٕ چھہٕ شوٗبان تارہٕ زَن سازَس

کمھِن ہُندرس الگ چیزاہ دِلکہٕ آلوٗ الگ چیزاہ
ہِشر چھا گرٕ تہٕ گوٚندٕ اُسِتھ مہاراجَس تہٕ مہرازَس

دِریچہٕ آواز پانے سوز پانٕے ساز تہٕ سنطوٗر
سوٚ خُن بازی رٕٹان دامَن گیوٚن وائلس خوش آوازس

بِہان یَیلہِ زندگی ہُند سازٕ وایَن وائلِ گوشَن مَنز
گژھان مُشتاق بوزَن وائلِ سارنگَس تہٕ شہنازَس

کران عشقَس ہوس بدنام لوٗ بیا عاشقن ہُند دِل
دوہَن تارَن ہِنٛدیٚن یارَن تہٕ سازس نازٕ اندازَس

وُچھان مغروٗر پانَس کُنٛ زمانس کُنٛ وُچھان قند باز
نظر پیٚیہِ ساعتہٕ آسان زندگی کُنٛ رِند جانبازَس

مُدانیرِی ژٕیہٕ نرِشَس پانَس نہٕ مَنز کابَس نہٕ جنّت خانَس
نوٗ نمُ ہِینٛدِس مسلمانَس وَنَن گوٚژھہٕ محرمِ رازَس

ہُران کمزور ڈیشِتھ زورہ والین زور تہٖ ہِمت
کران تیزی تہٖ گرمی شۄراکھ بَیلہِ زمی وُچھان مازس

خطا کیاہ پیٚچھے ژٕ بیٚہ اے ظالِم بہٕ چھُس پانسے پنُن قاتِل
وُژان یٚیلہِ جانوارن دیدن پیوان وَلتھ تیر اندازس

ژٕ یِہ نَے خوفِ خودا اوسُے خودایس کونہٕ ایوان عار
خداوندی تہٕ جاٗنی پاٗلٹی زاگان میاٗنِسی مازس

یِیِتھس بے عار تقدیرس نتٕمن زانہہ چھُم نہٕ دِل مانان
ژٕہ مارک خوٗنِ دل وُدی وُدی بہٕ لاگا چھٕنہٕ درواز س

دِتک کمیٚ بازی گارن ژٕم پریشان دِل سیٖنہٕ یک دم
حجازس، ملکِ چینس، روٗم وشامس، ہند وشیرازس

فرنگیو زال ژاوان آو اوٚنُن لیہٕ[۱] داو تہٕ دُری یاو
پتہٕ پانس بُڈلتھ گرشہ ناو بے انصاف فند بازس

گرشھان آزاد گُلزارن تہٕ یوٚد سیرس چھُ یارن سیٚتی
نظر تھاوِتھ تہٕ کن داٗرِتھ چھُم آسان دردہ کِس سازس
۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء

---

[۱] اوٚنُن لیہٕ داو تہٕ دریاو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوا اور پانی کو قابو کیا۔ (گنجور)

غزل

دُلو رندو چھُ مَس بَرِ بَرِ خُمن شیشن تہٕ پیمانن
پیاپے اُلفتک مے چیٚتھ کرو گژھتھ لولہٕ میخانن

چھُ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولکُ مس بران کھاسن
کرِتھ بأراو نأوِتھ پان تہٕ اأوِتھ زُلف پیچانن

قُمرِ، کستورِ، جل، بُلبُل، تھرِ پیٹھ اَز چھوان ربلگل
گُلو تہٕ مسوَلو دِتی چاک دامنَن گریبانن

اَتھن کیٚتھ پیالہٕ ہیتھ پٔراران کمہٕ تان حالہٕ یمبرزل
چھُو یر لوگُمُت چھُ اَچھ نوشن بنفشن عشقہٕ پیچانن

بہتھ خوشبو گُلن اندر ترانہ نو بہاروک بَرَ
وژھے وٲلنجہ لولہٕ برَ نوٚن باغَن گُلستانن

غمن منز تراأو دینداروٚ، ستمگارو، دلآزارو
یمو زولانہٕ نقاٲدی کرِ کرِ کمن ششیر نیستانن

کوٚرکھ تاراج ژٕدۄکھ زٕہرٕ کیاتٕ ن تہٕ یارانس
دِلس منز کینہ تھۆوِی بُرٕی بُرٕی ہِندو دینن تہٕ ایمانَن

پٕران افسون ہاوان رنگ تہٕ نیرنگ جادوٗگر
کران آے خار گُلزارَن صرف تہٕ گُلنہ پیٚشانن

یہِ تے دوٚگنیاہ رُکے رنگا تہٕ یکسانک بہانہ بوز
نٕمَن ہیوٚت برہمنو کابس مُسلمان ژٕلے مُبتخانن

بہارٕکی دمہٕ تہٕ باوُن 'عید' دیدن یارہٕ سٕند دیدار
یِیٚز یا وُنی کین نٕمَن سعہٕ رگس بٕرٕمن حوٗرَن تہٕ غلمانن

عذاباہ کٕڈ یہٕ ہٕٹ روزُن زندٕ ظالم بندگی اندر
کرُن قمہٕ ربان زٕوٕ تے جان زنجیرن تہٕ زولانن

یِوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوٗزِتھ شاد پیٚنان دِل
چھُہ سوزاہ یاوِنک آزادہ چانہِ تازہ اَفسانن

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء

غزل

بو الہوس دیوانہ لاگُن ووُلہِ دیوانس پژِیا
براٹرِ سپدی پاٹھو زاگ ہیٚنز شیرِ نیستانس پژِیا

ییٚمہِ گماٹن پھاس ترٲوِتھ پانہٕ واٹِنی زوٗٹھ نمہٕ تہٕ ماز
ناز تٕتھ پیٹھ گاٹلس ہیٚندس مسلمانس پژِیا

ییٚمہِ یقینن کینہ رستیٚن بارہٕ نیٚن دوہن کرِ جُدٲیی
سپنہٕ دارٕن وَننہٕ تٕتھ دپنس تہٕ ایمانس پژِیا

دیٚن یوٚد مُشراوِہ یکسان کافری تمہٕ خوتہٕ جان
ہاژہ لاگِتھ داغ تھاوُن پاک دامانس پژِیا

کافری دوٚگنیار تھاوُن دیٚن داٲری گوہ گُنیر
نفرتیچ اُتھین ملہٕ ورٕنی دردِ پیمانس پژِیا

زندگی کیٚتھ زہرِ قاتِل بندگی شرمندگی
اَرکھلس دیٚتھ سَگ، بُرن گوہ ڈمنز گلستانس پژِیا

کیاہ کرٕن گُنہٕ رسس تہٕ لوٗلس بٲزی گارٕن ہِندی فریب
وُنہٕ واوس، گرٕدِہ کھورٕٹُن مردِ مٲدانس پزیا

پنجرہ طوطس بُلبُلس قمرس تہٕ جلہسی کیٚتھ گرٕان
دل ہراوٕن سختیٚن اندر سوخندانن پزیا

ہیہہ پکان بے دایہ بروہ نہہ کُن شال وُچھان پھیرکر
مومتیٚن پیٹھ مور دِہ الگُن زندہ اِنسانن پزیا

گاش اُسِتھ کیا زِہ چھٹک اَنمانہٕ اَنمانہٕ پکان
دِین بَرٕ دی بیمارہ سِندی پاٹھو منز اُرس جانس پزیا

لامکانکی[1] قِصہ نہ اوٚتھ یاد متو شروُتھ وطن
شِنیہن منز واو میٚنُن صاحب خانس پزیا

داٗدی لد آزاد لٕہوان آسہِ کانہہ ضرب جگر
زانہٕ نیٚ الزام دِیُن پننس تہٕ بیگانس پزیا[2]

(۲۰ رجب سنہ ۱۹۴۳)

---

۱ دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے ؎ چھُنہٕ کانہہ چیز آہ ہُلمٕ دٲرِتھ منگان لے آسمان
بے سبب آزاد دِیُن آزاد نس پانس پزیا

۲ ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے ؎
قدرتن چھے بخشمت پرواز کرنک ولولہٕ ژھایہ رٕژُن مٲے ہیٚتھ گیتا پہ قدم آنس پزیا
(گنجو)

غزل

بے دردٕ ژٕہ دِل مۄردہٕ میٚنہٕ چوٗن غمہٕ صبر گژھ ہیتم کیاہ

گوکھ مارٕ ہا بیمارہ خبر چھے نہٕ وَیم کیاہ

بے دردہ پٔکس پَردٕ ژٕ زٕہ بہتھ چھُے ژٕ نیٖ اُچھن پیٹھ

وُنہٕ چھُے نہٕ ایوان پَرٕ تہٕ بنٕجس مازٕ تہٕ نَم کیاہ

انسان وُچھم لول بَران شکلہِ تہٕ رنگس

اِنسانٔ نیتس نِشہٕ عرب کیاہ تہٕ عجم کیاہ

یُس دِین بہتر تراوِہ نیٚندرٕ یادِہ بید ارن

نتمہ دینہ خمہ تہٕ بھنگہٕ تہٕ اَفینہ چھِ کم کیاہ

ہا رِندہ ژٕ نیٖ چھے زندگی ہُند پِہ سفر زیٖوٕ نُٹھ

یَس یوٗت سفر آسِہ سُہ ٹھہراوِہ قدم کیاہ

پُٹھ پَردہٕ ژٕ بٹھتھ بروٗنٹھ رٕٹھتھ چھے ژٕ نیٖ خودائی

پٔتھ برونٹھہ پِہ اکھ پَردٕ ژٕ بٹھتھ خوف تہٕ غم کیاہ

ماران سۆدرہٕ لہرہٕ، ہیوان غم نہٕ بھٹین ہُنـد

سـاٗلاب وُچھان کونہٕ چھُہ سُتر یرتہٕ چھم کیاہ

دپـندارہٕ ییم جاٗنی کار چھ یوٗد اصل حقیقت

ادہٕ وَنہِتہٕ اَپُزٕ، باٗزی، فریب دھوکہ تہٕ برم کیاہ[1]

•

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے:۔

مرٕنکو نہٕ زنہکر قصہ زانن پیرتے درویش

آزادہٕ بَن آزاد مرٕن کیاہ تہٕ زَنم کیاہ (گنجو)

عالمِ عبرت کا ایک لمحہ

گرٛ ھان چھُم پارہٕ پارہٕ جگرس زٕیَنہٕ کُن وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خُمارہٕ ہتہٕ لوہکہٕ چارہٕ میانے

چھوان اُسـس بہٕ جایہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ گاشے

دُبارہٕ گرٛہ تارہٕ کرتہٕ باشے بہ وارہٕ بھولہٕ ہا بہارہٕ میانے

گُلالہٕ ناوُس گگَے بہٕ پاٗری کرٛزٕ کی بُمَن گوٚسے زٕیَنہٕ گمہٕ ہبا رٕی

میٚہ کوٚن بنیہ تکتہٕ سومہٕ طاٗری ارامہ میانے قرارہ میانے

زٕہ عارہٕ برٕ ژوٚ بیمار چشمو ژھان کیاہ چھک میٲنہٕ وارہٕ وارہٕ
یہٕ کیاہ کرٕ بیقرارہ پانس لگے چھم کیاہ اختیارہ میانے

وٚنٛدے پنُن زوٚ لگے بہ پأری چھہ دیارو سیتی یار سأری
دُعا کرٕہم یا دوا میٲنہٕ کانٛہہ دیمُ تہٕ کمہٕ اعتبارہ میانے

میٲنہٕ اُچھ اٚنے ییم وٚدان تہٕ ریوان وِداکھ دیوان تہٕ نالہٕ دیوان
چھُہ کر خودایس تہٕ عار ایوان زھر یو اُکھوٚ زارہ پارہ میانے

جُکھتھ تہٕ جوٚرِتھ، کرٕتھ کمأوِتھ، نصیبہ میانے یہٕ غم تہٕ ماتم
شراب خانن تہٕ وازہٕ وانن چھہ زندگی کارہٕ بارہٕ میانے

برٕتھ ریوان بانہٕ یتھ زمانس فرٕتھ غریبس تہٕ ناتوانس
ثنا بوٚدِن مالکِ جہانس، ہُران کیاہ چھس دزارہ میانے

نیٚن تہٕ وارِن پھُلے چھہ گجرٕ اما یہ تھٕرٕ میأنی کونہ پھوٚ گجرٕ
بہ زوٚنہٕ ہندی پأٹھی کاژاہ گجرٕ ژٕہ کُنہ یکھنا بہارہ میانے

غریبہ سنٛدی دوہ تہٕ کأنٛہ فیرن ہوٚس تہٕ ارمان تھندی تہٕ نیرن
دِلے غمکر جامہٕ وٚلِتھ سوسن چھہ لان آسن مزارہ میانے

وُچھمنہ تہِم دوہ غریب آسِس غریب کیاہ بد نصیب آسِس

ژٕہ وارہ آستم تہٕ وارٕ وُچھہک شفیقہ نہٕ غمگسارٕ میانے *

۴ جولائی ۱۹۴۳ء

* معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پایِس پیتو انسانہٕ بے پرواے ژٕہ مولاگ"

مستانہ چشمن سرمہ کنٕے ہاے ژٕہ مولاگ

وہمو گمانوٕ زرد کوٗرٕکھ دردٕ گلابو

شہبازٕ لبہٕ ہارہ ہنز فرٕکہ راے ژٕہ مولاگ

چھُک شیرِ نیستان تُلکھ لرزہ جہانس

بیرن بہٕتھ تَل شالہٕ سندٕ پاٗٹھ ماے ژٕہ مولاگ

پیٚتلہِ سوزٕ آسی کوہٕ مارٕکھ لہرٕ سوٚدرٕک پاٗٹھ

زاتٕچ مہ پٕنٕن سینہٕ گژھ کھرٕنی کراے ژٕہ مولاگ

چھُکھ ابرِ رحمت تازٕ کرُن زندگی ہُند باغ

...کیاہ کرٕ ژھایہ ہوٚل ژھوٚرٕ نیاے ژٕہ مولاگ

چھک سجدہ کران آسمانن خـانداتن کیُن

زو لانہٕ پانٕس پانہٕ سر تا پاے ژہٕ مو لاگ

دُنیا پنُن و اَران کوز تھَن شِنیہن لاریو کھ

موٚختس ترٛ ہانگنہٕ گاڈِہ ہنٛز بسلاے ژہٕ مو لاگ

فٹ نوٹ:- یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محو شُدہ غزل شاعر کی نظر ثانی سے محروم رہی ہے۔ (گنجوٗ)

غزل

لاے محبتچ کمند ملکِ خوٗدا شیکار کر

روزہٕ محبتچ کھتـاہ سوزہٕ دِلس مہ عار کر

ہردہٕ وِزے ژہٕ دِل مہ ہار یہ چھُ پیام نو بہار

تازہ گُلن چھُ اِنتظار تازہٕ دِلک بہار کر

بزم ترٛ فریب چھہ زُلف وخم ناز و ادا ترٛ ہاشرہ تم

زندگیے سہ کر سبتم دندہٕ ہنا ژہٕ عـار کر

زون میہ وارہ چون شان، لون ازل تہ لامکان
زنشہ محبتس ویٹان ؟ عقل تہ گاٹہ جار کر

عشق ژ ھٹان شُلہ نار حُسن کران اِنتظار
ژھایہ مہ ٹھاو پنن خمار ضایہ مہ لوہ کپار کر

زانہ بچارہ بندہ کیاہ لول بُرن شہ وینہ کیا؟
بندہ گین خوشامدن زیادہ مہ اعتبار کر

توشس ژہ " دپدہ " اُلفتس پوشہ ورس محبتس
" بوزہ مرتس " قیامتس زیادہ مہ اعتبار کر

نالہ رٹن ژہ بالہ یار زار ونس اُنس ژہ عار
وعدہ کرہی شہ بار بار زیادہ مہ اعتبار کر

بُرون فسانہ کفر و دین پادہ ژہ کر کنس یقین
زان زمانہ گُر تہ زین یان ژہ اَتھ سوار کر

عرش تہ لامکان چون' دیر و حرم دوکان میون
نو چھ لدن مکانہ بُرون اَذ نہ بگاہ یہ کار کر

پردۂ ژٲٹھم میہ لچھ تہٕ ساس چون بحر بہٕ وُچھنہٕ اَس

اَز بہٕ ژاٹھتھ پہٕ پردۂ دژاسس خشم ژٕہ کر خُمار کر

از چھُ میہ یاونک حباب، از چھُ میہ لولہٕ اضطراب

کھتی کرِم گنہ ناہ ثواب اَتھ ژٕہ بگاہ شمار کر

آزادن پہٕ ساز و سوز تازہ بتازہ وارہٕ بوز

شعلہ تہٕ نار ژالہِ وُن دِل تہٕ جگر تیار کر[۱]

•

[۱] طبع شدہ غزل صرف شعر ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۳ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابلِ طباعت نہ جانا تھا۔ (گنجورؔ)

غزل

گژھِ رس معنہٕ بیٚلہِ زون انسانن کتہٕ روٚد نفرت وحشت کیاہ

یکسان ژائنتھ دوٚگنیار ترٲوِتھ دُنیا دارس تہٕ غربت کیاہ

گرہٕ بکہِ نادن شوٚبہ گرہٕ والین یَس ژھتھ لازم تس بیٚتھ بوگ

بے انصاف بیٚلہِ لوگ خانہ دادن شرکہ تہٕ باژ کرس یزت کیاہ

پوشہِ تھرِ توشن ژٲرِن تہٕ پوشن، پوشہِ نول آسن پنجرن منٛز

باغ آسہ چھاوُن پانٛژٲلی کاوَن اُمہِ کھوتہ حسرت عبرت کیاہ

جگر کہ خوٗنہٕ سیٖتۍ تَنگ دِزہٕ پوشن گرٕ زِ یِچھ ادہٕ پوشنوٗلی گژھ

یِیمہٕ سیٖتۍ ہول گژھہ لولہِ دیوانن تیٚتھ یارانس لذت کیاہ

کلہٕ ییٚلہِ ژھاسُن ہیوٗت ولہ ویٚرو براندن بیٚتیہ برٕ نیاسُن میٖچھ

گاٹُل کیاہ مَنگہ اُتھ گاٹہٕ جارس غارتہٕ وول کرِہ غارت کیاہ

کمہ گوٚر لاگُن گُنہ رُک دم دِیُن دوٚگنیار تھاوُن وٕہندس منٛز

سو نہٕ کیٚن بیالن رہہ پہ کیٚن تھالین برٕ برٕ نُنہٕ روٗس نعمت کیاہ

میٚنے دِیُت کُن اَتھ دَرمس تہٕ دِینس میٚنے لوٚد کابہٕ تہٕ بُت خانہ

گاٹُش ہوگاہ منٛز بازارن کرُژ یارو شُہرت کیاہ

پنہٕ نے کرتوت جنت تہٕ دوزخ یعنی سورُے پانس تام

کأنسہِ ہُند ایحسان ہیوٚن کوٚہ پانٛچھ کھارٕنی کأنسہِ ہنز منت کیاہ

وطنک بٔزم دِتھ ہیوٚت انسانو ہارُن خوٗن انسانن ہُند

گرٕ بدہ سپدِ پٲٹھ مہٕ ردارس لٲران لولہ شاہ پأزن غارت کیاہ

بنٛدن چانین بنٛدگی ہنٛد زرشژ ومِشت بنٛدن بنٛدن مژ

چانِہِ ڈارہٕ چھکھ مَرہٕ مَرہٕ لوگمُت کرہٕ یک زٕہ تہٕ چائی زحمت کیاہ

۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء ۔ وتستا

غزل

عاشقی ہنٛد شور وشر چھا فتنہٕ بازار چھا

مارہ کُن مژ شولہٕ ماران دٕنتہ لوکٹ نار چھا

شیر مردن سیتہٕ چھکھ نیران ہمیشہ جنگہٕ باب

دردہ نے دستور دِن چھا باغ شالیمار چھا

مردِ مٲدان ھتاوِہ کیاہ پیرن تہٕ سادن نش امید

بندگی مژ نیزہ چھا ابریزہ چھا تلوار چھا

کیاہ کرن یم فتنہٕ گر یکسانکس شہرس اندر

کابہ چھا، بُتخانہ چھا، زُلف مالہ چھا زُنّار چھا

ولہ خنجرٕ تُل پوٚتُس پَتھ ہوٗلہ سیتۍ گوٚو دل خرابؔ

عشقبازی منٛز یِوان آرام کرنُس وار چھا

اُمی نگارَن پیوٚختہ کارَن منٛز اِشارَن دیُت جوابؔ

خشم چھا خُمار چھا اِقرار چھا اِنکار چھا

دل پریشان عقل حیران ضایہ گوٚمُت لوٚکچار

ژٔرم دِوان خوٚرشباش یارَن صورتک جرد گار چھا

یُس غزلخوانَس چھہ توٚشان دردہ باغچہ مسولہ

راوہ ران آگالہ پوٚشن پٔتھ ہیٚن لوٚکچار چھا

نارہ وُزملہ ژٔراوِہ رَو اُلراوِہ جنگل کوہ تہٕ بال

ژٕنجہ سوزہٕ چھہ ڈٕنجہ روزان خانہٕ مول گُلزار چھا

دردہٕ سوزُک مَس جُدا اگری گری کمتھَن ہُندرس جُدا

موٚہ خُتہ ہارس سیتۍ شوٗبان چرٕنہٕ جری جری ہار چھا

ضایہِ گمتیٚن دردہ باغَن آب دِنہٕ ہمدردٕ آے

کاشرِن ہُند بخت پُرزی یا ظٕہ وۍ زگوٚمُت بیدار چھا

پوشہٕ موٚت آزاد بُلبُل دزاو چھاوِنہٕ لولہٕ باغ
یارِ مینن کیٚتھ گُل تہٕ سُنبُل کاشرِن کیٚتھ خارچھا

۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء

غزل

برجستہ پھٔلۍ لبچھ دردہ گُلن از روشہٕ یہِ کُن جانانہ شوٗ بیا
روپوش یہِ ہتھ یتھ پوشہٕ ڈلُس تاراج کرِن غنچہٕ وانہ شوٗ بیا
مس پیالہ پچُھو دۄہ ٹھ ڈالہ رٔٹمو از داد ہیمو یتھ سوزدِلس
منز خانقاہن بے سوٗد کرِن آلوٗدہ پنُن دامانہ شوٗ بیا
گُل جامہ ژٔٹتھ آسے لوٗلہٕ اندر لالہٕ وان پنُن صدپارہ جگر
عار پچھے نہٕ یوان منز دادی لدن بے دردہ کرِن شادیانہٕ شوٗ بیا
گاہ کابہ گاہ بُت خانہ وُچھمُک امہٕ کینہ دِلک آیینہ رُوچھمُ
یتھ جایہٕ سہ میون جانانہ یہان تتھ جایہٕ تھوٚن بیگانہٕ شوٗ بیا

لکہِ آنہٕ لبِن جانانہٕ پننۍ دامانہٕ رٹتس بے وارِ ونس

زولانہٕ کرِتھ بے گانہٕ لکن اتھ دِیتھ پننۍ دیوانہٕ شوٗبیاہ

آزادہ مہٕ رٹھ دامانہٕ لکن دوٕہتھ پانہٕ پننۍ ژٕہ سامانہٕ بن

موٕختار ژٕہ ژھک مجبوٗر مہٕ گژھ بیمار بنن ارِہ جانہٕ شوٗبیا

۱۵ بہادون ۱۹۹۷ء ب

غزل

دوٕہتھ رندٕ یوٗت کال زندٕ ونہٕ نیٚ آسو   پانہٕ واٗنۍ کاسو پننی رنیا سے

باغ سون راوہ روو لگری لَد گاسو   ییٚنہٕ پیٚیہٹھ باگزی گار باغوان آسے

تیٚ ہیتو چھہ عاشن تیٚ کوٗر خاصو   پانہٕ واٗنۍ کاسو پننی رنیا سے

پیرو تہٕ سادو بیتیہ سٹنز یاسو   حنایہ کوٗر یاوٗن سون ہے ہاسے

خاکس ہیتو ملہ نوو وسواسو   پانہٕ واٗنۍ کاسو پننی رنیا سے

شیشس سپنہ ییٚلہِ دور الماسو   شیرِن کھوژھ ناوہٕ براگری آسے

اَپزِ سس ڈِجہِ ڈِجہ کوٗر اِجلاسو　　پانہٕ واٚنی کاسو پننی نیاسے

بسٚتی ینٛ شِشنیاہ کوٗر دَفواسو　　لوٗلیچہ پھلیے تراوکھ ہاسے

زٕوٗر ہموی کرٕی یمو ہرقوٗ تہٕ عاسو　　پانہٕ واٚنی کاسو پننی نیاسے

تالہِ بیٹھ پادیٚلہِ کھاری لَتہٕ داسو　　شیرہ ہند اچھ پوش پُرٛزنہٕ آسے

دارِ دارِ بیٹھ ہنگن جاے کرٕ نیاسو　　پانہ داٚنی کاسو پننی نیاسے

گاٹلہِ اَمہِ کھوتہٕ موے وال پہاسو　　تمہِ مٔنزہ گاٹہٕ روٗس نیری کیاسے

دوٗلہ یتیمہِ ظُلمکی کوہ تہٕ بال ٹھاسو　　پانہٕ داٚنی کاسو پننی نیاسے

اَسہِ تہٕ آزادس یُژھ بران آسو　　ژھ بران سائنس وطنس ماسے

یُتھ ژھۆکہ کانہہ نیران مٔنزٕ پچھوساسو

پانہ داٚنی کاسو پننی نیاسے

ہا وطن دارو

تَن دارو وطن دارہ، پَنُن وعدہ وفا کر — تُل لولہ قدم شوقہ وَتَن پان فِدا کر

سیٚود روزِہ کمان یوٚد، تہٕ لگیہ تیر نشانس — کُنہِ ساتہٕ پہٕ سیٚود پان پنُن ہوَل تہٕ ذرا کر

راتس تہٕ دوہس چھکھ ژٕ وُچھان پنُن پان شب — اکھ لولہ نظر زندگیٔ کُن تہٕ ہنا کر

بلبُل ژٕ بنکھ یعہ لِہ اندر جاے کرِنےٚ گُل — یوٚدوَے ژٕ گدا چھکھ تہٕ ہا بہتہٕ دٕوِرہ صدا کر

مندورِہ لدَن وائلی وٕدان آے برس تَل — مندورِہ چھاوَن والِہ ذرا خوفِ خدا کر

ہارندہ یمَن پیٚہ ختہٕ کتھن سعہ ختہٕ ہران چھے — نِشہ زندہ دِلن زندگیٔ ہشر تہٕ کتھا کر

اکھ کتھ چھہ وُچھن پان بیاکھ کتھ چھہ سرُن پان — تھوٚ چشمہ تکھتہٕ پوٚر، نظر دوٚر ہنا کر

منصور تہٕ انسان نمرود تہٕ انسان

انسانیتچ فرق ژٕ انسانہ ہنا کر

غزل

افسانہٕ جُدا ساز تہٕ سامانہٕ جُدا میون

موے خانہ جُدا شیشہ تہٕ پیمانہ جُدا میون

خُمار پَنُن سوز تہٕ ساقی میٲنۍ پَنُن دِل

چھُم ساز پَنُن سینہ تہٕ سنطورہ صدا میون

دِینداره ژٕ یہ چھےٚ دِین پَنُن چھُم میٲنۍ پَنُن دِین

ایمان خُدا چھُن تہٕ انسان خُدا میون

مَندرَن مشیدَن دَرم سالَن چھُن خُدا خموش

لولُس تہٕ کُنہ رُس درد دِلُس اَمنی خُدا میون

پھیوٗرُس حکیمَن یاد رُٹھم بُرہمن ساڑَن

زخمَن تہٕ دادِین پانسی رَنِش وُچھ تہٕ دوا میون

نے رشک نہ چھُم کینہ نہ وسواس نہ چھُم خوف

یارَن رفیقَن رو برو آینہ صفا میون

چھِس دوستی ہند دوس یہ دُشمن میٲنۍ کریم کیاہ

یتھ دوستی ہِشرہ وارہ منز دُشمن تہٕ گلا میون

یوٗت کال چھہ انسانہٕ سِندِ کھوتہٕ مسئلی دیار

تیوٗت کال میٲنۍ پیٹھ راج کرہ محتاج گدا میون

آزاد بنٕ ظُلمہٕ گالِتھ وہمہٕ کرِتھ دوٗر

یِیٚ میون ہاوس یِیٚ چھُہ صدایِیٚ چھُہ مُدامیوٗن

۲۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

غولأمی

دِلکِ ولولہ راوٕہ راوان غولأمی — دیما غَمَس پِنٕہ دم نہ تھاوان غولأمی
کمن دِل ہُشارَن تہٕ بیدار سۄزَن — زِندے موٗتہٕ تیٚچھے نیٚندرہٕ ساوان غولأمی
کمن دردہٕ باغَن کَمَن پوشہٕ وارِن — چھُہ زَن واو ہرٕ دِک ہراوان غولأمی
کمَن نابکارَن ہِندِین براندٕہ نِیٚ کُن — کمَن گاٹلین سجدٕہ دیاوان غولأمی
یِمَن شوٗبہٕ ہے جاے تراونٕ کھۄرِن تَل — کلَس پیٚٹھٕ تِمَن کھارہٕ ناوان غولأمی
وَسان نار یِہِندِین دہَنَن تہٕ قلمن — تِمَن کُن کَلمہٕ دارٕہ ناوان غولأمی
کران فوطہٕ موٗختَس لَدرٕ پوٗختہٕ لالَن — سونُس وارہ سرتَل بناوان غولأمی
چھہ یِتھہٕ پاٹھٕ اُفیٖن ڈالان ہوشہٕ — تِہِتھے پاٹھٕ حِسہٕ وِسراوان غولأمی
بیکارِی تہٕ غم دادِ خارِی تہٕ ذِلّت — چھہ سارِی سِتم ژالہٕ ناوان غولأمی

ولیکن چھُہ یِلہٕ وقت واتان برابر   پنٕنہِ ناد پانے ڈٲباوان غولٲمی

چھُہ ادہ شورہ وُتھران تہٕمنی مندرٕ پٕتھ   یِمَن خونہٕ پنہٕ سنے سجاوان غولٲمی

چھہ ادہ تویہ خانَن تہٕ جنگی جہازن   زٕھری پانہٕ دَم ہارہٕ ناوان غولٲمی

چھہ اَلتہ ظُلمچ ناوِہ یتھہ بوہ سرس منز   چلاوان غولٲمی ڈٲباوان غولٲمی

چھہ آسِر قلعن سنگرن سہتھ اَتھ   پنُن وقت وٲتتھ لرٕزاوان غولٲمی

کُنہِ ستے یقین پٲدٕ ہ سینتھ غولٲمَن   بڈٕین مُنزِ لکن داتشاوان غولٲمی

غولٲمی چھہ پنہٕ نہٕ زانُن نہ وانُن   زٕہ ناحق چھُھن مندہ چھاوان غولٲمی

غولٲمی کرِنہٕ شوٗیہ تس یوہ خستہ کارس   چھُہ سمسارہٕ منزہ یُس مٹاوان غولٲمی

چھہ نانان یِم سورہ ورِنہٕ دوہ غنیمت   تَوَے کٲشرِن یِژ ستاوان غولٲمی

کران پٲدٕ ہ رندَن تہٕ آزاد رایَن

چھُہ بُنیاد ظُلمچ ہلاوان غولٲمی

غزل

فریبکہ پردہ زٕ سٕہ زٕ سٕہ دزاو مَردَن ہُند حجاب اٲخر

یہ عالم اوس بیدٲری سہ عالم اوس خاب اٲخر

چھہ پیوٚمت راتہٕ کٕرِتھن راتہٕ موہ غلن غم تہٕ ماتم کیاہ

پھنٛدے عائشہ باپتھ نیرِ ہے ناآفتاب آخر

وٚتھتھ کمۍ زوٚنمت از تاز سالاباہ طنابو سیتی

ہیٚکیاہ سنٛز ذوٚر تھاوِتھ صُبحکس نوٗرس نقاب آخر

دوہن تارن ستمگارٕی دوہن تارن وطنداری

پنُن دوراہ کٔرِتھ گوو خاجہٕ عالی جناب آخر

چھہ کرِ ہرآرٕ ہندی کیٚنہہ ہردہ روزان زندہ ووہ ذی روزن

زٕیٚتس پیٚنہِ تَن یِمن سرمایہ دارن تم نواب آخر

دٔران چھاچِلہ کیٚترہ مندورہ ہارس شراونس اندر

خرٲبی آسس یِتھ لازِم سُہ عالم گوو خراب آخر

رِوان دِل کیاہ زِ مظلومس رِوان ظالِم چھہ رُسوائی

بنان مظلوم مِنی ہند آہ انصافچ کتاب آخر

توٚے کرانیک تہٕ لانیک نِیلے پانے پیوٚم اُنہٕ راوُن

کرُن اوسُے تہٕ یہ گوو نہ تہٕ ثوابن ہند حساب آخر

بجا تھاوِ تھہ یہ تقدیرٕچ حکومت خاندانک راج

کرِو کتھہ ناو آزادی وُنہِ کتھہ انقلاب آخر

مرٕتھ جنت جہنم زندگی منز عطائے جزٕچ سرخم

خدایاہ بندگی ہند غم عذاب اول عذاب آخر

سزا ییٚلہٕ زندگی ہشرن رگن منز بندگی ہند خون

کران انسانن ہندین جگرن کباب آخر

قیامت، واحد القہار، دوزخ، محشرک ماد ان

اکس کمزور بندس پیٹھ یہ کوتاہ رعب وداب آخر

خداہ ییٚلہٕ گوو محبت کیشاہ خدائی چھا ستمگار

پرٛیژھن یتیمہ ساعتہ دیندارن گژھن ما لاجواب آخر

چھ سازس زندگی ہندس ربابس سیتٕ کیاہ نسبت

ربابس جرتہ سعن وُنہِ تس رباب اول رباب آخر

غلامی منز تہ آزادس چھ آزادی خیالن منز

پییس ماژ کھ خداوندن پییس مادِین حساب آخر

۱۹۴۶ء

غزل[1]

یہ عالم حسرتک خاراچھ میٲنس گلشنس اندر
سہ عالم وحشتک داغاہ چھ میٲنس دامنس اندر

کرن چھم نو بہاراہ پٲدٕ باغاہ تازٕ تؠ لٕ راوُن
گُلن ہندی پٲٹھۍ انسانَن فولُن تتھ گُلشنس اندر

چھم آزادٕ نی غزل پرٕ یتھ کاشرِ زبانِ پٲٹھ آزادی
چھم گُنہ کُنہ جایہ روزان فرق وزنس اندر

[1] غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ دسمبر ۱۹۴۵ء (دگنجو)

امتحان

روزِ یاد افسانہٕ گاہَے متین زمانَن ہُند | تاج خاندانن ہُند راج آسمانن ہُند
گردِش زمانَن دِمِت گردِش زمینَن ہٲوِتھ | باگہٕ نیٚے ستارن ہِنز گردِش آسمانن ہُند
پوشہٕ ڈٲڈری مُشکہٕ برِتھ پھُلِ متین گلَن ژھالے | بلبلن فریب نظر پردہٕ گُلستانَن ہُند
افسری تہٕ سرداری، نوکری تہٕ لاچاری | بے خودی جوانن ہِنز عالمٕ گمانن ہُند
مسجدن کران بدنام مندرن چھہ تھاوان پامال | منز گرن کرن آرام شوٚبہ ناتوانن ہُند
بندگی کرنی بندن افسری خداوندن | بس یِوٕ تہٕ چھہ لب لباب دفترن فسانن ہُند
ژھایہٕ ہول ووتر ہہ دژاو نارہ وُزملن سپنہٕ وداد | روشہٕ روشہٕ یُوز آو آو پوشہٕ کاروانن ہُند
لَچھ اُنھتہٕ گاٹلیتھ ساس کاژہ نول بنیا الماس | منز وُن بنیا سنیاس تخت پہلوانن ہُند

دولہٕ کین دِلاوارن آزمائشن ہُند ساعت
حُسنہٕ کین خریدارن وقت امتحانن ہُند

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مزاحیہ غزل

یِمبرزل ژٕ یِہ پیٚتے مَرہٕ ہا بہٕ کٕس تھاوَن گرے بوٚمبرو
اَمی غمہٕ سیٚتی نِندرٕ چھم نہٕ ایوان لولہٕ ـــــــے بوٚمبرو

یٕمنِتھ لیس آوٕ مے زانان چھم اولاد دود کیاہ طوٗفان
فداژ سیے یِتھ بہ کرہٕ ہا پان شیٚنہٕ سٕتھ شُری چھم گرے بوٚمبرو

جَجوٕ ہیٚچھی میانہٕ مہ کھ قونٕن خوجہٕ زوٗل چاپہٕ خوہ تہٕ نوٗن
جَجَس گُرٕ ھی گُرٕ ھی تہٕ میوٕ سے خوٗن کران گِتھ تِتھ لَرٕ ے بوٚمبرو

نِمازَن کیٚتھ تہٕ میرٕ نٕے پان نیازَن کیٚتھ تہٕ میونٕے پان
یِوان ییٚلہٕ اورٕ ماہِ رمضان بیہان میانے گرے بوٚمبرو

وَنے کیاہ یارٕ کم کم نارٕ تِتھ یِتھ اَوٕ لِس پانَس
کرٕم رٕتہٕ کالہٕ اَکھتاپَن وَندس منٛز کانگرے بوٚمبرو

وِسان یِتھ کالہٕ اوس بأغمبرن جبرِیل اَسمانہٕ
سہٕ تھٕوسانیو وطنداروتہٕ درویشو گرے بوٚمبرو

اگر پأغمبراہ کُنہٕ آسہِ کُٔس باوِیس تسٕند پأغام
غرٲییس بد نصیبس کُٔس دوا دادِن کرے بوٚمبرو[1]

---

[1] ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے:۔

یہٕ یٚیلہِ موٗدُس جہاں مُرِتھ پٔرن واگِٕی سعہ چھہٕ میٚنہٕ متہٕ کرُیتن
یِہ مِیوٕ نۍُ پوٗرٕ دُنۍُ ژٕرٕتھ یِمُس کولس ژرے بوٚمبرو

مُرۍن دوئی آسہِ ظاہِر شیٚٹھ دۄہرِ عشقہٕ مسکینس
مشیدو ژوہ کہٕنی تام مدرسن منز ما مرے بوٚمبرو

بو چھہ ہُتی فاقہٕ یِم موصوٗم نُنہ ہِی گاسہٕ وُگوٚس پیٚنٹھ
تٕلیوٗ تیٚوٗ نگٔل زَن آسان راتی راتس چھم لرے بوٚمبرو

یہٕ گیاہ منگ آدمُس آمُس میٚنہٕ گرٛشہٕ دِیم شرکی چوفشانس
یہٕ ہیقعد سازی چھہ آرامُس بہٕ کوٗز تہٕ س بانبرے بوٚمبرو

دگنہٕ

مزاحیہ غزل

مدنوارو سےلگے پأری

بۓ نو ذَرہ عشقہ بیمأری

ژٕیہ سیتٕ گژھ فرصتاہ آسنہٕ   دِلَس گژھ فرصتاہ آسنہٕ

میہٕ گأمژ نألی نادأری

بۓ نو ذَرہ عشقہ بیمأری

ژٕیہ چھے عأشہ میتین سیتٕ رے   چھُہک چادان وصلکٕ موٚے

میہٕ بیٚٹھ کرٕ داتہٕ انوأری

بۓ نو ذَرہٕ عشقہ بیمأری

ژٕیہ چھے زُلفکٕ تہٕ خالکٕ غم   میہٕ چھُم موحُم عیالکٕ غم

بۓ چھُس مسکین ژٕہٕ دربأری

بۓ نو ذَرہٕ عشقہ بیمأری

خزانَن ٹھان مُژرا وِتھ   بیٚنَن رکیت سون ترہ پھٕ تھوٚدُتھ

میہ کیُت اوسُے ہرُد ہأری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمأری

جدس تُس آلہٕ مٕطہٕ اوسُم   وُنس تام سُے نکھس بیٔٹھ چھُم

بہٕ کیشاہ ہاوسے دِلا واری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیمأری

بیم بیٔلہٕ راکھ فأرِشٹ   دِمُکھ نئے کیٔنہہ اَنن رینجر

گنہ ھیتم دِرہٕ زٕیٹھ بہٕ سرکأری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیمأری

پکنٕ چھُم کارو بیگارس   برُون چھُم جنس سرکارس

بیم وشہ گرابہٕ باہأری

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

پگاہ چھُم ہُدبہٕ دِیُٹھ پیرس   ھقہٕ ہم کنٕ توبہ تقصیرس

قیامژ دوہ کرٕہم یأری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہٕ بیمأری

ہٕنٛدٕسس کرِہ ہوٗن ہوٗنٕس ہوٚنٛڈ　　کنٛڈٕس کرِہ پوش پوشٕس کوٚنٛڈ

کرٕن چھُم راأحنی پٹھواری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیماری

بہٕ کرٕہ بیپٔرٕن بلایہٕ کیٛاہ　　گھرٕن پنہٕ نیٚن تہٕ نیاین کیٛاہ

میٚہ چھِم جھکھو جھکھو رہٕ بیکاری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیماری

وَنان ہیم دوٗرِہ چھم جاہِل　　دِتکھ انسانہٕ شند ہیوٗ دِل

دِہکھ نئے اُچھر دِتکھ طاری

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیماری

موے خانہ

وگنہ وَنہ وُن

لولہ باغس آوسے نو بہار وتیسی یے	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
آیہ پھلی پھلی پوشہ وَنہ پوشہ وارے	دڑایہ چھاوان لُچھ بزہ آچھ دارے
(جایہ جایہ پھیرگو مُشکنی دار وتیسی یے)	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
تڑاوی یہ اُنی قصہ تےَ افسانے	تڑاوی زاٰلی زاٰلی بنجرہ یتہ زولانے
چھاوی یاونگ تڑاوُن تہ ہار وتیسی یے	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
کری پرواز لاٰ گیتھ سوز کی پر	پھیری نغزہ زن پڑزہ چہ وُزہ ملہ کر
شولہ ناوتیتھ لولہ کو مہار وتیسی یے	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
چھکھ ژہ توشان سازس تہ سامانس	داجہ مزمن تہ بتیہ روہ نہ دامانس
(یہ چھہ سورُے ناپائیدار وتیسی یے)	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
پایدارُی چھہ ناوس تہ ورناوس	نہ زہ سہ زمس تہ سازس پاراوس
پوشہ وُن چھایہ جوشہ وُن نار وتیسی یے	نیری چھاوہ گُل تہ گُلزار وتیسی یے
چھک ژہ حُسنک تہ لولک افسانہ	بن منہ اسہ نک تہ گیندنک سامانہ

پانٕ گُلشن پانہٕ چھک بہار ویسیے　　نیرِ چھاونٕ گُل تہٕ گلزار ویسیے
پوشہٕ مالِن چھہٕ عائشہ مُتٕ ژُکھ چھاوان　　موختہ ہارِن چھہٕ پتہٕ خہ کا ژموٕلہ ناوان
تۄشی پوشن بن ژٕہ موختہ ہار ویسیے　　نیرِ چھاونٕ گُل تہٕ گلزار ویسیے
گرٕ یسی کوٗراہ اُس ژٕندہارِچ زوٗن　　شاہ یوٗسفنی معشوق حبہ خاتوٗن
گاہٕ ژٕ جارِنے کرٕ سوہ نامدار ویسیے　　نیرِ چھاونٕ گُل تہٕ گلزار ویسیے
سون چھُہ نرمی نۄتہٕ اوس پتہٕ تُرٕتلَ　　چھُنہٕ لالس نرمی سیتی معول
معنہٕ امہٕ کۍ زانہٕ دِل ہُشار ویسیے　　نیرِ چھاونٕ گُل تہٕ گلزار ویسیے
لولہٕ نادن گوٗش نفاد آزادس　　ونہٕ آدن اوسۍ پتہٕ سادس

چھےٚ غنیمت یُتھ وفادار ویسیے
نیرِ چھاونٕ گُل تہٕ گلزار ویسیے

جنوری ۱۹۴۵ء

غزل

چھُم ہوَس نالہٕ رُٹھتھ لالہ بہٕ ژُورے ژُورے

کیاہ وَنےٚ حال دِلُک بال بہ دُورے دُورے

بُلبُلن ہول سپُن چانہِ فراقہٕ تہٕ لولہ

خونٕ دِل نوش کران پوشہٕ چھہ ٹوٗرے ٹوٗرے

یوسمن لگہٕ بہ اُمہٕ چانہِ فراقن زالہٕ جس

چھُم یوٗہے نار ہیوٗمُت یارہٕ میہ موٗرے موٗرے

لاگہ بوٚ مبُورہٕ متیو زاگ ہیہے دَردہٕ نیَن

وارہ پچھتہٕ وارہٕ وُچھتھ فیرہٕ بہٕ ڈوٗرے ڈوٗرے

یس یہٕ قسمت چھہُ ہلان فوطہ گرٛھان چھُس موہ خس

یس ڈیکہ پوٚرہٕ تمِس ہیٚرہٕ موٚ زوٗرے پوٗرے

ہٕرژھتہٕ چشمن تہٕ خنجر باز ہٕمن کیاہ بہٕ ونےٚ

ژوٗرہٕ آزاد ہِہان کیازِہ چھُ دوٗرے دوٗرے

غزل[1]

کامہ دیو میون جامہ زری سے لولو
عاشقن کران دلبری سے لولو

آئینہ خانس منز وچھان پانس
بازندہ ناز کری کری سے لولو

دِل شیشہ امو دِل خوش باش بُلبُل
دِل رچھن بڑ دلاوری سے لولو

منز سُنبل دارسے گندان زُھپہ زُھارے
اُژھہ رژھہ وِ گنہ تر پری سے لولو

مُشکدار مستس منز شوبان کیاہ ہچہ تس
دُردانہ جُمکہ دُورہ ہُ و سے لولو

حُسنُک بہر ہو اکُھ سمندر
عاشقن ہانز قلندری سے لولو

رمہ دار لانس الحق ھو ٹس مالس
موٗلی ہیوان چھنہ جوہری سے لولو

دو گنیار ماران، نازو چھہ تاران
گاٹلین ہنز برادری سے لولو

مور دو گنیارن خشمن خمارن
دور کیشاہ کری سکندری سے لولو

گنز پچھ فقیری پوشہ ورنی امیری
پہ ختہ کار بختاوری سے لولو

تن من ناوون حسنہ باغ چھاون
تو رچھ بڑ بہادری سے لولو

میلہِ آزادن توب پھن آدا
مُشرا اُر ذ سوخن وری سے لولو

---

[1] غزل [illegible] لکھے ہوئے کاغذ سے نقل کی گئی ہے۔ شاعر [illegible]

غزل

تَس نہٕ وفا میہٕ اضطراب کیازِ پہٕ دل ہراوِ ہا
داغ ژھٕنوومُت میہٕ بر جِگر باغ پنُن بُ چھاوِ ہا

تو تہٕ رُماہ چھ خوش گژھان تارِ گژھتی آوارِ دل
سیتی گُلن تہٕ سُنبلن خوٗرے بہ کیازِ ژھاوِ ہا

یوٗد میہٕ اُمید آسہِ ہے روزِ کھُٹِتھ یہٕ سوز میون
دوٗرِ بِہِتھ وَنَن اندر ژوٗرِ بہ نالہٕ تراوِ ہا

ہولہٕ تِہُندِ آم کیتی ضرب جِگرس تہٕ لولہٕ تیر
کینہ ورس ستمگرس سینہ پنُن بہٕ ہاوِ ہا

چشمہٕ تُلِتھ ہیچُم نہٕ زانہٕ خشمہٕ ہتِس کرِتھ نظر
کیاہ چھُ وَنان یہٕ لُکہٕ موت مارِ ہتِس بہٕ باوِ ہا

بے ثمر نمن ژُمن کرال پوشہ بدن زہ پوشہٕ ژلی
نشہٕ یتھس ستمگرس ژوٗرِ یہٕ دل بہٕ ژھاوِ ہا

آدنہٕ یوٚد بہ زانہٕ ہا آزادس چھُہ یتھ وفا

ویرہٕ تہٕہنزہ نیرہٕ ہا کرُون قبیلہ ژراوہٕ ہا

●

لولک باغ

لولہ باغک بولہٕ وُن بُلبُل ژوٚلمُ اوٚڈاۓ لیۓ

باشہٕ کرُن کرُن گوم نیرِتھ آم ژہ فیرِتھ کاۓ لیۓ

باغ ژہ اوٚسِتھ یم گُلا لہٕ ڈراس ہاوِنہٕ داغ دِل

زن چھہ درمحشر شہیدن خوٗنہٕ جامہٕ ناۓ لیۓ

لالہٕ تیرن سینہ دور [illegible] کیاہ خبر اُسم شہ یار

پامنیے کیتو چھم ھوان وایلیجہ کریکریو آیِ لیۓ

میون اوٚش ژہ میانی آہ چھے پنیٚن نازٕ ادا

نیرِہ ژہ اہر نیزہ [illegible] لولہ نادان [illegible] لیۓ

بُلبُلن ہُنز سوز دردک سازِ پانام بہار

پردہٕ کرسے ماو [illegible] بوران بوزن وائے لیۓ

حالہ اکہ سنے آسی نالان حال دِ کئے قسن پڑھام

ہاوی نم سوراخ سینکی اندرہ ڈیٹھم خاۓ ـ لئے

شیشچھی کنی ہیتھ آو صبحک داو گلزارس اندر[1]

گل آسان شبنم وَدان بلبل گومُت دوا ـ لئے

باغوانن شادی آتشبازی وارین مشر دزان

دردہ پوشن پھیر زدی بلبلن وَدی اۓ ـ لئے

جلوہ ہاوان دراکھ یامتھ وُزمہ قیامت عاشقن

قتل عامس کِتی تیتہ یم سامانہ کُنی سناۓ ـ لئے

آدنک آزاد دردِل اَدی اَدی یاد پیم

کیاہ ہیکس باگلی وَنحتہ ییمہ ساعتہ ڈیشن گاۓ لئے

۱۲ فروری ۱۹۴۵ء

[1] ابتدائی مسودہ میں یہ شعر یوں لکھا تھا ؎

"سروِ خوش، سنبل، پریشان، گل، اسان، شبنم ودان

کینہہ ... ... قوَن خوشحالۓ ـ لئے"

دکھیو

غزل[1]

جانانہ چھُمُ نہ بوزان سوزُک ترانہ وَنیموے　　ہیم دأدی کُمِس رفیقس بأوِتھ بہٕ زانہ وَنیموے

بلہِ دان یہِ بولہ خنجر دأرِتھ چھُم ژٕلان شر　　بِتِھ یہِ سوزِ ناشہ دِلبر کینژھاہ نشانہ وَنیموے

لأگِتھ بہٕ نیرہٕ سنیاس فیرِس وَنن مُلیتھ سأس　　تس رِندس یہِ سودان تہٕ اطلاس چھُم چیلیانہ وَنیموے

ینلہِ اوس تازہ اُلفت اُذ مس نہٕ روبہ کانہہ کتھ　　کُنہِ ساعتہ گژھتنہٕ پرژھتس تی غائبانہ وَنیموے

کیاہ تام خارہٕ اوسُس گوڈہٕ دأ جشن بہٕ ناوے　　ووڈی چھُم کران ستمگر کمُ کمُ بہانہ وَنیموے

روُدُم میہ بالہ ییس پتھ باوُن ارام تہٕ راحت　　اَمہ سِم تہٕ چھُم تہٕنز سیتھہ گنج تہٕ خزانہ وَنیموے

چھُس مأرِ کُمنز ادارہٕ کرِہ ناشہ سیٚنِ چارہ　　وُنی زیس ژٕہ وارہٕ وارہٕ مو دیے دہانہ وَنیموے

کعبس اندر تہٕ ہُس میٹھ ہمبرن چھیان مَس　　تمہ سوُ مہ چشمہ ڈیشِتھ سُپنان گُمانہ وَنیموے

کُنہ چھُم نہٕ ڈیُو کھمت ژانہہ تیٚتھ بیاکھ نازنینٚ　　راوان چھُس مٕنے کیاہ تمُ سُند نشانہ وَنیموے

یامیٚ نہٕ ستم تہٕ بیداد نتہ آرہ کوٚت شہٕ آزاد　　کُنہِ ساعتہ چھُم پوان یاد تِمِ داستانہ وَنیموے

---

[1] ماسٹرجی پنڈت زندہ کول ثابت کی غزل "شُمرن پنُنہٕ دِژانم پریمُک نشانہ وَنیموے" سے متاثر ہوکر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی اور کچھ پنسل سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محوشدہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظرثانی کی محتاج رہی ہے۔ (گنجو)

غزل

چھس شوقہ چانے بیقرار   معشوقہ یِوان پچھے نہ عار

ہا مارہ متہٕ رُود ہم سکتے   یِکھنا رُٹھتھ نالہٕ مَتے   ژٕلِہ ہیتیم دِلک غم تہٕ غُبار

چھُم آتش چاأنی گاشرو   یِمبرزلے ہِندہ بوٚمبرو   چھو وُتھ نہ زانہٕ میٚونے بہار

منز بول بوشَس کیاہ وَنان   یا زانہٕ عاشق خستہ جان   نتہ زانہٕ ہنجرک جانوار

چھُے فتنہ خوشبو منز گلس   یِتھ لولہ زر میأنِس دِلس   آوارہ چھاوو تُل مہ نار

کیاہ کرہ کوُت کال ژالہ غم   اَندری گلان چھس دمبدم   چھُنہ لولہ تپ مرنَس ازار

دوہہ چھُم گژھان فکرن اندَر   راتس چیوان خوٚنِ جگر   یِژھ زندہ گاٚنی کیاہ بکار

آزاد چھُہ جاہِل نوجوان   گاہے چُھم ہوشَس یِوان   گاہے گژھان بے اختیار

غزل

پوشہ مَتہٕ لالو ژاو روشنے   اُتی روز وَگنہ ونہ دوٚنے بوز

ویرہ جیانہٕ ردوٚم راجہ مالنیٚ   وأرِو بأژہ ہیٚوتہٕ ہم دوٚر   ژہ تہٕ یید تراوہم نیرہ لوٚت کُنے

پرزَن شوٗ بیا لول باگرٛ نیے ہولہ سیتۍ گٔلہِ میون دِل بہاے رُمہِ دارِ شیش گٔژھِ وارہ میون ہیو نیے

ہیۍ تہٕ ضنایہ گوٗ میون یاد نیے اورہ کنہِ دِل میون چھنہٕ فِران نادان کوتاہ پہٕ غرض اقنیے

شینہ مانہِ ہندی پاگھٹہِ پان چھُم چھوٗنیے خارہِ کیاہ زُوٗسے یارٕ ہے ہا دزہِ دزہِ ہتھو ژٔھم رتہٕ کالینو نیے

گرشن کرہِ ہس پوشہٕ و بتھرو نیے کریشان زوٗ چھُم ڈیشِن کر چھاوٗن ہتھہِ ہس ٹوٗٹھہ یاد رٕ نیے

زانہِ وۆنہِ وُچھ میہ آزاد سی گنیے تہِ ہندِ سنہٕ ن معنے زاے تس چھہٕ پاگٔز پانس تہٕ جواب دِیُنیے

•

غزل

چھُس وندہ دزان تیرہِ تہٕ ریتہٕ کالہِ بہٕ تاپہٕ
ژُوو ٹھ زیہ بٔیِن کیا زہ پنُن سایہ وَنے کیاہ

کٔمہِ ساعتہِ کُڈتھ میاُنۍ ہوس میاُنۍ تمنا
سوزِے ژہِ زانکھ پانہٕ بے پروایہ وَنے کیاہ

ییتھہ پاگھٹہِ چھُہ برجوش آہرژہ پھٔلیہ پیٚوان ڈوٚلھ
چھُم لول تیتھے پاگھٹہ گژھان ضنایہ وَنے کیاہ

زِ پنتھ یہٖ جُکبت دیُت میہ یمَن چھم میہ تِمے لوکھ
یتھ زندہ مرِس وارہٕ تلان کرِایہ وَنے کیشاہ

چھم خارہ یہٖ کم ییتو خطا میانہٕ اکھ آسے
دوہ کھ داگدی تُلان چھُس توٗسے پرٕ نیتھ جایہٕ ونے کیاہ

شرمیاگی تہٕ ارمان دِیکو میاگی دزیتھ پیٹ
بے آب چمنکو باُٹھو ہارہ چھ کرِایہ وَنے کیاہ

غزل

تولہٕ وہ اکھ بادہٕ ہس اہلِ دِلاہ آسہٕ ہے   زخمِ جگر ہادہٕ ہس داگدی لداہ آسہٕ ہے

پردہٕ ژ ژھتھ نبرٕ ہا دردہ نیَن پھیرٕ ہا   تس نترٕ میہ تاگی منزلاہ دوٗر وَتھاہ آسہٕ ہے

سے چھ میہ دادین دوایس نہ سیٖن میوٗن   چھم نہ کران سیٖر کتھاہ دل میہ بجا آسہٕ ہے

تولہ اندازن اندر ناز و نیازن اند   تازہٕ گیاہ، ولولاہ، سادہ گیاہ آسہٕ ہے

تس تہٕ گمتھو ییم ستم آسہ ہمنے زیادہ کم   حنایہ گرٕ ھان دمبدم میوٗن صدا آسہٕ ہے

نارہ میہ زولن بدن بیوٗٹھ گرٕ ھتھ بزز   کاش یتھین ظالمن خوفِ خدا آسہٕ ہے

وُچھ مینہ خودا ذاتہ ترُ ونی ساسہ بدی عقلمند   پان پنُن زانہ وُن کانہہ تہِ اَکھاہ آسہ ہے

شاہ تہِ گدا ذات کرُون امیون سبز زفتن چھون   آسہ ہینے کیہہ لون وَن تہِ پہ ما آسہ ہے

اکھ چھ بزان مُہرہ دیار داے بتیس کوتہہ ہار   آسہ ہیے اختیار بیا کھ کتھاہ آسہ ہے

اَس خودایی کتھاہ جان وتھاہ نعمتھ   بندہ گئے منز تہِ بود زندگیاہ آسہ ہے

بوڈ تہِ لوکُٹ پہ تہِ پان آسہ ہینے ہیو وندان   ملک خودا یگیان خلق خودا آسہ ہے

سادہ پہ آزاد اوس وعدہ کرُن کرِیُو ٹھیویں

یَس شہ وَنان میون دوس تس تہِ وفا آسہ ہے

فٹ نوٹ :- ایک اور مقطع یوں ہے :-

"ژالہ پہ آزاد کرَ یپتھ ستم یوُت تشرُ   زَن یہ چھُ کانہہ بے خبر تن برضا آسہ ہے"
(گنجو)

غزل

لولہ تشر بہ کونہ للاوتھ دلِ بے قرارہ میانے   چھکنہ نا ژہ لولہ آتش للہ وان امارہ میانے

موسمِ خیال بُلبُل او سکھ وُچھان ژہ یمبرزل   کمَر ظالمن ژہ ٹھتھ یَرتہ وُکھ ژہ خارہ میانے

کیتہ ژھارہ چھون سپارہ لولہ سہ فوارہ   پرَہ ژھیون ژہ گو گھہ وارہ امہ زارہ پارہ میانے

لمَ لولہ نارہ بوزنہ کھہ بمہ دیتھ اوارہ کورنکھ   غمہ چیتن وُتَن چھکرنک ہا موختہ پارہ میا

وَدہِ نا بَہ دادِہ چانے دو دِہ پیالہ زَن رَچھیو مُکھ   کمہِ گژ یہِ صفا یہ کوز نچھ ہا لوکچارہ میانے

بلہ ہوَن مینہ لولہِ دادی گژھہِ ہا غمن مینہ شادی   تیمتھہِ گردشاہ کرکھ نا دردِل ستارہ میانے

بے پردہِ گُل وُچھان چھکھ شمارہ دِل اَچھان (چھک)   کرُم ستم اَچھان چھکھ بے عارہ خارہ (میانے)

مدہِ دا جتھس بہ مستوژ وَنہ نیٔ کیٛاژہ چھک (ویتھان دوفر)   رکھتھ ترأوتھم کرتھ مود سدہ تہ یارہ میانے

مستہِ رہِ غم مینہ تمُ چون شُری پانسی لوگم گوُن   فیرِی دُبارہ شر یتہِ میون کمہ اعتبارہ میانے

[۳] پیتھہ پأٹھو لولہ گُل میانٔ ژ نچھ پھتر ژیہ ترأ (وِتھ)   سوسن تہ امہ ترائے سوسن مزارہ میانے

آزاد سوز دِل چون اوسُم تکان بہ زن

کرہ ہے دوا بہٗ دادِن چھنہ اختیارہ میانے   ۲۰-۲۳ ساون ۱۹۹۶ء شب

[۱] غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ [۲] موسم سے مطلب معصوم ہے۔ [۳] اس شعر کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجو)

زندہ پانہ لولہ گُل میانٔ نر یتھ پأٹھی لوُسا وِتھ

سوسن تہ ما تیتھے پأٹھی لوُسن مزارہ میانے   (گنجو)

غزل

مسول بہٗ کرانہ دژایس جُملہ امارہ چانے

چھم پارہ پارہ گومت بدنس امارہ چانے

اَکِس چھوان بہارس یاوُن بُہ ہاوَہ یارَس
ٹھہ کہ سوٗر لوہ کچارس گوم لولہٕ نارہٕ چانے

یومبرزٕ بُچھس بُہ مستوٗر یمہٕ ژٕلرہ چھُم کران گیوٗر
واٰرلینجہ منز ژٕ چھکھ وینُر ھقاو یوم امارہ چانے

ہیمہٕ ہاشہٕ کاٗفسہٕ ہاش منز کنہ، تو کہ یامہ، ہاشرہٕ، تو ہامت
کرہ ہا دِلس ملامت، سہ چھُ اختیارہٕ چانے

دوٚیمس گیس بُہ دلگیر لایان چھُہم غمگی تیر
دوٚیمہ ڈلیا یہ تقدیر امہ زارہ پارہٕ چانے

بےکس یہ زار وَنہٕ کس مولوٗم تہٕ چھُم نہٕ پانس
ژے یتھ بُہ بال مران چھس کمہٕ اعتبارہ چانے

ژٕہی میون ازل تہٕ ژٕہی لوٗن ژٕہی میون قبلہ ژٕہی گوٚن
ادہ وَنتہٕ کس مُدامیون چھُنہٕ اختیارہ چانے

آزادہ آسہ ساقاہ یس یتھ ژٕہ گوگھ شیدا
سہ تہٕ چانہٕ کھوہ تہٕ غلوا گژھہ خارہٕ خارہ چانے

(۳۱ رجب ۱۹۹۸ ب)

غزل

تمنا اوشم تنہٕ تن رلہٕ ہے — ادہٕ سنبلہٕ ہے میونے دِل

خشمہٕ ہوٗت مارہٕ ہوٗت چشمہٕ تھوٗد تلہٕ ہے — باغ زَن فہٕ لہٕ ہے میونے دِل

جگرس میانِس لولہٕ شرٕ ژٕلہٕ ہے — اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونے دِل

آدنکہ یار میون وعدٕنے ڈلہٕ ہے — ساتہٕ اَکہٕ بلہٕ ہے میونے دِل

رشکہ سیتہٕ دشمن شین زَن گلہٕ ہے — اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونے دِل

زِنشہٕ تقدیرس تدبیر پَچلہٕ ہے — ہوشہٕ ما ڈلہٕ ہے میونے دِل

وٕکہٕ ہوٗت کیازہٕ میون دامن چَھلہٕ ہے — اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونے دِل

ولِس میانِس یوٗت نے لہٕ ہے — کیازہٕ تنبلہٕ ہے میونے دِل

اَندرِی اَندرِی ہولہٕ ما گلہٕ ہے — ادہٕ سنبلہ ہے میونے دِل

آزاد صبرٕ کِس جامہٕ نے وَلہٕ ہے — کاٗل ہیتھ ژٕلہٕ ہے میونے دِل

آرہٕ کوٗت بیمار دارہٕ وارہٕ بلہٕ ہے

اَدہٕ سنبلہٕ ہے میونے دِل

۶، اسوج ۱۹۹۸ ب

غزل

کتھا بوز سوزِ دل مین ژٕہ مےٚ راوٕہ راو لٔتہِ یے
یَمبرزل چشمہ تھوٚد تٔل میٚۍ مےٚ وٕہہ کھیاو لٔتہِ یے

یہِ چونےٚ سروِ قامت قیامژ ہیٚند علامت
کرِتھ برپا قیامت قدم ٹھہراو لٔتہِ یے

روٗخس پیٚٹھ زلفِ خمدار خزانَس راےٚ چھو شہمار
کمَن گوو بخت بیدار کمَن اَتھِ آو لٔتہِ یے

چھہٕ راوان کاٗلی یاوٕن یہِ زانِتھ ہاۍ ج باوٕن
نہ روزان یار شراوٕن نہ سونتھ واوٕ لٔتہِ یے

بہٕ ژےٚ پتھ گوس بدنام بہرجا شہرہ تہٕ گام
سہٕ کوٚسہِ لَنڈیتھ نہ اَز تام چھہٕ لوٚگمت داو وٚنۍ یے

ژٕہ پھیران دردٕہ گامَن بہٕ لوٚگمت لوٚکہِ پامَن
چھلان یِم سون دامَن تِمَن کیاہ دٔراو لٔتہِ یے

تھوٚن گرٕتھ پاک دامن ہَسَر کیٛاہ لوٚکہ پامن
کتھن، ہا ترٕن، وۄدلامن ژھۄ سے کن تھاولتی یے

گرٕھان برٕ یاوٕرنکہ پوش ہِہان بلبل تہ خاموشس
نہ روزی حسن نۓ وٕشس یہ روزی گژھ لتی یے

سہ آزاد لولہٕ شیدا میٛہ بوٗز گومُت چھُ فسلوا
یہ عشقُن دود کوتاہ چھُ آدم کھاو لتی یے

غزل

بہٕ مسوٗل خوٗنِ دِل ہارن سہ پھیر یاہ تازہ یارن ستی میٛہ کوٗرمُت سوٗر امارن "
اَمن سالہ زٔٹن نالہ بہٕ اَچھ پوٚشن کرس مالہ فلےٚ چھمہٕ لولہ گُلزارن "
برس شیشن یہ لولکہ مس اَتھن کیتھ پیالہ ہیٚتھ روز ییم کرہ بال چھس پرادن "
سنیس ما پوٚشہ بدنس مس مُلتھ کمہ شوقہ تھاو آن چھس مُشکدار زُلفِ خمدارن "
میٛہ کائتیاہ لولہ خنجر آے سہ قاتل ما کران پروا ے مرس ییلہٕ مارکس کھارن "
دِتھم دِل کیٛاہ کھوتہ تمُ تقصیر پگاہ روزس بہ دعواگیر ستم کرہٕ نمُ ستمگارن "

بٕ تس کیٛتؠ گُلبدن یارن شہ بلبلن بے وفا پھیران کمن رنگین چمن زارن

پری رویس زری شوبان وٕنے کیاہ حورہ چھس لوبان کتھن گژھ این تہٕ گفتارن

جرٲت کیاہ چھُنہٕ جانانس پھیرن نالس تہٕ دامانس زری جامن تہٕ شلوارن

بہٕ صورتھ کمہٕ عطا کرنس وُچھتھ تس کُن چھس روزان بُجھت تہٕ آوس بہ شہمارن

گلےٚ ڈیوٗ ٹھم ہران واوہ گلےٚ ڈیوٗ ٹھم دزان ناوہ بہتھ کنڈ ووچھ مےٚ شہجارن

گُناہگارن دزن ییلہٕ آو چھہ کس کیٛتؠ رحمتک ڈاٹھ سنن گژھ لولہٕ اسرارن

کران آزاد نےٚ تقریر اکھاہ خوش دل اکھاہ دلگیر

اکھاہ زدل حسرتکی نارن شہ پھیریا تازہ یارن سیتؠ

(۱۰ اسوج سے ۱۱ اسوج سنہ ۱۹۹۸ بکرمی تک)

دردِ دِل

پردہ بےٚ نقاد یوم ژھاےٚ دردِ دل نون مےٚ ڈیوٗ ٹھم جایہ جایےٚ دردِ دل

لولہٕ منز للہٕ ون تہٕ دامنچہ منز ہیمن چھُم رفیقاہ بڈہٕ پایےٚ دردِ دل

دوشن جہانن منز مےٚ سرتلہٕ سوہن کران آبرو چھُم شاپہ شایےٚ دردِ دل

تَن تہٕ مَن دِت دردہٕ نیٖہ مٔنز کَن بھوَیوم   ہر طرف بوٗزُم نواے درد دِل

برہمنس گیتا مسلمانس قُرآن   بوزہٕ ناوان آیہٕ آیے درد دِل

یار یارِی دُشمنی حدٕ شمن کران   میون آدن میون ساے دردِ دِل

سارِنی زخمَن دوہ کھنٕ دادِن وُیان   عاشقن ہُند زُو دوا بے دردِ دِل

ریشِ سَپُن شورس نتہٕ نارس پانہٕ داغ   حنا یہٕ چھا سَپنان صدا بے دردِ دِل

گاہٕ جارَن روزِ محشر تِلِ تُہ یادِ کر   روزِ کیاہ بَیلہِ روزہٕ تَھاے دردِ دِل

پانہٕ بُلبُل پانہٕ گُل پانے چھ باغ   پایہٕ بوڈ کوتاہ گداے درد دِل

عارہٕ مَتہٕ کیٚنہہ چھُے نہٕ آزادس علاج

لولہ کیٚن زخمن بسوتُے درد دِل   (۳۰ اگست ۱۹۴۲ء)

فٹ نوٹ لہ اپنے وقت کی مقبول عام غزل "یا الٰہی مٹ نہ جائے درد دِل" سے متاثر ہو کر یہ غزل اسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کرِتھ بے وفائی وفادارہ میانے   ستمگارہ' بے عارہ، لولہ کھارہ میانے

کرُے پوٚنبرِن گۄتھ بہٕ اَتھ شمعِ رویس   دُماہ روبرو بیہتہ مہیارہ میانے

کمن سوٗ ندرن سیتؠ یارانہ لوٗگتھ   تھوٗوتھ خارہٕ للہٕ وٗن میٛنہٕ گُلزارہ میانے

برٛان شادی ییم داد ی رچھی ہا دِلس منٛز   ژہٕ یوٚد یارہٕ وَنہٕ ہَک میٛنہٕ بیمارہٕ میانے

یہ چھے میون سرٛ تہٕ یہ چھے میون سینہٕ   تُلان کیازِ تلوار چھکھ خارہ میانے

چھہم وعدہ کرٛی کرٛی کران زندہ مرٛی مرٛی   پیوان پیٚدرہٕ کیاہ چھے ژٕیہ آزارہ میانے

مدنوارہٕ ژوٚلہِم بدن نارہٕ زالِتھ   خُدا رحم کرٛی نے مُدا وارہ میانے

شہ جانانہ مُشتاق جانانہ پانس

وُنان ییٚس یہ آزاد غمخوارہ میانے

غزل

بہٕ ہا ناد لایے یاوَن را یے   لولہ سازوایے یاوَن را یے

کرٕ تھس صلایے یاوَن را یے   ہا یہٕ تہٕ صلایے یاوَن را یے

متہٕ جانانہ کیاہ گوٚمی وَکانہ   تہتھ پٕرانہٕ مایے یاوَن را یے

مَس پیالہ بَرہٕ ہے لولہِ منز بہٕ کرہٕ ہے   لولہِ مَتہ لایے یاوَن را یے

کمہٕ وَنہٕ ژوٚلہَم کوٚہِ زانہ دوٚلہِم   کمی بٕرِ ہ مایے یاوَن را یے

ہمیشانہِ دوُرہ چھے کمہِ حوُرہ ماران گژھاپے یاوَن راپے

دِل میون لوٗبان چھے کیاہ شوٗبان ژھایہِ تہِ گژھاپے یاوَن راپے

شوقہ چپانہِ حوُرہ بینیہِ ہا مستوٗرہ دَنہِ وان دژاپے یاوَن راپے

ژے پتھ گیم خاک ژہی بیوفا دژاکھ کیاہ میون پاپے یاوَن راپے

سفرن بُڑ لاٰ جتھس شیتیے ہا تابہِ زا جتھس ژہی میون سلپے یاوَن راپے

میتے نشہِ دوُر یِکھ کس بالہِ ٹوٗٹھیکھ بے پروا پے یاوَن راپے

تھوٗ تھم نشانہ سوزِک ترانہ بوز جایہِ جاپے یاوَن راپے

از تام ژاجیوٗم سُنیاس لاجیوٗم کمہِ تام راپے یاوَن راپے

ہ متہِ لا لےَ دوہ نوبہِ ژالے ییتہِ وہِ ہلاے یاوَن راپے

ییہِ ناشہ دِلبر ژ لِہ ہم دِلک شر بوز تم خوداپے یاوَن راپے

لولہِ چپانہِ آزادَ درموٗلہ شاہ باد

پھیوٗر حبابہِ جاپے یاوَن راپے

(سینچروار ۴ کاتک ۱۹۹۷ب)

غزل

از روز سانے آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے از روز سانے

تن من نادان یان یٲرادان یان یٲرادان چھس شوقہ چانے
آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

بنیہ کرڈیشتھ لولہٕ منز للہٕ وتھ لولہٕ منز للہٕ وتھ ہا ننُدہٕ بانے
آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

مجنوٗن لاگتھ دِل نیوٗتھ زاگتھ دِل نیوٗتھ زاگتھ لاگلی مرجانے
آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

کتھ لَجہ بوٗنٹھک بلبُل رُوٗنٹھک بلبُل رُوٗنٹھک شِلہ پدمانے
آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

کن کمیوٗ بڑیونے تاوٗ پیٚزہ کرٚیونے تاوٗ پیٚزہ کرٚیونے کمہٕ دُردانے
آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

مسوٗل چھم پیالہٕ ہیتھ ژاران اُتھن کیتھ ژاران اُتھن کیتھ کمہٕ شوژہ شانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

نُندہٕ بون آدن ترٛاوو آزادن ترٛاوو آزادن معشوقہ چانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

غزل

شیٖن زن گاےٚ جنٕے دره زوٗن لاےٚ جنٕے کرہٕ کیٛاہ وَنہٕ کنٕے درہٕ ،،

پھیرِہٕ ما میانہٕ وَتے رٕٹہٕ ہن نالہٕ متے حالِ دِل باوہٕ ہسے ،، ،،

سونہٕ چشم پامہٕ دِوان کامہٕ دیو چشمہٕ ایوان میون کیٛاہ غوصہ پھٕنے ،، ،،

گرٕک گرٕک کرٕی نمَم جاےٚ دِکر للہٕ وِنی نقاوی نمَم دادِکر معلہٕ تَلہٕ واےٚ جنٕے ،، ،،

قدمَن لال جُرٕی مَس پادَن بوسہٕ کرٕی مَس تَس نَتہٕ ادہٕ کنٕے ،، ،،

وَتھرس گُلِ عبا مٕسی دودہٕ ہرہٕ ہرٕ سے کھاےٚسی نرہٕ بال آلہٕ وَسے ،، ،،

یٖیتہٕ آزادُن پان تتہٕ میون زُوہٕ تہٕ جان

وولہٕ سیتی ما رٕسے دَرہٕ زوٗن لاےٚ جنٕے

غزل

چھُم خارِ دردِل بنیِہ کرٕ سٕموٗ دُبارٕ
بنیِہ گردِشاہ یُتھے کر، کرِ قسمتُک ستارٕ

بیٚہہ روبروٗ ژٕلیم شرٕ شیٖشہلادٕ لولکےٚ زر
گاہ ناز، گاہ تغافُل، گاہ رمزٕ، گاہ اِشارٕ

شوقٕچ نظر پٔتُس پَتھ بِیہِ اُلفتِچ خبر ہیتھ
ہولکُے غبارٕ پیٚنَن ژٕلِہ وارٕ وارٕ وارٕ

جانانہٕ کیٛاہ خطا چھُم کیٛاہ تام وعدٕ اوسُم
دوہٕ چھُم گژھان کوٚہس سٕمب امہٕ چانہٕ انتظارٕ

بٔرٕ ہس بہٕ لولہٕ پیالہ رٹٕہن سٕہ یار نالہ
وٕنہٕ ہس مٕہ تھٔوٕ ملالہٕ کرٕہس بہٕ زارٕ پارٕ

بلبُل کرَن گُلَن گَتھ گُلشن پھولَن پٔتُس پَتھ
لولُک پیٚہ نامہ پٔغام آنہٕ اُلفتُک نظارٕ

گاہے بہ سوزِ آزاد بوزِ یتھ چھُ دِل گرٕ ھان شاد

گاہے کران تسِندی ناد جگرس چھہ پارٕ پارٕ

غزل

بے عار بلبلن ہیٚیٚہ کیتھ گوشس وُنی توس دیدار ہاوے

دوٚر برٕ تہٕ تھٕنڈے داغ چھُم جگرس لوکٕ باغ میون چھاوے

ییٚمہٕ سِندہِ ہاوسہٕ ڈرایس کرانے جیل پیوم ژالُن لالی مرجانے

گُستہِ نے تھاویم گوش فرِی یادن آدن میون ماراوے

رِٹہٕ ہٕس دامن وٕنہٕ ہٕس وارٕ مارہ متہٕ یوٚت کیاہ اشکے خارٕ

موصوم لایہِ جھٕکس ییتھہ گرِدابس برٕم دِتھ وایہ جھٕکس ناوے

بایہ غچہٕ مٕسوٚلہِ تنَ من نادان کیاہ تام لولاہ چھُک شعلہ ناوان

آرٕ کوٚت سوسن کیمہ ٹھنڈہِ ہاوسہٕ سعہٕ مہٕ تہٕ ساز بیارٕ اوے

سُبحان اللہ بے پروایی دانا مردن شوٚبہِ یتیا گدایی

نادان ڈیٚوٹھم لال تہٕ جواہر جٕری بجٕری سعہٕ بیٚنزہ لھٕراوے

تعشقہ چانسے ترٛوو آزادن کرٛون قبیلہ ترٛندہ بون آدن

جگرکی خوانہ ترٛ اشہ کے آبہ سیتی کوٗت کال دل شہلاوے

غزل

بالی وٲنتے بالہ یارس وارہ دیدار ہاو ہے

روزہ ہے ساقھاہ مقابل سودِ دل شہلاوہ ہے

دور گرٛ برٛمس پیالہ برٛی مس بوسہ کرٛی مس ٹاٹہ ترٛنے

چشمہ تنہ ہے شرمیہ ژٲلہ ہے زانہہ ترٛ وُکھٹہ کملاوہ ہے

میانہ سینہ ترٛ داگ ہینہ سیتی رٛود دیکھ باغس ترٛ شر

مسولن ترٛ لہ راوِہ ہے دِل بلبلن بکراوِہ ہے

پُتہ نیرس، پوت نہ فیرس ریزہ ریزہ پوٗد کرہم

بازای ہے ہیتھ یہ خنجر ماز میون ازماوہ ہے

کیاہ ہیٚنا ژورہ دِل پانس ہوسے کانہہ دلبراہ

زانہ ہے دیتھ قسندِ لو لچھ درہ گل میانی چھپاوہ ہے

لولہ وَتہ وُچھان وُچھان تَس تہٕ ییلہٕ لیہ لوسہٕ ہَن

زابہٕ ہے دُور سرِ وُنان کنتھ سوُرہ ثاری للہ ناوِہ ہے

بوزہٕ ہے معشوقہ سند راوُن کران کیاہ عاشقس

راوِہ ہے کتہ میون آدَن گوش نادن تھاوِہ ہے

تس تہٕ ییلہٕ بیداد گاٹہتہ آسہٕ ہَن ایوان یاد

ژوُرہٕ ژوُرے دُور گَژھ گَژھ خوُنہٕ باران ترٛاوِہ ہے

گاہ نمان آزآد لوُلس گاہ کران جنتس طواف

عاصِفا شُستہٕ اوس یُودوَے ہیم ہوس مُشراوِہ ہے

۱ے مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزآد کعبس گاہ نمان بُتخانہٕ ہسے"
دگبنی

غزل

جانانہ کرُے جان فدا لولہٕ صدا بوز　　داماںہٕ رٹے خوُرہ ہتیو میون مُدا بوز

دِلدارہ ہیس چھُم شرجا باہ ژہٕ دِچھنا　　اُتی روز یہ میون سوزِ جگر پاسِ خدا بوز

چھس کیاہ زہٕ وَدان نالہٕ دِوان، باکہ ژھٹان بال　　مستوٗرہٕ دِلکُ شیشہٕ فُٹمُتُے یہ صدا بوز

دیوانہ وُنان کیاہ نہ چھُم دیوانگیے منز　　لوہ کچار جُدا. سوزِ دِلکُ نار جُدا بوز

فولاد ژُنگ آب ہِپنان لولہٕ نارس نِش   ہیم میائنہِ اَشکی دا نہ پنیٖنہِ ناز و ادا بوز

آزاد دِ تِتھ وعدہ اکِس سادہٕ منوشس

کیاہ ہتام لیکھت پچھے ژٕ نیہِ گومُت لانہِ مُدا بوز

غزل

"دوٗر موہیٖم دوٗر دانے نُندہ بانے آدنو   ژٕ سے پتہٕ دراییس ژٕ کرانے نُندہ بانے آدنو"

بروٚنٹھ کنہٕ مُرشِد رٕنقدہ بہ لقاٸے دا اَدی الدینہ کتاب   بے وفا بیرہٕ باجہ میانے نُندہ بانے آدنو

بال چھُس اندری گلان ڈٕیشتھ یہِ چون بلبل مزاج   کیاہ میہ اوچھُم کرمہٕ لانے نُندہ بانے آدنو

دوٗرہٕ بیہٕ ٹھہم شورہ پانس کاژھ کوٚرتھم ہاژنو   مارہٕ پان امارہ چانے نُندہ بانے آدنو

کیاہ وٕنے ہا مارہٕ مترٕ ہیہ کیا زہ پینم ارنہٕ رنگ   ژھونہ کٹہ کتھا یتھ زیوٹھ مانے نُندہ بانے آدنو

گاہ چھُہ لولس پتہ مران گاہے چھُہ ژھنس گتھ کران

"کم فریب آزاد زانے نُندہ بانے آدنو"

غزل

وٕنیسی یے دِل ہے آم لولہ سیتی بَرنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
بوزُم تَس چھ میأنی دُشمن پَرنَس غمہٕ پچھے اَتھرے کوزنَم تھوہ
اَمہٕ شرہ دَمہٕ دَمہٕ چھس ہیوان مَرنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
وعدٕہ اوس بادام پھُلئے ترہ نَس یاد ہیوس وأتھ سورہ وَن پوہ
پأری پأری لَگو زیَس یہٕ وفا کرنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
چَشمہٕ میانہٕ بہ چمن جویہٕ آب ژرنَس لولہٕ نشاطَس مارہٕ نا ژھوہ
اَشہ کے ڈلہ منزٕہ ناوِہ ہیتھ ترہ نَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
کرِہ کیاہ دِلہ کِس بیتاب ہَرہ نَس باغ چھس ایوان بوزنہٕ کوہ
تمُ تہٕ کیاہ باقی تھوو راوَرنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
ناز کیاہ چھُم کران لول بأگرنَس تاب یوٚد روزہٕ ہم وچھ ہا یہٕ
میانہٕ خمہ ترٕ لولہٕ وألی لول کیاہ برنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ
وُچھتہٕ آزاد نِس دِلہ زار پَرنَس ساتھاہ آسہٕ ہیتھہٕ واتن دِوہ
شوقہ وألی کتھ نے تاوٕ پیرہ کرنَس دیدار کرنَس وو تمُ دِوہ

غزل[1]

توہہ ماڈِیو ھٹُوَن آدن متیو نئے　　غم چھُم گوڑھنہٕ راوو نوٗ ییے
رلیہٕ چھَم لوسان ییہٕ نا سونئے　　غم چھُم گوڑھنہٕ راوو نوٗ ییے
گوشَن کرِہ ہَس پوشہٕ وتھرونئے　　کاڑہِ زوٗنہٕ ژلہِ ہیَم گرُو نوٗ ییے
کیاہ سَنا ییہٕ نا دِیہٕ درشونئے　　غم چھُم گوڑھنہٕ راوو نوٗ ییے
کَس سِتی لوگُم تازہِ وِیسہ پونئے　　رٔودُس کونہٕ سترنیہٕ میونوٗ ییے
لوت ہیکہِ ژٔالتھ لُکہِ گیلونئے　　غم چھُم گوڑھنہٕ راوو نوٗ ییے

[1] غزل نا تمام رہ گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کیاہ وَنے مارہِ متیو نارہ وَزن ہے ہاے　　زانہٕ سعہ کرجاے دزُن نار ہیوان ییتھ جاے
آسہا پردہ ژٔلتھ یارہ بہٕ دزٔا مژ ژِیہے میتھ　　حالِ دِل ژٔورہ تھو یم بالہِ میہ کمہٕ تام رٔاے
کر بہٕ دوبارہ وُچھتھ خارہ یِتے چھُم دردِل　　دمہ ژِ پنَن حال وَنے نالہ رٔلتھ ہواے

پھیر کر پھیر کر دِنہٕ وچھت حوٗرہ بتوٗ وتھ وارٕ گرٕ زب — گوگلہ بے عدد چھیہ کُن کرٕ زتی رتھتہ ہے ہائے

کیاہ وَنے نعبہ تچھہٕ زن موختہٕ بر رتھتہ صحرا بس — گمہ ہارٕ شہٕ نازد خنجر بمہ شوبان چھس کیا ہے

زنہہ تہٕ سور سیم بژ مدنوار محبت چھ نے — نیائی ہاوس تہٕ پننہ غنچہ کران چھمک شہائے

اد کر بارہ شیٖنہ تے اوس کرٕ زن وچھ وفا — نیہ زہ میائی سزب جگر تازہ کرتھ ہے ہائے

چھُس بہ اندیشہ کران فتنہ دران چھُکھ بیدار — نیرہ ہیبلہ بیرہٕ ہیم نالہ زتھتہ بے وائے

ہولہ سیتھ بال سوندر مال کلان چھس اندری — از میہ کنی لولہ خنجر چھکنہ تلان تہٕ آیے

سوز کر پادہ تہٕ آزادہ لکھ آزادی
یِی چھُ فرقان وَنان تی چھُ تیکھٕت گیتائے

غزل

آدم محبت عالم محبت — شانِ محبت سبحان اللہ

لوٗکس خدا چھس لوٗکُ گدا چھس — الحمدُ لِلّٰہ الحمدُ لِلّٰہ

لوٗ لچھ فقیری چھم بڈ امیری — لوٗکُ گداگر بڈہٕ بوڈ شہنشاہ

مردِ محبت ژھاریاہ یہ دولت — استغفر اللہ استغفر اللہ

دردِ چھ یہ گرمی یُد چھکھ درد دل　　عالم تہ گمراہ عاشقن تہِ گمراہ

بردار کھوٗلکھ در نار زوٗنگھ　　شیرنیستان مردِ خود آگاہ

از قول زاہد کریوو تمو توبہ

در فعل عابد استغفراللہ

فٹ نوٹ :- بیاض میں غزل ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

"جانانہٕ لرے جانن فدا لہ صدا بوز　　وُنہٕ پچھے ژیہٕ آدن کرتہٕ پننی وعدہٕ وفا بوز

چھم دردہٕ باغس تازہ پھولے تازہ چمن زار　　دوہ لہ سوزہٕ والین بلبلن ہند تازہ نوا بوز

نور لولہ نارن حسن کین ہریرہٕ پھلین آب　　یمہ میانی اشک دانہ پننی ناز و ادا بوز

گُفرک تہ دینکہٕ مُنجے اندٕرے فتنہٕ گژھ دوٗر　　نون جلوہ پنن ہاو مدنوارہ کیتھا بوز

لہ نگار یاون ہار شراون زان غنیمت　　نہ نہ چار کی پاٹھی شراونگ ون تر دوہ بوز

کر بول بوشاہ پوشہٕ وین دردہٕ پوشن منز　　آزاد بُلبل دھیان نہ ڈلن چھے نہ روا بوز

۱۹۴۶ء

دوُمؔ دور

منظومات

وُزہ مَل

یہ کوتاہ یاونس پچھے باو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
نوان کیہ ژھالہ چھک پدماٗنی   پری زَن چھک وُنان اسماٗنی
شبان کیاہ پچھے زری یاٗراو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
غنیمت لوکہ چار کر دمہ   کران چھک باشہ ماران ژھوہ
بران اَتھ شورِ یانس چاو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
چھوان روپس تھٔران چھک ٹھٔرکہ   گیے رُومال گاہے نرِی
چھم کیاہ ننہ بون یہ چون ورناو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
یہ کُس دِلبر مُہت گوٗمے ہوشس   شہت زو نکھہ یہ اندریم جوش
و نکھہ زانیا بنِنہ یُس آو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
کَمی گندرَن کرکھ وُدِ باٗلی   گیی سیندرِ ژیہ سعندر ماٗلی
ژہ زاٗچ نکھہ نارہ تَس کیاہ ڈراو   کران چھک وُزہ مَلیے داو
کہندے ہولہ چھک بیتاب   بران لارہ لارہ نارِن آب

گران لولہٕ وَتَنؠ چھُسکاو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
گچھے کُھٹ شوٗبہٕ یک اچھ دارٕ گُجلکھ کاوَن اندر وَنہارٕ
بُجی واوس اندر زَن ناو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
ژٕ یہٕ ییٚلہٕ اکھ جلوہ ہاوُتھ پور تہٕ سرٕ موسیٰ تہٕ کوہِ طور
تتھے [illegible] بلواہ دوبارہ ہاو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
ژٕ یہٕ چھیہ شا [illegible] ییمَن سبے تاب جلوَن منز
[illegible] سوزاہ اسے ییتھ ناو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
بُرِتھ اَمہ سوزہٕ سرتو ییم دِل سیہٕز آسان تہندی مُشکل
ییمو روٗٹ والہ واشے واو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
کمَن ھتھزن ژٕ یہٕ کو سُتھ شر ییمن سُنزن تہٕ نظراہ کر
یہ گرشمہ ستے خاک زاءتھ تراو گران چھکھ وُزہ مُلیے واو
وَنان وِلہٕ زار چھیے آزاد وَرشے وائلنجہ لایان ناد

بگرمی [illegible] س جگر شنہلاو
گران چھکھ وُزہ مُلیے واو

پنٛڈ نوٗر

دٕرم پھولوو نقش شرم کرٕی کرٕی یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
زمی بخشنے پرمیشور سے یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
درد شاہ کولہ ہشنہ پانژادری یے   آیک کمہٕ آگرٕی سے یے
اُسہ وٗن سوزچون رسہ برٕی برٕی یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
نوٕ نہ مشک دار بانزہ پری یے   پھولہ وُنی یاسمن تھر تھر یے
کستوٗر نافہ سینہ گودٕ لی لبری یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
منٛز منٛتس شمس گتھہ کرٕی کرٕی یے   پان زولتھہ ژٕیہ لولر یے
یہ یہ تیھا کوٗرشتہ کانٛسہ پونپری یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
واٗروہ کھوتہ پھے مالنیچ سٕری یے   رنگہ رنگہ ناما ورٕی سے یے
مول پچھٕ حاکم باٗسے دفتری یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے
پرٕو زٕ نمچہ چھٕ ژٕیہ یادری یے   کرٕمن ہشنہ بہودری یے
یہ زنم دِتنے اِدہ ایشوری یے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سمندری یے

نامہ یکتو رامُن ناو بتور سور ییے   سپتا یہ کُن وُچھی سہ ندری ییے

یدونک راوُن ییتھ راوری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

شاٹھال دزایکھ منز بانزی ییے   بوہن تھاوِتھ شلوار نرد ییے

تن چانٔی زدتان دوتہٕ اندری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

تازہ گلزارن کر ہوا خوری ییے   ہوشہٕ رٕوز پوشہٕ گوندری ییے

ٹھرہ تہٕ بومبر چھی بگری دری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

ہٹہٕ گنڈ تلسی ہمشہ لاگ کری ییے   ساعت وُچھہ مزراو جب تھری ییے

بنہٕ کار گیہ کار چھینہٕ مرمری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

دورہ ہری چانٔی کیاہ نوزہ بری بری ییے   نرکرو وار چھنہٕ جری جری ییے

گوڈہ گوڈہ جامن دامن ذری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

باکہٕ وان مالی سنز کوری ہیہ تھری ییے   لو لکہ بانچو دیذری ییے

بہ لبوش چون کیاہ سوزہ بری بری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

حارتن منز گژھن چھا دلاوری ییے   غارت بڈی بہو دری ییے

دردس نشہ کیاہ پردہ تہٕ ٹھری ییے   بٹہ کوٗری مارٕی منز سوندری ییے

نوژہ دری شعبہ بند پیٹھ ژھ جمہ مرکہ — اطلس کیم خاب زُرو یے

تاپیداری تہ بازسی گرتہ یے — بڈ کوزہ ہارو مثر سوندری یے

وچھو جامہ وزل نیر بازری یے — نوبہ سے وکنہ تہ پترکر یے

شوبہ نے سوہ گچھہ حوزہ نوکری یے — بڈ کوزہ ہاری مثر سوندرو یے

گژ وزہ یاوے یاد سوندری یے — آزتژی — سوختن ورو یے

کاٹشرنن مانان چھینہ کاٹشری یے

بڈ کوزہ ہارو مثر سوندری یے

یہ استاد (عرفی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو:-

"چون زن ہندی کسے در عاشقی مردانہ نیست

سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست"

[illegible]

پہاڑٕ کوٗر

اَکھ تصویر دیکھِتھ

اَتھ روز وارہ بوز میانٛۍ دِلہٕ زارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے
سروٕ خوٗتہٕ شوٗبان چھےٚ قد اوارۍ — سنگ دِتےٚ کمہٕ وَنچہٕ یارۍ یے
نگہٕ نس تہندِس لگزٕ پارۍ پارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے
جامہٕ چانٛۍ سوٗرۍ کمہٕ شامہٕ سونٛدارۍ — ہارۍ مندۍ زُلف کمہٕ پارۍ یے
وگنیٖن سیٖتۍ مالاٚ جھقہٕ دوس دارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے
دود کیاہ گُدریوٚ یتیمہٕ سمسارۍ — پتھ وَنن بیٹھہٕ ہارۍ ہارۍ یے
جود ما کوٗرنےٚ ہٲنسہٕ جود گارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے
سوز کمہٕ سازوک کن دارۍ دارۍ — بوزان تہٕ چھکہٕ اُچھہٕ دارۍ یے
کتہٕ چانٛۍ سازندر تہٕ سیتارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے
اسہٕ دُنہٕ ہمہٕ نیچہٕ پتہٕ زہر اختہٕ تُل ہارۍ — ووندہٕ کیاہ پچھےٚ ژیہٕ سونٛدۍ یے
بادہٕ تمہٕ بہٕ کرےٚ پوٗرہٕ تمہٕ خارۍ — پہاڑٕ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہارۍ یے

پوشو مادٕ پیٛچھٕ بُمہٕ چاڑی چاڑی — رُمہٕ رُمہٕ گمہٕ گوٚسے جاڑی ییے

دٕمہٕ دٕمہٕ پوٚشنۍ پیٚہ شرمدٲری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

حاریَن کوٚرنس چاٲنۍ خُماری — خاب چھاکنہٕ بیدأری ییے

مستی چھاکنہٕ یہ چھہٕ ہشیاری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

وُلس چاٲنس چھہٕ خریداری — لولکہٕ لال بازاری ییے

ینیتہٕ نادارو لوگ بایاری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

دُنیا ڈیوٗ ٹھُم برٛم تہٕ بازی گاری — دیارَن مستہٕ گمتی ساری ییے

یارَن منز چھکھنہٕ روٚزنہٕ ہرژ یاری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

کینژَن گرٕ تہٕ گوٚند جامہٕ سوتہٕ ہاری — کینژَن سر تہٕ مرداری ییے

کینژہن پکان وودڑہ ننی کھیہٕ نہٕ واری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

ازلہٕ لأرِنس تن دِت ساری — اورے سَن ترٕہ وَن ہاری ییے

ساری حاران تتھہٕ بازری ییے — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

سورمس تہٕ سازس چھکھنہٕ پایداری — دردس چھہٕ دفاداری ییے

ساسہٕ بوٗد گنج توٚہ چاٲنۍ رنجگاری — پہلو کوٚڑی لولہ وَن ہاری ییے

کینول ہٕ سمھۄ دزا یکھ اۘری اۘری — روشہٕ روشہٕ آمہٕ انہاۘری ییے

بان وہتھر ووُے پوشہٕ سبزاۘری — پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے

کارہٕ پیٹھ یاۘری تےٚ بیٚیہٕ دیوداۘری — چھی ژیٚیہٕ نزہٕ آلوان ساۘری ییے

پوشہٕ وَن چھی کران پیالہٕ برداۘری — پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے

صوٗرتس چاۘنس معنہٕ ژاۘری ژاۘری — دال میون ہیٚیہٕ ہاۘری ہاۘری ییے

ییتھہٕ پاۘٹھی ہاۘرتھ چھ بہان زاۘری — پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے

بلبلہٕ یار میوٚن بیٚیمہٕ گلزاۘری — ڈیشہٕ ہَن یوٚد شہٕ ہنجاۘری ییے

میانہٕ کنہٕ دُنی زیٚس زاۘری یاۘری — پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے

آرہ دِلہٕ جگرس کنڈی ٹھوٚن لاۘری — ییٚمبر زلہٕ بیماۘری ییے

سنگدل کوتاہ نو گٕن بے عاۘری — پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے

یان آزادَن لولکہٕ ناۘری — شیٚن زَن گولُن ہاۘری ییے

دُنی زیٚس چھا روا اِہی دلازاۘری

پہٕلی کوٗری لولہٕ وَن ہاۘری ییے — ۳۰ اسوج ۱۹۹۹ب

لہ ابن مہجور نے آزاد کو "پہلی کوری" کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور فرمائش کی تھی کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بھی بتائیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

غزل

پانس پیٹھ افسانہ دیوانہ ژہ مولاگ
بہ ہم ہیُن میخانہ مستانہ ژہ مولاگ

پانہ ہُرزِ سیٹھہ روز ژُو رِچھ نصیحت بوزِ
شمعن اندر چھُنہ سوز پروانہ ژہ مولاگ

چھُنہ دوہ ژٕ گژھن خوشبوسے گے بیو فائدٕ گروے
بہ خوینے سیتھ خوے حارانہ ژہ مولاگ

چھاوان روین پان گوو زُلف پریشان
اَمہ ہاوسہ حیوان انسانہ ژہ مولاگ

دُنیا چھُ مردن جیل جیلس اژُن چھا کھیل
گژھہ دوستس سیتھ میل بیگانہ ژہ مولاگ

رنگدار گُل رٕتی رٕتی یت گُلشنس پھُلہ کیتھ
ناپائدارن سیتھ یارانہ ژہ مولاگ

تھف کرٕ میہ دامانس پننس تہ بیگانس
اَتھہ محہ کلس پانس زولانہ ژہ مولاگ

ژھانڈان تیم جوہر ہیتو مُت دِلس چھےٚ شر
چھُکھہ بانہ سمندر خس خانہ ژہ مولاگ

گژ موللے تھانکُ چھکُ بوزٕرہ دوکانکُ
حِس کرٕ کھمہ ٹے وانکُ پرمانہ ژہ مولاگ

خوش زندگانی ہندی نشانہ جانی ہندکر
چھی دوہ جوانی ہندی غمخانہ ژہ مولاگ

مردی چھُنہ پارا و دماغِ دِل شیراد
کاراہ پننہ رُت ہاو سامانہ ژہ مولاگ

آدن چھُ آزادس کیاہ پنیہ پاسادس
وُنی توس دلدارس دیوانہ ژہ مولاگ

غزل

تُلن قلم تہٕ لیکھُن سراپا نتہٕ خوش آمد سعہ سخن وری چھا
رٔلتھ کرِتھ سٔرتلے سونٛگ سادہ لُکھ ٹُٹھ ونی بہودُری چھا

تُلِتھ حیاتہٕ مُلِتھ یہ خوشبو وُلِتھ زری کانٛہہ بہان طاقس
چھ نُنبہ لان تَس وُچھت جہانا ژہٕ ونتہٕ اُمی سے ونان پٔری چھا

نہ سوز در دل نہ شور در سر نہ چاک جامن نہ پاکدامن
یہ عاشقی چھا، گدا گری چھا، یہ شاعری چھا، قلندری چھا

مہ بوز وَنان اُسی بہار تہٕ وارِلی چھُہ کتھہ نا پیٹھہٕ چھِوان بُلبُل
یِمن ضعیفن تہٕ بے زبانن حریف لاگُن بہودُری چھا

کران گاٹلی محبتک سٕتھ بٔتھوان جامَن وُلِتھ ژھتو کرِنٛزے
وَنان اَلتھ جنگ زرگری چھا یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

پزر کڈان نوَن اَپزٕ دباوان یہ پوز وَنُن کیازہِ مارٕ ناوان
وُچھت نظر باز تو سے تہٕ راوان یہ دلبری چھا ستمگری چھا

زبان دراز چھی نبان پٕ مطلب پنُن خودائی نہ بندگی منز
یمن یِوان زانُنہ برادری تہٕ محبتس منز برابری چھا

دَسنے نہ بوزُم پیام رُومی دَپے نہ زونُم امامِ رازی
سوٗنے چھےَ آخر وزان پیٚھم ژٕ وٕ پاَرِ ساَری گمتہٕ زری چھا

ژٕ لامکانس اندر بیہِتھ خوش مےٚ کیٚتھ جنوٗن تہٕ یہ خوٗن آتش
یہ بندٕ چون فقط نہ کرتہٕ روکش ہیٚتھ پان بیٚتہٕ پاٹھی برادری چھا

وُچھتھم سیٚٹھاہ وُنی دِتم ژٕ وٕ پاَری ونان ساَری چھےَ دینداری
ژٕ یہ عقا ہر لولہ وانِنے کرٕ رچھتھ تہٕ ژٕ آرہتھ یہ کافری چھا

پرٕان آزاد چھُ نیم ترانہ ہیٚچھتھ تہٕ زانہتھ وُچھتھ زمانہ
نہ گُل نہ بلبل شمے نہ مطرب تہٕ شاعرن نش تہٕ شاعری چھا

غزل

نظر پاشی ہاکُن ژٕ انسانہٕ کرتو سوٗرتھ دین و دنیا پنُن پان سرتو
ژٕ چھُکھ ازٕ لکے نوٗرٕ گے پوٗرٕ پرتو تمی نوٗرٕ ستین زٕ عالم ژٕ برتو

چھُم تقدیرٕ وٲلین مُبارک   زٕ پننے نصیبُک قلم پانٕ گرتو

کَرِتھ دورہ دوراہ مَرِژھ زورٕ پننے   طلسمات ینیمہ آسمانکھ پھُٹرتو

پہِ تسبیح تہٕ زُنّار زولانہ گوژ ہے   پکھن واش نیری زٕ یم گنڈ مُژرتو

زٕ ییمی زندہ گوژ نکھ بَرِتھ لول تہٕ یژھ   سُہ چھار تیتھہ ستمگر وَنی زانہہ تہٕ مرتو

یمی شیر تہٕ بژور لاگِتھ یہِ وسواس   تُتھ ہمتُک نیزٕہ تس ریزٕہ کر تو

دِماغَن ھوان عقلمند چھُے رُومالہ   زٕ شودن کتے چرس تہٕ بنگہ بر تو

بنیوکھ عشقہ مسکین لاگِتھ سعہ خنور

دِلَن زندٕ کرٕونی غزل تارٕ پرتو

غزل

دین و دُنیا ہاوسَن پَتھ رادٕ روو ووتھ تی پَزیا

مُشکہ رُستین پہِ شنے پیپھٹ دِل ہر دووُتھ تی پزیا

ہا وطن دارو ژیہ وطنس کُنڈی ہا چھکرادِتھ وَتَن

ہے گمن پوشہ ذَتن دَدَون ہنووُتھ تی پَزیا

بلبلن چانین ہا کوٗر پانژائی کاوَو آئی ناش
لول ییمہ نِیے لونہ رٗستین بائگرووُتھ پی پزیا

خدمتس مردی کٔنِتھ تہٕ ملی یہٕ پامردی ہیٚنِزتھ
ناو مردن ہُند ژِیہٕ ہے ہے مندہٕ چھوُتھ پی پزیا

منز بہانن اکھ بہاناہ خدمتک زٕ دٕنتھ یہٕ علم
عالمن عزت تہٕ حرمت راوہٕ رووُتھ پی پزیا

شاند تھاوِتھ غارہ نِیے ہنزہٕ برانزہٕ کنہٕ چھکہٕ کیاہ چھلون
غارتس نیلام کرٕے کرٕے نام پووُتھ پی پزیا

یُس ڈیکہٕ آئی راوہٕ عرشس فرش ہیٚتھ وقتِ نیاز
سُے ڈیکہ دروازنے ہیٚنِتھ کیارہٕ ژٕدوُتھ پی پزیا

دربغل تدبیر تہٕ تقدیر چھے تیر و کمان
ژٕروٗنتھ کنٕ واتھتھ نکاراہ کونہٕ پوٗوُتھ پی پزیا

بنگہ تے افین ہلہ دِتھ چوٗوُہکھ مس پیالہ پور
دوٗرہٕ کین بنگانِنے ہُند تکیہ تھووُتھ پی پزیا

واے پنڑ نس مأژ ملکس ژھک کمو ژشمو دِچھان

ناخلف اولاد لاگِتھ کھیاوہ نوِ دِتھ پیٔ پزٕیا

بس مرٕن اوتے ژ یہ زونتھ پینڈ پرٕن میراث ملک

زندگی ہند خوان ناحق بارہ تھوودِتھ پیٔ پزٕیا

بأرِ تھاوان ژھک ژہٕ اے آزاد یارن دوستن

پان پننے کوِنہٕ اَز تانی سنبلودِتھ پیٔ پزٕیا

(۱۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- عوامی راج سے پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔ کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ہوشیار ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔ (گنجور)

غزل

یہ عأشِ وعشرتِ چھہِ بوٗد مصیبت ارام تہٕ راحت چھہِ محنتس منز

کانہہ تہ ژھیٖ رٕت گناہ نو بھتھ نہٕ رت پھل گژھت بدٕ لتھ ژھکِ ندامتس منز

درین پٔلن بارہ سنگرن منز چھیہ خوان جگرتہ بن جوأہر

تھوِی ژیٖ نہ راجاہ ہمیشہ تابس ژہٕ مان اپیٔ چھے ژیٖ قسمتس منز

ژٕ گُلشنس منز فوٗلکھ مُنِزٕ گُل میٚہ مۄن سارٕنیٚز ژٕ دِل کرکھ خوش

اَسان بہکہ شیرٕ ہیٚٹھ تہٕ ساقاہ ہیچکھان بیٚیہ پیکھ ذِلتس منز

شِہلہِ گُلبن تَل تہٕ سر حدن منز بہان چھہ تسبیح تہٕ مالہ پھیرٕ نے

خودا ر پھِنہ پیٚز چھہ یوٗد سعہ گرمی بچارٕ کرٕن کیاہ قیامتس منز

یہ منگہ پیٚزنس خودائے پاکس روزِ محشر الگ مکاناہ

رہمن تہٕ کھیٚون چیٚون شوٗ لگن تہٕ عشرت اگر یُتے او چھہ جنتس منز

غزل

مُبارک تازٕ دورانس مُبارک — مُبارک سازو سامانس مُبارک

سٕہ پٔژانیوٗمُت سرٕ اَیوٗمُت دُہمہ گوٗ دوٗر — نوٗس دِہنس تہٕ ایمانس مُبارک

گمُتہ اُسی عنایہ کم گُل ژھایہ ژھلیے — شوبکھ اَلحمد پاک دامانس مُبارک

بنن جنگی سِپہ دوہ ذٕ عشقہ مسکین — ذراکرٕہی توٗ غزل خانس مُبارک

سپُن دوہ ذٕ شانہ سازَن بخت بیدار — مُبارک زُلفِ مردانس مُبارک

نہ ڈیوٗ نھکٕ توپ نے بندوق نے بم — چھُہ سامس تہٕ زیمانس مُبارک

گیہ ڈگیہ دۄر نوٚ نوٚ روشنی وائژ — نوٚس زٕندرس تہٕ اسمانس مُبارک

تہٕ زانَن تم ییمَو عبرت امیک روٗٹ — چھُہ اُتھ گاشس اندر کوتاہ اِنہ گوٗٹ

غزل

بے دردہ لوٚکچو بہانہ کرٕتھ کرٕتھ ترانہ لولک پرٕن روا چھا

محبتَس منٛز بکار چھہ ہمت ڈرُن تہٕ غم ہیٚتھ مرُن روا چھا

زبان زاٚگرِ ج مثالِ بُلبُل دِلَس اندر چھےٚ نہ سوز بلکل

مخولہٕ کرِتھ کرِتھ یہٕ لولہ گلشن لُٹُن تہٕ برہم کرُن روا چھا

دُنیہ ژٕہ اَزلٕنِ محبتُک گُل ہمیشہ فوٚلِنے محبتکی گُل!

نہ پٕھٹہ ہرُد تے نہ سونتھ بلکل ژٕ یَہ کرٕتھی یٚنکھ یا لٚٹھ ہرُن روا چھا

ژٕہ ماوس ژُھکھ وَنان محبت، محبتُک خوٗن ہیوان بگرُن

لطیف تہٕ شیرین یہ ناگہ چشمہ کثافتو سیتی برُن روا چھا

سہ چون دِلبر چھُہ چانہٕ لولہ کران سۄنز تہٕ بران پیالہ

سہ آتشہ رٕنگ زٕتھ خیالہ چانے ژٕ یہٕ لول بِٹِھن باگرُن روا چھا

مٔکۍ دِ نے سجدٕہ اَتھ جنونس طواف کرٕنے زٕیٚہ سوٚہ گہ جوٗرہ

یہ لولہ آتش رٚبے تہٕ رٔودس اندر قسطٕتھ رادہ زُن روا چھا

زٕہ کالہ زٕلفن تہٕ کاکلن چھکٕ رٕچھان لمہ لولہ اَتھ لعلے منٛز

بہان یتہِ آسہٕ چون دِلبر شہ خانہ سرفو برٕون روا چھا

زٕہ زاکھ انسان بڈٕ یہ کھہ انسان کتے بنیو کھہ میٚوند کتے مُسلمان

چھُ چوٗن مذہب گٔنیرتہ یکسان زٕہ اکھ بٔ اکھ گٔنز زُن روا چھا

یہ دردہ ژٕنیہ ہند فضا دِلکش وُچھت چھُ آزادہ دل گژھان خوش

زٕہ نیر گنڈتھ لولہ تیرو ترکش سہن تہٕ شالن ڈرُن روا چھا

غزل

آرہ کتہٕ لار مو نشہٕ بیگانس — پنہٕ نٕس پانس معنے زار

یٔس چھہن ژھاران چھےٚ نشہٕ پانس — پننس پانس معنے زار

زاو پِھ چھےٚ کوٗرمت سوٗدہ نو نقصانس — دین بنز روان زینت دیار

چاوہ لمہ میٚنہٕ آکھ منٛز گٔبنہ خانس — پننس پانس معنے زار

ا٘کھۄ چُھک داران دۄرٕ آسمانَس   تہٕ چھُہ انسانَس خدمتگار
گنھٕ کران چانِس یٔتھٕ دیوان خانَس   پننِس پانَس معنے ژار
ژٕہی چُھک باغوان یٔتھٕ گلستانَس   چانی گُل تہٕ چانی گلزار
ژٕہی کیاژٕہ حاران منز واٰرانَس   پننِس پانَس معنے ژار
شیرٕ رُٹندم دِوان چھیر نیستانَس   دٕمہٕ دٕمہٕ دٕمہٕ ہیے پچھے نمکار
دٕمہٕ سیتہٕ بہپوش چھہٕ لٕہ واٰرانَس   پننِس پانَس معنے ژار
رأچھ کرِ پننِس عہد و پیمانَس   پننِس یارَس روز وفادار
کیاہ چھہٕ منز کعبس کیاہ چھُہ بُتخانَس   پننِس پانَس معنے ژار
حق پننُے نیٚتھٕ وال حق بُتھانَس   ادٕہ حق ژھانڈٕنک چُھک حقدار
پانہٕ کرحق حساب وانَس دانَس   پننِس پانَس معنے ژار
گنٕہ ڈٕہ دامانہٕ رٕٹھ جانہٕ جانَس   دٕمہٕ دٕمہٕ لاگَس ناز بردار
شوٗبہٕ ادٕہ لاینہٕ لقف گریبانَس   پننِس پانَس معنے ژار
کیاہ چھُہ غم درده کس مردٕ مأدانَس   ملکن تہٕ فلکن ہند چھُہ تاجدار
حوٗرٕ چھس تاہ لران زنت شاہانَس   پننِس پانَس معنے ژار

آب بُترائِثہُند کھال اُسمانس — ناساز روزی یوت سمار

ناز کر پننس تازہ دورانُس — پننس پانُس معنے ثرار

شیرِ خار زانان تدبیر دانُس — فتدہ باز تقدیر زور آدار

بندگی چھ کران رندمستانس — پننس پانس معنے ثرار

بتیہ نا آغرچون بیٹھ دیوانُس — تھونچھ مالک بتیہ موختار

دونوے ذمہ دار پانس پانس — پننس پانُس معنے ثرار

وَنہِ کیاہ آزاد نِشہ غار زانُس — چھُنہ وہ نی رُود مُت وُننس وار

وَنہِ ہا یوز لگان ٹیوٹھ انسانُس

پننس پانُس معنے ثرار

غزل

مہ الگ پان پنُن زالہ ہستم ژالہ ونہِ یو بوز

ستمگار پچھے دُنبالہ ستم ژالہ ونہِ یو بوز

یہ چون یوت ژالُن چھہ جایِٔ ہنانہ خرابی

غارت پچھے نہ ژِہ مشقالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

رباب چنگ تہِ زَشَن چھُنو دردہ سِیے منز

ییتے چھُ شیر ماران ژھالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

دَسان پچھے نہ یہِ خمار گرِتھان چھُک ژِہ بیدار

چومُت پچھے ژیَہ یہ کُس پیالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

چھُہ لیس سوزِ جگر تشنہ شہ بیبہ روزِہ سوٗدرُ بہِ چیتھ

ژِہ گو کھیسرہ اکی پیالہ، ستم ژالہ ونہ یو بوز

ژیَہ کمِہ حالہ گندان نالہ چھِی فند باز گِندَن واٗلی

بنتھ اوَسے اُنِتھ سالہؔ، ستِم ژالہ یو بوز

چھوان دزِلو یہ آزاد ہیوان سوزِ دِلس داد

ریوَن واٗلی دِوان نالہ، ستِم ژالہ ونہ یو بوز



ؔ غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف سے لایا جاتا تھا۔ (گنجو)

قطعات

قطعہ

پنُن پان زان ہا اِنسانہ پانَس پانہٕ عزت کر
شمع بنِیہِ نور چھا پانے ژٕہ پانس پوٗرٕ گژھ کر
ییتھے عاشق چھِہ معشوقس کران ہِیم اُلفتُکی زنجیر
تیتھے پانُٹھی نیر بے پروا ژٕہ معبودس عبادت کر

قطعہ

اَکھٕ سیاہ زُلفس تہٕ خالس پتھ سیاہ کورٕ تھَن ضمیر
وُچھ کمَن زالن اندر موصوٗم دِل سپنُے ژٕیہٕ گیر
بُلبُلس تہٕ کالہ سُرخس چھُکھ گنہ بوزان فرق
شہوتس پتھے ناو کورُت تولہ خنجر عشقہ تیر

گوٚپھن تہٕ غارن تٔر جنگلن منٛز بیہِتھ چھُنہٕ دِل ژٕہ تنگ ہوکر
چھکھے ژٕہ انسان رٕہان تٔر شالن تہٕ ہانکلن ہِند یہ رنگ ہوکر
بساو خانہ کماو پانہٕ ریا کرِتھ مو لوٗٹاو عالم
شریک موان ژٕہ لاشریکس بنِیِن نشہ منگہ ننگ ہوکر



وَنو کیاہ مغربُک پرتو تہنٛدی روٗشنت چھُہ سمسارن
اَپارِ زنٛدہِ اکھتابس بہودر سائن ما کھارن
یہ زور آورکشش کاژاہ چھِہ تتھ رنگس تٔر رویس منٛز
برِچھس کھوژان نوم صاحب کرن ما ہانز روہ خسارن



دوس سارٕی گیی ہیمِتھ شیطانسی دوٚہہس ژٕہ وَن
مۄدِر یتِلہِ موٗزدر فاقہ کیاہ کرن ییم سوٚد خار
نوٗرہ دوٚہ ینکھہ توٚہہ تہٕ منگو توٚ الحق جماعتس نِش نجات
ییم کفن ژوٗر تھاوہٕ نکھہ قُرقس اندر کرِ کرِ مزار

زِپیٹھو لاگِتھ چھہِن تہٕ تھاوِتھ ریش
مندرن مسجدن چھہ رٕنڈ رٕنڈ کوٚن
چھا خدٕ شامد کران خدا صائبس
چھا بناوان بیچین تو ذوٗن

●

پیپرِ مرداہ ونان اوس اکِس
حسدِس ہیوٚ وُچھم نہ کانٛہہ عادِل
ناویس تس کران خار و ذلیل
یُس رٔچھیس تس بُزان جگرہ تہٕ دِل

●

ییٚمِس یارِ کران چھےٚ بخت تس ساری چھہ آسان یار
ییٚلی شوٗب آسہ دوٗکانَس تیٚلی ییِن مال متہٕ بازار
ییٚلے اوٚر جان آسہِ یارہٕ وُچھہک لارہٕ ورٕنی ساری
ییٚلے گُدرِ زوس کینہہ ہاہ توٚکھہٕ نہ کانٛہہ نِش کھنڈہار

وعظ خاناہ پران اوس لوکن   کرتھ دین ٹوٹھ چیزاہ راہ خودا

اتفاقن زنانہ تمۍ سنزہ بوز   دوییمہ دوہ ہیۓ تس نشہ یوان چھ گدا

دول تمہ ٹوٹھ چیز کیاہ تامت   خانہ دارن کورس بخشم صدا

جاہلن صدقہ دین چھ جرمانہ   عالمس ہیند عالمہ چھ جدا

پانہ ابلیس اوس تی بوزان

ژول بچارہ پران پننہ بخودا



نصیبس چھکھ ودان نادانہ لاگان ناشرھ تقدیرس

یہ جنت تہ جہنم چھے ژیۓ پننی کارنے ہیند پھل

ژہ زیادہ نرم یود روزکھ میٹھے ہندی پاٹھی ژاد تھر

کری پامال اکھ دنیاہ ہمیشہ جاے چھے کھوہ رتل

بنکھ فولاد یود دوے یاد تھوونتہ آبہ اکھ ساقا

بنکھ زنجیر شیرن ہند تہ یا خنجر نتہ کرتل



میخانۂ

غزل

سروِ آزاد آوے پۆژرہ نانے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

پیپر کر تۄاوان خاصہ اندانے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

سوز وائی توس لولکہ سازے ۔۔۔ روزہِ دماہ تھاوِتھ گوشس

بوزہ وِگنِین ہۆنزہ آوازے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

ویسنے منز سوہ مہ تہ سازے ۔۔۔ پوشہ چمنن ہاوان بوشس

زن چھہ پریین سیتی ینِدرانے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

ہلہ کینخاب نالی بپیشوازے ۔۔۔ مانزہ اَتھ زن اُدری پوشس

خوبروین شوبہ مہرازے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

لالہ اَتھ ہتو سانہِ دروانے ۔۔۔ کرتہ پیالاہ مس کے نوشس

برہ مارَے لاگِتھ وازَے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

چانی روے خسار کیاہ چھہ سرتانے ۔۔۔ پژدہ تۄاوان لوہ ہتی نوشس

معشوقن ہِندہِ ممتازے ۔۔۔ تازہ تازے لاگس پوشس

آزادن سوز و گدازے   مینوشن آو کیاہ جوشس

دزِتھ ترأوکھ تو داره درواٹے   تازہ تازٕ ے لاگس پوشس

غزل

عاشقن ہنز عشقہ بازی کفر چھا اسلام چھا

عالمس بدنام گومت پوختہ عاشق خام چھا

نیب ہیتھ تمس جایہ جایے وچھنک بھوونم فریب

ترال چھا گلمرگ چھا ہندوارہ چھا مقام چھا

تمی نگارن پوختہ کارن منز اشارن دیت جواب

رمزہ چھا حسنک ادا چھا وصلکو پیغام چھا

ہر شر چشمن سورمہ لاگتھ نیوان زاگتھ میون دِل

یمبرزل چھا کھا سر چھا سِ پیالہ چھا بادام چھا

عشق ماو دانش اندر صد پارہ دِل آسِتھ گریزان

شیر چھا رستم جگر چھا عاشق بدنام چھا

جلوہ ہاوان گاہ ژاوان تبلاوان عاشقن
نارہ ڈزہ مل شاہ پری لاگیتھ زری بر بام چھا

تیرہ کے تاثیر زن تقریر آزادن کران
درد چھا خون جگر چھا شعر چھا الہام چھا

غزل

یاو بنہ میانے یاون را یے — مایے چھس یو ونہ وانہ
پارہ پارہ لگہ یو ژھایہ تہ گرایے — مایے چھس یو ونہ وانہ
چانی درشی چھم میانی گرایے — عالم کورمت دیوانہ
میون دل دولت چانی مایے — مایے چھس یو ونہ وانہ
کوہ چھ منز رژھہ نس لوکچہ دایے — ومہ ومہ نی چھس ژالانہ
بلہ نے میون دل وہ تم مانیاے — مائے چھس یو ونہ وانہ
ناساز ازلہ میانہ ہے ہاے — کس پتہ کرہ تھس دیوانہ
ژالان کا ژاہ چھس بہ دیچلاے — مایے چھس یو ونہ وانہ

بۆمبرو یمبرزَل کرُتھَس صنایے دِل رِنتھ لوگنتھم دیوانہٕ

کھسہٕ ڈُن لسہ کچار کوز لتھم ہاییے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

لسہ تہٕ لسہ تہٕ ہیری تراو بے پرٕوایے ڈنجہ دِل اَسہ چھُنہٕ روزانہٕ

نالہ متہ رُٹہٕ ہے لالہ نوت ژھلیے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

مُشکدار مویَس لتھاوِتھ ژھایے دُرہٕ ہیور چھُکھ اُلہٕ راوانہٕ

روے چون صبحکہٕ نوٗرُک آیے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

چالاک دِلبرہٕ دژاکھ تھرہٕ گژایے حوٗرہٕ مندہٕ چھاوِتھ نوٗرانہ

نارہٕ وُزہ ملہٕ رِنے تھَرہٕ تھَرہٕ ژایے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

کاژہٕ زوٗنہٕ کاژھ گوم ناگیرایے ہی مالی کرُتھم زولانہ

چانہٕ چیٚرِھ کمَرِ کمَہٕ ہانژہٕ میٚہ آیے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

ژیٚے پتہٕ نیرِتھ اُہم رایے پوٗرِ ہیر کرِہ ہا ہم حبانہ

آخر بیوفا دژاکھ ہے ہایے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

سوز ہیتھ آزاد دژاو بوایے شمعَس گَنتھ کرِہ پروانہٕ

مزہ اَتھ لولہٕ کس وَزنَس کیایے مایے چھَس یو وَنہٕ وانہٕ

غزل

یِنکھس نا لولکی نامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

کرٕ ژٕ سینَس دمہٕ زٕلِ جامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

خنجر بُمَو روبرو چھا پارِتھ　　ژٕ وٕلُم کوَت بےوفا مارِتھ

چھیوکِتھ کوز نمَس نرٕ مُہلا مہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

کَنَن گوم سَنہٕ وُن سنطوٗر　　وَنَن اَسِس بِہِتھ مستوٗر

چِھیِدان خوٗن جِگر دامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

ژٕ لےلہٕ مَنہٕ دِتھ اَن تَن　　بٕ لاگَس تنہٕ سیتھ بِہیہ تَن

تِچھُے روشان میانہٕ پاغامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

شوٗبان کیاہ چھُس گلن کانے　　کران دِل بُلبُلن تارے

پریٖ رونیس زَری جامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

بِہِتھ بالادرے طاقن　　دوان چھُک زُمرہ مُشتاقن

پھولِتھ دگنہٕ ہا گُل اندامہ　　میہٕ نیوٗنَم کامہٕ دیوٗن دِل

چھہ آزادن چوٗمت کُس مُس | پرٛ مستی چھُس نہ روزان جیس

دٔنۍ کیاہ شہرٕ تےٚ گامے | میٚہ نیوٗ تٔم کامہٕ دیوٗن دِل

لیکھس نا لولہٕ کی نامہٕ

میٚہ نیوٗ تٔم کامہٕ دیوٗن دل

غزل

میٚہ اوسُم نہٕ درِ دِل گُمان دلبرو وے | ژےٚ آسکھہ میٚہ نامہربان دلبرو وے

ووٚنےٚ ماسہ کانٛہ تُسے دِلک حال میون ؤنے | تو ے زیادٕ لوگُتھ اَزان دلبرو وے

ژےٚ یٚچھ صاف دِل میون زَن لولہٕ کافر | چھہ بُتخانہ سے کُن نمان دلبرو وے

تلان ہیٚہ چھُہ چونُے پہ خاموش لاگُن | کتھاہ کَر ژٕ شکر دہان دلبرو وے

وٕچھت موے خوشبوے چونےٚ پریشان | سیاہ مُشک ماتم ہیوان دلبرو وے

مُقابل ژےٚ آینہٕ وُچھے اتھ کیتھ | میٚہ چھم دوٗرہ غارت ییوان دلبرو وے

موٗدرٕ خندہ کوٗر تھم ییٚنہٕ دوٗرہ دوٗسے | تنہٕ حورٕ ووتھم ژھوان دلبرو وے

چمن زار حُسنکی کمن رودٕ تازہ | بہارس چھہ آخر خزان دلبرو وے

دۆدُم میٚنہٕ ژالان تہمت پَتہٕ ہانٛژہٕ　　　وۄدُم یَس نشہٕ کے اُسان دلبروٚے

یہ دِل خستہ آزاد دِلشاد کرٕتن

غنیمت چھُ یُتھ خوش بیان دلبروٚے

غزل

جامہٕ چھس نیٖلہٕ تہٕ شلوار پھِکتہٕ ییے　　　پیٚتہٕ لوٚہ ہُتہٕ ییے لاگے پوشش

سأنۍ دِل خستہ کرٕتھ چأنۍ مارہ مُتہٕ ییے　　　پیٚتہٕ لوٚہ ہُتہٕ ییے لاگے پوشش

کُنہٕ داٸی سوہ نہٕ بندہٕ نۆرہ بَرٕنی ییے　　　ٹاٹی قمیضے سبز رنگہٕ پوشش

رمہ نہٕ داما نَس ریشمہٕ فیتہٕ ییے　　　پیٚتہٕ لوٚہ ہُتہٕ ییے لاگے پوشش

ویسہٕ نے منز باگ وُچھ تَسے لَتہٕ ییے　　　کھَسہٕ وُن یاوُن آسہٕ وُن پوشش

زُن چھ منز شمعَن بجلی بُتہٕ ییے　　　پیٚتہٕ لوٚہ ہُتہٕ ییے لاگے پوشش

جامہٕ بدلاٸے وِتھ دزاکھ شامہٕ پُتہٕ ییے　　　بوش ترٛاد کَشراو یہ فراموش

چونہٕ نرٕی گرُتھ نے زونہٕ مُلتہٕ ییے　　　پیٚتہٕ لوٚہ ہُتہٕ ییے لاگے پوشش

اُسہٕ ترٛاوِی چانہٕ پۆژھ آرٕ مُتہٕ ییے　　　مارہٕ مَتہٕ لوگُتھ ژیٚہ تہٕ خاموش

وتہ وتہ نیرن ملا مُتو یے — یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

بگرٕ تہٕ دِلہ زار سوزس رٕتی یے — نیرہٕ شرٕ فیرہٕ بیمارن ہوشس

پوشہ کھعہ تہٕ اُدِلی مشکہ کھعہ تہ لوتی یے — یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

سوزنم گراوہٕ تہٕ بوزم ییتھ یے — ژھینہٕ گاٮ۪س میانی ییہ مینوشس

ہتیہ تہٕ اسی یار دوس آرِدی مُتو یے — یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

کرہٕ کیاہ ازلس مارنس لتو یے — بوش ہتیہ کرنس برہٕ پمپوشس

دیارہٕ محلہٕ ساٗنی زٕہ چھس پیمہٕتو یے — یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

دلہٕ میانہٕ جگر کہٕ خوانہٕ نیکھمتو یے — شوٚہ بہ ہن لاگنو شیرہٕ زن پوشس

لاٗنس ژارہ کس کرِیہ ہنہٕ تہٕ چھنو یے — یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

بگہٕ آزادی نارہٕ کھعہ تہٕ تتی یے — دِلہٕ زار تمہ کھعہ وارہٕ پرجوشس

دُچھتہٕ کم شاہسوار میتہٕ کھتو یے

یتہٕ لوٚہ ہٕتو یے لاگے پوشس

غزل

وٕنہٕ لو لاگہٕ ہیوٚ دوس دٲری نِگارو
دِلَس کاسِتھ بے قرٲری نِگارو

وٕنہٕ لو چنگہٕ دایان بہیہوٚ رنگہٕ نادے
گژھَو نیل بل گُپکٲری نِگارو

تغٕوفُل
وعدہٕ ہے وعدہ ہتاوِتھ پزیادِیُن
توٚے چھا بَیہَے نامدٲری نِگارو

زَری جامہٕ لاگِتھ چھُسے کامہٕ دیو
وُچھہٕ راہ تھَس پرٲری پرٲری نِگارو

زن ابرِ بیزہٕ پھُلِتھ تیز میہمیز جانی
یِژتُس پَتھ دِوان دٲری دٲری نِگارو

یژھے زیادہ چھے بیوفٲیی تیزشوخی
تژھے کم ژیٚیہ منز غمگساری نِگارو

وٕنہٕ لو ڈالہٕ ڈالے گِندَولوہ لے
چھہٕ گُلزار پھُلِتھ ہتہٕ ژھہٕ پٲری نِگارو

وُرجِس مایہٕ جانے لِژس لولہٕ زالے
مران چھس کران دم شُماری نِگارو

اَنان مالہٕ کُنیو کُنیو چھُہ آزاد ڈالے
جواہرمہ ہللہ نژٲری ژٲری نِگارو

غزل

راوان یَس چھُہ آدن تَس کتہِ قرار آسے
کیاہ زانہِ دِلکۍ دۄدوَن یِس تازہ بہار آسے

چھُے خوٗنِ جگر چہِ نۍ رندن ہُنہ گیندرٕ نۍ
مۍ زانہ یَس للہِ وُنۍ مٕشرٕ لوہ لہٕ شہ نار آسے

تدبیر چھُہ کیاہ مردَس تقدیر کیٚسہِ کردس
پ گوم لیکھِت فِردَس تۍ کو نہٕ میٚہ یار آسے

لکہِ لولہِ غزل پٔرم دُردانہ دھانہٕ ھرُم
سوزَس میٚہ طومار کرُم بوزان تہٕ یار آسے

چشمن ہِشرٕ ناگہ جوٗیہِ سگٕ دِیت میٚہ دردچ ہتہِ
یوٗد ہردہ وُچھنہِ پییہ زَن تازہ بہار آسے

بوزان یِم میانۍ دِلہ آیس نہٕ نیندرہٕ زہ لہٕ
باُلی اَستہِ کرِ کو زیس ہٕکہ تَس وٗدنہ خمار آسے

ۄُچھ لالہ کم کم مَدن کھیٚے میٚرژہٕ وَدن وَدن
دمہٕ ہہ آکہٕ ییم سأنی بدن سوسن تہٕ مزار آسے

منز لولہٕ کین اخبارن آزاد چھُ موٚختہٕ ہارن
منظوٗر خریدارن یُتھ نامہ نگار آسے

راوان چھُ یس آدن تس کتہٕ قرار آسے
کیاہ زانہٕ دِ لگ دٔدوٚن یس تازہ بہار آسے

غزل

تمنّا اوسُم تراوہٕ غارِ زأنی	کرہٕ ہس چشمہ نوٗرأنی جاے
بلہٕ دِل ژٔلہٕ کرہٕ یہ پریشأنی	کرہٕ ہس چشمہ نوٗرأنی جاے
وۄنی ییٚ اَسہٕ کرٕ کُہ سرٕ نادأنی	بے تاب لہ لہٕ منز کرمس جاے
پھٕٹر نیکہٕ رُون سینہ اوس گریکہٕ دوأنی	کرہٕ ہس چشمہ نوٗرأنی جاے
سوزِ دل اسہٕ دِیت حق سُبحأنی	تہٕ ہہ کُن اَدٕ لارأنی آسے
نہ چھُ زنّار تہٕ نہ مُسلمأنی	کرہٕ ہس چشمہٕ نوٗرأنی جاے

دٕسہٕ تارٕ گُذرادٕی زٕھرٕ مارأنی   دٕسہٕ تارٕ سیتی گُلروین دٔرٲسے

زیٚوٗن اَسہِ دُنیاہ زٕیوٗن ییٚنہٕ فٲنی   کرٕہٕ ۂس چٔشمہٕ نوٗرٲنی جاسے

دِل چھِنہٕ بوزان وِلہٕ زار میأنی   اُدی اُدی وُچھُس ٹرٲسے

ژھایہ ژھایہٕ ڈیوٗڈھم گرٲیہٕ مارأنی   کرٕہٕ ۂس چٔشمہٕ نوٗرٲنی جاسے

وُزٕ مَلہِ گرٕی گرٕی ترٕٹہٕ والأنی   کھسہٕ وُن یاوُن چھوٗنےٚ کیاسے

تاب کیاہ کرٕ بے تاب جوأنی   کرٕہٕ ۂس چٔشمہٕ نوٗرٲنی جاسے

ژٕنہٕ تہٕ ییلہٕ وُچھے لولہٕ حارأنی   میٖہ تہٕ کوٗر دِلہٕ مَنزٕ لعہ تہٕ ہےٚ ہا سے

اَمہٕ رٕوس وَنتہٕ کیاہ نافرمأنی   کرٕہٕ ۂس چٔشمہٕ نوٗرٲنی جاسے

زندہ دِل رند چھِ مُژہِ مازٕ کھوٲنی   کعبس بٔنیہٕ بُت خانس ژاسے

گِنہٕ چھُکھ نہٕ آزاد دِنہٕ پوٲنی

کرٕہٕ ۂس چٔشمہٕ نوٗرٲنی جاسے

غزل

تِمَس رٕوس بادٕ کٔس تمیٚ شُسند فسانہٕ   دٕنتھ غازٕن ہُنٕ سِرزا نہانہٕ

بہارس جلوہ دِیُن اوس بالہ یارس سۆں — چھُہ گُل افسانہ تہٕ سُنبل بہانہ

تِتھنے مِیتھہ بے بہا دُردانہ معشوق — یہ دِل لوٚد قوہ درتن تس کتیث مکانہ

یہ دل میون زُلفہٕ خالس بستہ گومُت — چھُہ زَن تیتہ رِنیشو کران تیٚسی شبانہ

نَنیر ترِاۆ اتھ سنیر پیلہِ ژھور آبن — لوٚبُن بانَس اندر دُردانہ دانہ

خبرا سم نہ انجام آسہ، یُتھہ کرِ یُہ کھٹھ — پتہِ تس قولہ سارس بنیرِ ہانہ

سیٚتھاہ زائنتھہ میہ زونُم گینیہ زونُم — لَبتھہ تیرو کمان روو م نشانہ

چھُہ آزادس پوان خاموش لاگُن
رچھتی پردہٕ وُچھت رنگہِ زمانہ

غزل

اُسہِ وُن بے وفا دلبر اَسے کُن بے حجاب پیہِ نا
لوے منز لولہِ سان اللہ وَن سُلے پھولُت گُچھہ لاب پیہِ نا"

یہ میون تنبہ لیومُت دِل چھُہ بالی سنبلُن مُشکل
پھِر یکہ دِ نی بنجرس منز گل بہ تھاوِنس دررعذاب پیہِ نا

پٔہ میأنی دُورٕ ہرِی گژھا سے کمن حورن وُلان ما سے

اَلان چھم کا کلن ژھاسے تَلِتھ ہاوس نقاب پیٚہ نا

پییَم نا اَز ہوس اوسُم بر چھاوُن تھاوہَس زٕم زٕم

مینہٕ حورسے شورٕ پانسَ چھُم پہٕ لوٚکچارُک حُباب پیٚہ نا

ژٕ وُچھ ہے میانہٕ سینکٕ آخ گہتر چھم بالہ کم شوٗاخ

گُرُتھ بے واپہ جامَن چاک پرِس لوٚلچ کتاب پیٚہ نا

ہَمتے لٔتہٕ گژھتہٕ وَنتَس ہیوان ژٕلیٚس نا کینہ پیٚہ نا سون

مینہٕ ژٕلِ ہے کاژہٕ زُونے گرِدن تہٕ اوسُس تُو اب پیٚہ نا

کُھٹان آزاد اندرِم جوش چیٚوان خوٗن جگر خاموش

سَرِس منز آرہٕ کوٚت پمپوش وُچھان گُنہٕ آفتاب پیٚہ نا

غزل

باز پیٚہ نا سروٕ آزاد وُنِسی سے   تنٛبہ لیومُت دِل ہے گژھہ شاد وُنِسی ہے

وژھہ واٗلِنجہ لائیس ناد وُنِسی سے

طلہ چھاؤ ی چھاؤ ی رپشمہ شلوارس طشمارہ رچھم اندی اندی سنگارس

نیلہ جامہ تہ اندرہ لادو یسو ییے

پیالہ چاؤ تھ بے ہوش تڑاؤنس برَ تورشہ ناؤتھ افسوس لھیاؤنس برَ

بار صاحبس کرہ فریاد ویسو ییے

ژھانڈہ ناؤم گامن تہ شہارن دَنز میہ دِتی مس باغن تہ سبزارن

پیر فقیر تہ برہمن سادو یسو ییے

روے ڈیشتھ تس گلِ خندانس چاو اوشم گژادہ کرہ جانانس

چھمنہ روزان ترمہ کتھ یادو یسو ییے

چھس زہ خمدار گمہ ہرشہ بمہ وارہ دورہ دورے چھم ماوان اشارہ

ژھڑ ماران تڑتڑ فولاد ویسو ییے

سوزہ والین چھم تراوان شورس نار سون وَنہ وَن تہ متو دے سازچی تار

یمتھنہ بوزان آسہ آزاد ویسو ییے

غزل

پایہ بڈ سوندراہ ڈرایہ کمرِ چالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

حُسنہٕ مأدانس چھِ گندان ہالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

دودزلی جامہ کیاہ نالی ہہی مالے   بییہ لوہ کجارُک خاصہٕ چکہ چاو

منِدہ چھس حوزہ تہ نوارہ مشالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

کرٔلی بُمہ ہنے خم کیاہ بالے   وارہٕ زٔن دودن تلوارن چاو

اشارہ اکہ یم سیتی نہٕ ناروالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

سُنبل تہٕ کاکل ییلہ سَنبالے   شوقہ بُلبُلہ ہنے لگہٕ ٹیلہٕ تژاو

ولہ پوشہ نولن ہوش ماڈالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

آسمانہٕ حبانا وارن والے   نارہٕ ژُوزہٕ ہٕ کلہ ہنے اکرٕ اکرٕ ژاو

خمار کرُہو کرُہی پری ین زالے   کرُہو توس رنگہٕ رٔو مالے واو

خندہ ییلہ کور اَمہ سوندر طالے   ہوبِ دِل لولہ بیمارن دژاو

قندزٔن باگران ہقالے   کرُہو توس رنگہ رٔو مالے واو

پٲری پٲری لگو زیس مٲری منزٕ ڈالے　　　دٕپی توس ساتھاہ کرہ ٹھہراو

آدنک وعدہ آزادن پالے

کٔری توس رنگہ رٔو ماسے داو

غزل

لولہ پوشنولو بیٚہ ٹھہم گوشن　　　بہٕ کرے تازٕہ اچھ پوشن کڑاو

ہوش ویٚسہ روو نم چاٲنی بولبوشن　　　وُنہٕ چھس للہٕ وان چونٕے سوز

زن تیمے آلوٚ چھم گژھان گوشن

بہ کرے تازٕہ اچھ پوشن کڑاو

شوق میون حنایہ کوٚر چاٲنی خاموشن　　　دٕمہ دٕمہ خوٗن دِل چاٲوتھس بال

پانہٕ چھکھ مس چیوان سیتی مینوشن

بہٕ کرے تازٕہ اچھ پوشن کڑاو

سہ ندراہ زاجنس اندرم جوشن　　　لۍ کٹس پانس کوٚر نم سور

زردی چھیرم ارغوان پوشن

بہٕ کرے تازٕہ اُچھ پوشن کڑاو

ماہ زَن تانہٕ ہیتھ ہیٹھس گوشن   نازَن شوٗبن نازٕ بردار

روشہ کٔس مَنٕزون واٗلیٚس روشن

بہٕ کرے تازٕہ اچھ پوشن کڑاو

شاد چھک روٗزِتھ ہیتو گلگوشن   مارٕہ متہٕ زانہٕ آزادٕن پان

بیداد کیاہ کرِس جائی فراموشن

بہٕ کرے تازٕہ اَچھ پوشن کڑاو

غزل

میہٕ یاوُن ہبرِہ کوٗز لُتھم وینِہ

یہٕ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاٗگ جھتھس بال

ژٕہ ذرا کھ اَمہ حسنہٕ اَمہ یاونہٕ

یہٕ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاٗگ جھتھس بال

دلو میانہٕ ولہ ہگہ ٹوٗرے

بہوٕ کنہٕ پتھہ وَنَن دوٗرے

دزِنس مسوِل بہ ییتمہِ دۆ وُنہِ

پہ کمہِ آدلینہِ بہ لاٗ جھکس بال

ژۆلمُ کوٗت لوٗرِ بوٗمبوٗر

ٹھرے پیٹھ بولہ وَن کستوٗر

دِمَس ورٗنی لولہِ وُستہِر ونہ

پہ کمہِ آدلینہِ بہ لاٗ جھکس بال

دِ دِلو ٹھاوُ ٹھس عذابس منز

گلان چھس اضطرابس منز

مِیہ سیتھ تمہِ وعدہ چھا آدنہِ

پہ کمہِ آدلینہِ بہ لاٗ جھکس بال

کمانہِ ناز چاٹرِ تھہ گژھم

اِشارو سیتھ مارِتھ گژھم

مِیہ جنس روژم نہ تی کس وُنہ

پہ کمہ آدلینہِ بہ لاٗ جھکس بال

چھِم نٔنہ پٲٹھۍ چھُنہٕ کٔس کعبس
جُرٕھ دُروانہ صحرا بس

زہٕ گٔمہٕ ہٕرٕژہٕ بٕمہٕ ووٚنۍ کٔمۍ سٕنہٕ
یہٕ کمہٕ آو لٕنہٕ بہٕ لأ جتھس بال

چھُ دِل دیوانہ موٚت یاوٕن
خطا گٔژھہ یارہٕ گٔذراوُن

ژٕ یٕہ سٕنۍ باوٕسۍ اُدہٕ کٔس دٕنہٕ
یہٕ کمہٕ آو لٕنہٕ بہٕ لأ جتھس بال

کٔرٕن یِم چانہٕ لوکٔ سٕتۍ
بٕرن بے چارٕہ کمۍ شُند ٹُھنٕز

تٕمن مٕرٕنس تہٕ فُرصت چھٕنہٕ
یہٕ کمہٕ آو لٕنہٕ بہٕ لأ جتھس بال

مینہٕ پنٕنۍ سوز چھُم کیاہ تام
نتہٕ کٕم تولہٕ ہاوٕس درام

دِلکۍ اُلفت ژٕ یٕ سیتۍ گوم یِنہٕ
یہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاگہ جھس بال

ژٕلُم ژٕ آوِتھ شہ یادن راے
گیُم سَرتَل سونَس ہے ہاے

وژھس مولہ تَلہٕ شہ رووُم یِنہٕ
یہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاگہ جھس بال

ژینہٕ روس مریٚ گژھِ زندگانی کیاہ
یہٕ لوہ کپار ستےٚ جُدائی کیاہ

بہٕ بلہٕ ہا چانہٕ آکہٕ دَرشنہٕ
یہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاگہ جھس بال

شہ میونۍ بلبُل آزاد
تسنزہ تِمہٕ باشہٕ ترٕ فریاد

میتٕ سنے بالی زرہٕ مَس تِمہٕ ہِنہٕ
یہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لاگہ جھس بال

غزل

سر آلوسے بہ پادن پائس پئیتھم نگارو
ژاوُ ھہ میہ بالہ ژولہم ھاوُ ھتہ ستم نگارو

کوہ زانہ کمہ خشمہ ژولہم کرِ ھتہ کرشمہ
کس کنُ وُچھان چشمہ وہ ونی لوستم نگارو

اندری گجس بہ ہولہ دل چھم دزان لولہ
شرِ باشہ تےَ مخولہ کیاہ تراو تمَ نگارو

کرِ تن کنھہ وتہ لگھہ معشوق میون ژےِ بچھہ
اسہ وہ ن چھُ یاد ازلک دژےِ تےَ قسم نگارو

ونہ یوُد کمہ ہن ترِ بالن تم ہیانہ خہ تر نالن
میونےُ جگر چھُ ژالن ہم چاُنی صدم نگارو

کاژاہ ہیئر م ملامت کاژاہ چھُم ندامت
تم ساتھ تا قیامت کرِ متشنم نگارو

زانہٕ چھم نہٕ ژھین دَدٕ نَس وننہٕ ہابہٕ تَس مَدٕ نَس
دِنی نیزٕ پِھتھ بدٕ نَس کیتھہٕ اوسے سہمہ نگارو

تیز کیاہ چھُ شولہٕ نارس آتش ہوٚران غمٲرس
حُسنس تہٕ لوٚکچارس کیتھہٕ پچھے نہٕ کَمہٕ رنگارو

آزاد آو نالَن ووٚل چانی زُلفِ خالَن
چھس لولہٕ موسے والَن گرَی مہ تہٕ قلم نگارو

غزل

خندٕ بانہٕ دِلبر چھُ سے تتبہٕ لاوَن | ووندٕ میون یار سنبلاوَن کیاہ
دزٕ رہٕ تہچُم دزٕ رہٕ ہوٚرہٕ ژوٚرہٕ الراوَن | ووندٕ میون یار سنبلاوَن کیاہ
کھائی مالہٕ سوزمس نائی چھِنہٕ تراوَن | بائی یوٚت گیاہ عسائی جاہ
کائی پکہٕ پیاو کی دہہٕ تہٕ مار اوَن | وندٕ میون یار سنبلاوَن کیاہ

گُلالہٕ ڈٲیوٚ ٹھُم گٕمہٕ شہلاوَن   چمنَن منٛز باگ ژٲوان گاہ
رنگہٕ رٕژ مالے واو کرٕ ناوَن   وندہ میون یار سنٛبلاوَن کیاہ
لہٕ تہٕ لہٕ تہٕ کوکلہٕ پٲری ییلہٕ ژٲوَن   گرٛایہٕ سیٚتی مایہ وُلناوَن کیاہ
سۄنہٕ کرہٕ چوٚنہٕ نرہٕ زۄنہٕ زٕژہٕ ژاوَن   وندہٕ میون یار سنبلاوَن کیاہ
جوش خمارُک ہوش چھُنہٕ ہٕتھاوَن   شعلہ کیاہ ژٲوَن بے پرواہ
اَسہٕ ڈُنہٕ قہرہٕ زہر ییلہٕ پاوَن   وَندہٕ میون یار سنبلاوَن کیاہ
سۄندری دِیسہٕ چھُس ینٛدرہٕ وُزہ ناوَن   خشمہٕ ہٕرٕژہٕ چشمہٕ مُژہٕ راوَن کیاہ
پوشہٕ وارہٕ جوش ڈیٚٹ چھُ ہنجکی واوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ
گیہٕ کار یاونٛگ ژٹہٕ زَن ژاوَن   بوشہٕ سیٚتی ہوشہٕ وائلی گے پھلواہ
وِزہ ملہٕ غنچہٕ فتنہٕ وُزہٕ ناوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ
خمدار بُمہٕ چانہٕ محراب ہاوَن   نٲرانہٕ روٗیک خاصہ درگاہ
عاشقن قبلہ تہٕ کعبہ مُشراوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ
کمہٕ انہارہٕ بیوٚٹھ رنگہٕ ناوَن   شوٗبان ماژی موند یار کوتاہ
ژھہٕ سایہ منٛزہٕ دوٗرہ پرزہٕ ناوَن   وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

نازنین یارو باز چھے ژاوَن   آزاد عاشق تازہ شیدا

کہو چِہ کھسائِتھ سوَن چھُم پرکھاوَن

وندہ میون یار سنبلاؤن کیاہ

غزل

چھُہ مے لولہِ چی بیمارئی یے   ساقھاہ ژہِ بولہِ وَنہارئی یے

ووہلہ اَز کرو بیدارئی یے   ساقھاہ ژہِ بولہِ وَنہارئی یے

رفتار تتھی شند دِل رنوان   گفتار دِلہ بے خوش پوان

اَتھہ یادنس پارئی پارئی یے   ساقھاہ ژہِ بولہِ وَنہارئی یے

مستوٗرہِ آئینہ وُچھام   اَنہار تتھی شند وَنہِ آم

مخموٗر بُمہِ چارئی چارئی یے   ساقھاہ ژہِ بولہِ وَنہارئی یے

کر دوس پننے بہٕ لَبن   بوسہ کرِس شکہ لَبن

اَدہِ غنچہ ژٕلنم سارئی یے   ساقھا ژہِ بولہِ وَنہارئی یے

آیت بہٕ نقاوس ماکھ چھینز   بیتیہ ہیتھ یتیمس جانِ عزیز

غم چھمنہ چھم نادارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

ییلہ گوم کنن کس تام نش　　حسنس چھہ فتنیچے ملہ مش

گوم اشک چشمن جارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

یژ تام تھاو نم زندگی　　چھم یارہ سیتنز شرمندگی

کرمس نہ بندہ بردارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

تنہ مژرتھ ہاوہ ہس بدن　　کھتہ پاٹھو گژ میانی ہیہ تن

خون جگر ہارے ہارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

باغن تہ ناگن ہیتھ میہ زاگ　　ژھانڈان داۓ ژہس ویرناگ

نیب آم نوشہارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

منز تیل بل نالہ تران　　دامن بوڈم پیالہ بران

ڈونگس لجم شکارے یے　　ساقھاہ ژہ بولہ ونہارے یے

چون اکہ سوخن اے فتنہ گر　　آزاد زانہہ مشراوہ کر

دردس چھہ یادارے یے

ساقھاہ ژہ بول ونہارے یے

غزل

خوٗد ٔبتھ اَسہٕ بیٖٹھ یار دوشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

گگہِ روشن گہِ توشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

تُلتھ ہیٚہہ لولہ بیمارس
مَلتھ آکھ غازہ روٗخسارس

ہیٚتِرن رٚبہہ نبضکین جوشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

دِلس آم غمزٕہ کیٚ اکھ تیر
لَجِم درپردہ زخمَن زہیر

اوٗنتھ کوٕہ جیرٕ خاموشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

سگُنے اکھتابہ گاہ مارَن
چھُہ آئینن تہٕ دیوارن

صفایس پانہ سٕے روشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

مُرون وَحشت پِچھ کیٚاہ یارہ
بمنزِل وانہٕ آوارہ

زٕہ مرنس کو نہ چھُکھ توشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

چھُہ رٔزِتھ اصل پوٗشیدہ
زٕبہ دیدَن چھِے سہ نادیدہ

کھٔٹِتھ نوٚن مُشک منزٕ پوشن
زٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

لُبس یوٗد عکس منز نارٕس   کٔرِس گٔژھ لولہٕ پان مارٕس

پٔمنگہ کیاہ سٕہ رگہ کٔین گوشن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

نٔشہٕ مٔردن میٚہ اوسُم باو   رٔژھم نا مردَ نیٚ کُنٔ ناو

سمندر زانہٕ کیاہ پوشن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

کرٕیامٕس گژاو آہستہ   گوٗمُت آزاد چھُس دِلخستہ

دٔپِن چھس کٔژھ گرٕش گوشن

ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

غزل

یٔمبرزلِہ گژاے لٔجُھ سٕہ بٕہ کنہٕ ڈوٗرٕس

کالہٕ بٔزمبوٗرٕس لٔلہٕ ناوان

ہول گٔرد اندرۍ لولہٕ رنجوٗرٕس   کالہٕ بٔزمبوٗرٕس لٔلہٕ ناوان

کیٚنہہ لگو تاوِ ژہٕ کیٚنہہ تہٕ ندوٗرٕس   کینژن مبٔرشہٕ ستہٕ گوو یسان

وُذٕ توٗس کرِہ کیاہ منٔرشہ تہٕ سوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٚرس للہٕ ناوان

ماۓ ہٹس دوستس وونہ منظوٗرس شمشیرِ حنرین گژھہ دِیُن جان

گلزار دزینٹھ آو دار منصوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٚرس للہٕ ناوان

یُس نوٗر صُبحک سوٗرسنٛز ژوٗرس سُے نوٗر عالمس پرٛیزہ لاوان

ٹھاوان عاشقن مٔنز کھوٗرہ کھوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٚرس للہٕ ناوان

ریٛہہ دِتھ نارس گاہ دِتھ نوٗرس ماہرو دلبر روٗد پنہان

لچھہ بدٕی ناو چھم تٔس بہوٗدوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٚرس للہٕ ناوان

گاہ لولہٕ حُسنک ہیوٚم کوہِ طوٗرس زلزلہ عشقنہٕ ہپنس خان

نار گوٚم دارس سوٗر گوٚم کوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٚرس للہٕ ناوان

ہیتِرِ بوٚہ شرٛ مخمل فرش مغروٗرس ازلہٕ مخموٗرن نیتھہ نوٚن پان

نمرُود وُ چھمے آغر منصوٗرس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

ازلے گیس گیس اوس بوٗمبوٗرس ازلے بُلبُل نالہِ دِیوان

آزاد وایان آو سنطوٗرس

کالہ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

●

غزل

از چھم دِلس خوش حالی یے دُنی توس پیہِ نا سالی یے

ہیہ یان بہٗ دَھرس بالی یے دُنی توس پیہِ نا سالی یے

آیِت تھوس سونہٕ کنہ دوٗر روزس پیرِتھ سودگر حوٗر

سوزس بادام کھالی یے دُنی توس پیہِ نا سالی یے

اَنتَن بہٗ لاگس تنہِ تَن دَھرس وَتَن مُشکِ ختن

لوٗلہِ مالہ ژاوس نالی یے دُنی توس پیہِ نا سالی یے

مینہ نے تس ئنے گینہ دوستی　　　بند زن ژھنم آرد رہتی
ہیس ننئیم تسنے دو صائے لے　　　دنی توس پینہ نا سائلی یے

شرو پانے بو سنے ورش　　　ڈرائیس ژیہ پنتھ قبیلہ نش
شوببا گرژھن وبائلی یے　　　دنی توس پینہ نا سائلی یے

یار آدنک آرد متے　　　پھلوا کرئتھ ژولم کوتے
دشرائونس ہانژائلی یے　　　دنی توس پینہ نا سائلی یے

عاشس تے آرامس گنے　　　چھنہ عاشقس دل پنہ سنے
زانن تے زانن دائلی یے　　　دنی توس پینہ نا سائلی یے

آزاد ہینتھ سنطورہ ہے　　　دنہ زار یاون ژورہ ہے
ہینچھ نو مت ازائلی یے
دنی توس پینہ نا سائلی یے

غزل

ہانژلہ یارو بوزو کنے　زار دنہ یو
زائے جھقس تہ لاجھقس آوہ دلنے زار دنہ یو

ڈونگہ ڈونگتھَم ناگ تھو کھتھَم داغ سونڈری
ہی مالہ ہندسے ناگ ارزنے زار وَنہ یو

وَنہارہ مُژرِم لارِہ لار سے دارِہ پنجرہ
تھزہ کارِہ ژاہم آنگنے، زار وَنہِ یو

مستوُر دژایس میانِہ لالو کرٲنہِ قبیلہ
آیس بہٕ چانے آکِس سہ خنے زار وَنہِ یو

تھو مُت ژَیہ اوسے وعدہ کسو سادہ منوشو
مَس دِتھ بہٕ کرُتھس پنہِ پنے زار وَنہ یو

نا کامہِ دیوو پامہِ تھاوِتھم گامہِ شہارو
بدنام کرُتھس ہیرہِ بہنے زار وَنہِ یو

کیٚت
ژاویوتھ زُلفک زال کمَن ولہ ویرَن
بدنام آزاد آو ہینے ، زار وَنہِ یو

غزل

میٛہ دو گاٹرِ ژھۄ چانٛی کَل   مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
میٛہ چانٛی کَل گٔیمَ ہانکل   مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
کنُن لاگِتھ کنہٕ دوٗرو!   یِیہِمَنا کالہٕ بۆمبوٗرو
چھسہ یو تازہ ییٚمبہٕرزَل   مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
یہٕ چوٗن اندازہٕ کوتاہ میوٗٹھ   اَکی نظرے کران ژھکلوٗٹھ
چھسہ وسِراُوتھس نازل   مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو
تمی حُسنہٕ تہٕ خُمارہ   تمنا چھُسم وُچھت وارہ
بُچھت عاشق ہیٚچھت کمِ ژھل   مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
چھوکہ اَد لعٕکِٹِس پانَس   ژوٗس رٕتھ زو گژھم جانَس
پھرِتھ ژوَلہمَ کرِتھ وُزہ مَل   مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو
نٲن کاکُل تہٕ گیسو کیتھ   پریشان چانہٕ خشمہ سیٚتو
روٗٹُم سِے شرمہٕ واٗلنجہ تَل   مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو

ژٕنۍ مژٕ ڈٲپھمنہ ہمدردی — تٕمۍ ہولُن پھٕرِم زردی

رمہ پیٚر بدنَس گیٚیم سَرتَل — مَسہ ژٕل پان مارہ یو

عشہِ مُتہِ بے وفا یارہٕ — عشہ مُقام گژھِتھ پٕزارہ

وُچھنہِ رود زَے بہٕ روضہ بل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

بٕژِھ سان یارٕ پٕھۓ آزاد — وٕژِھ وإٔلنجہ لایان ناد

مَنَس رٕبٕلکٕ تِہ چھُس نہ مَل

مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

غزل

وُڈٕ میٚنہ دِ دٕتمےٚ دارہ تہٕ بُرٕو یے — پاتال ماگیکھ شاہ پُرٕو یے لو

مُشکہ جامَن او سٕمے زرٕتہ یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پُرٕو یے لو

شوٗرہِ پانَس گژٕایہِ ماران یے — دوٗرہِ وُچھمکھ دوٗر اُلہِ ران یے

نإٔلِ مخمل چٕژٕنہِ جٕرٕی جٕرٕی یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پُرٕی یے لو

رٕنگہِ عنبر مُشک دار چونے موی — تشنہ تھٲوِتھ بُلبُل ہأ وِتھ روے

تازہ فصلہ وٕنی گولاب بھرِیے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

لال جوہر بٔری مے سونہ تھالن — گرہ نووُم شوقہ چانہِ دوٗن لالن

کنہٕ دوٗر تہٕ مژھ بند کٔری یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

سازِ دایان پٔری مے افسانہ — خندہٕ گٔری گٔری روٗٹ مے دامانہ

نازنین دِل تہ کیاہ سہ دٔری یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

گژھ نیر بتھ یہ عاشق اوبٲلی — رنگہ بُلبُلہ بیندی پٲٹھو اُڈٲلی

بوش سوٗرِیے ادہ پوشہٕ تھٔری یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

ساس مٔلی مُلی سٲنیاسی آس دیوان — پھُمنہٕ دِلبر کٔنہٕ کنہٕ دٔنہٕ بیوان

بار صاحبو کاستم کھٔژی یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

خوش تہٕ آزاد آزاد ژھوٗہ مارن — دژاوہ کھیاونہٕ پینہٕ نے اَتھ یارن

قندہ میٹھا یہ تھال بٔری بٔری یے لو

پاتال ماگیکھ شاہ پٔری یے لو

غزل

فُلیاہ لچُھ سو لولہٕ باذمہٕ نے   لالہ کو سینہٕ کرٕ یو کڑاو

پوشہٕ گوندی سوزٕے ونتہ اَتھ کمہٕ نے   لالہ کو سینہٕ کرٕ یو کڑاو

رُمہٕ رُمہ گٔمہٕ چھے فنہٕ ڈُن ہُمہٕ نے   اِشارہ ہاوی ہاوی تیر موتڑاو.

رس کیاہ چانِنہٕ اَولین رُمہٕ نے   لالہٕ کہٕ سینہٕ کرٕ یو کڑاو

جوش لوگ رَسہٕ رَسہٕ مَسہٕ کین خُمہٕ نے   پوشہٕ مَتہٕ بوٗزم چون آو آو

بوشہٕ ہَتہٕ ہوش ونیس اَوی عَمہٕ شُمہٕ نے   لالہٕ کو سینہٕ کرٕ یو کڑاو

پانہٕ ییتہٕ وندہٕ ہے سر قدٕ مَتہٕ نے   سوٗد کیاہ غارَن کرٕ نی کڑاو

چھنہٕ غم داوی کرلدہ سُند بے غمہٕ نے   لالہ کو سینہٕ کرٕ یو کڑاو

ژھو نجہٕ اکہٕ کا ستمہٕ داہ لنجہٕ بہ مہٕ نے   کتہ لنجہ لوگُت آسنہٕ واو

اَسہٕ کرٕ ھ رحمت نہتہٕ ادہ کمہٕ نے   لالہ کو سینہٕ کرٕ یو کڑاو

سونہ سیرہٕ لاجایہٕ ہیرہٕ جُھمہٕ نے   بوٗزم ڈیہٕ تَل رَوقَس ڈراو

کتہٕ رُوٗد وَتہٕ یٚیلہٕ ڈول منہٕ نے   لالہٕ کو سینہٕ کرٕ یو واو

عشقُن نار چھُنہٕ عاشقن ہمہٕ نے   رَسہٕ پاٹھو اَسہٕ وُن ماہ رُے ہاو

دَمہٕ دَمہٕ دِل گژھِ رَچھُن آدمنے   لالہ کو سمنے کرِو یِہ کڑاو

مٲلِہ مَتہٕ مٲلَن سیتہ گوکھ کمہٕ نے   روشہٕ وُنہٕ یوٚت کیاہ بوش ترٕ چاو

میانہٕ خوتہٕ ہاوس چون چھا تمہٕ نے   لالہٕ کو سمنے کرِو یو کڑاو

لولہٕ کس باغس بیلہٕ پھولو چمہٕ نے   آزاد سون اَدہٕ وَنِنے ڈراو

"فُلیاہ لجُو مو لولہ بادم نے"

لالہٕ کو سمنے کرِہ یو کڑاو

غزل

کیاہ کرِہ لولہٕ نارس زٲجنم میٚہ ناَل وتیس ییے

یژ کال ووت یارس میونٕے ملالہ ویس ییے

دَنہٕ کیاہ بہٕ تَنُد خونُس ترٲوِتھ سیاہ موئیس

دژاو اَسہٕ کُنُھ شہ رویس تھاوِتھ رُمال ویس ییے

چھَس فوزکی رُمن کیاہ برجستہ یہ سمن کیاہ

ہ بروال کرِتھ بُمن کیاہ بدول جمال ونیس ییے

رویس چھُہ کعبہ کیُ مَد چھُس خال سنگِ اسود

سِے قبلہ میون مقصد وندہ هس بہ لال ونیس ییے

اُدی مینہ ساز بوزُم سوز و گداز بوزُم

در پردہِ راز بوزُم رُودُم مینہ حال ونیس ییے

میوٹھ کیا یہ لولہ آتش چھُم جگرس یوان خوش

امہ تیز خنجرٕک کھش یہ کرٕ بحال ونیس ییے

ییمہ شوقہ تہ خیالہ کوٗر مَس مینہ دِل حوالہ

بوزُم تمِس ملالہ چھُم سُے خیال ونیس ییے

بوٗزہِتھ یہ خوٗنِ جگر فِکرن و چھُم سُہ کافر

زانان چھُہ ییتھ دلاور فیرُن محال ونیس ییے

مَس شیشہ کمہ حالہ عاشق رُتان چھہٕ نالہ

تس عارفس یہ پیالہ تھوٗو کمہ حلال ونیس ییے

اُسی آسے آزمادِتھ بُتخانہ کعبہ ترٲوِتھ

بر طاق دزاے تھاوِتھ سأری خیال ویسریے

وونمُت کمس میٚہ کیاہ چھُم معشوقہ سے خطا چھُم

سوزِ دِلُس گواہ چھُم دامن تہٕ نال ویسریے

چأرِ تھد کمان چھُ قأتل آزاد گوٚ مقابل

وُچھتن جوانِ جاہِل چھُس ما خیال ویسریے

غزل

وُچھُم دورے بران شیشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مشتاقن خراب آہستہ آہستہ

تسُند رمزہ وُچھُم یا متھ قیامتھ سینہ تامتھ

کُنو بوزُم میٚہ کیاہ تامتھ جواب آہستہ آہستہ

وُچھُم خنجر بمبرہ چاران گمہٕ ہوت عاشقن ماران

پوٚزُم یلیٚبتہٕ کُنتُے تُواب آہستہ آہستہ

مدفوارو لگے پأری شاہ اکھ بوزتم زأری

پچھہ روزان دۄر ہیٚتھ سارِنٕی حجاب آہستہ آہستہ

یمیک ملالہٕ چھے وۄنِس نتہٕ چھے چمتن پرٕ مس

تمان چھک دۄرہٕ مہٕ رویس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برٕہمنن سادن پتہٕ پیتہٕ راوہٕ رٕ یتھ آدن

ژیہٕ پتھ نیرِتھ کور آزادن جواب آہستہ آہستہ

غزل

مس پیالہٕ بزمہٕ جانہٕ کلے دۄرہٕ پھلے لو
ازینتہٕ کرے لمہٕ لوِلے دۄرہٕ پھلے لو

کمہٕ بوشہٕ ہر نیتہٕ ژھالہٕ نیٚتھ پوشہٕ باغن شُرٕ
پھلی پوشہٕ چمن وِلہٕ وِلے دۄرہٕ پھلے لو

چھک نالی جامن خۄنہٕ جرٕان زفرٕنہٕ مقابل
ڈیکہٕ زفرٕنہٕ ہندے کونہٕ چھتے دۄرہٕ پھلے لو

دۄر ہیرہٕ چانہٕ گنٕدھ سورٕ پلن بال وُسنی وُسنی
الماس نوٕ رنگو پاٹھی گلے دۄرہ پھلے لو

آئینہ وُچھان ادس وُنان سینہ بسینہ
بےکینہٕ پزٕی پاٹھی دینہٕ ڈلے دۄرہ پھلے لو

ترٕہ کارہٕ خم دِیتہٕ شانہٕ بکف چین بجبین یار
پیچانہٕ زُلفن مُشک ملے دۄرہ پھلے لو

شُرٕمہٕ ذی پرزہٕ نووُم یارہٕ ہندے رفتہٕ دامانگ
کتھ پوشہٕ باغس لرزہ تلے دۄرہ پھلے لو

کمہٕ نازہٕ سہ مخمور وُنان تازہ یارن ادس
آزاد بۄزِتھ فتنہٕ تلے دۄرہ پھلے لو

مَس پیالہ بَرِتھ چاونہٕ سٕتی دۄرہ پھلے لو

اَز ییتہٕ کرٕسے لوٕلہٕ لوٕلے دۄرہ پھلے لو

غزل

مارٕ کرٕ عشق نارٕ دزہ ملِے یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

بازِ پکھنا تازٕ موٕلی یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

ژاو خاموش مُژٕ راو لب شکر — تشنہ گامتی چھہٕ مُشتاق انصافٕکی

تھاو لادٕن چاو ژیشہٕ گٕگٕ یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

دۄرہِ وُچھمکھ نیوان ڈالِہ مخمور — اَلہٕ راوان حالہٕ اکہٕ سۄ نہ کیتہٕ دۄر

تیز مہمیز اہرینزٕر پھلٕ یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

دزہٕ وُن نار لوٕ کچار مزہ دار کیاہ — شولہٕ ماران گرٕہ تارٕ بے پروا

اُمی چھہٕ ڈامٕلی رتہٕ ہوشہٕ گاٹٕلی یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

کاٗلی سمسار بازی گار شب تارہ — ہولہٕ تب تہٕ لولکہٕ آ زارہ

گرٕ ھہ یاونک شیع گگٕ گگٕ یے لو — چارٕ میونے ژٕ کرتہٕ نازٕلی یے لو

کمہٕ سنا وارلی نیوٚم اسمٲنی ییہٕ نا چھم مہربٲنی سیٚے

قندرٕ دہ دہ رچھمت رندٕ نورٲنی زندہ دل خستہٕ پیشٲنی سیٚے

وُچھان وُچھان گوم راوٲنی ییہٕ نا چھم مہربٲنی سیٚے

ژاٲلی منز جانباز باز نیوٲنی ہالہٕ ہندی پاٹھی نیولٲنی سیٚے

آزادٕ دوٚن نس شاہ ہمدانی رحؒ

ییہٕ نا چھم مہربٲنی سیٚے

غزل

ہا عشقہٕ متیو ہولہ چلنے تھوٚو مہ دُشے میہ

پیرن فقیرن کھوہ رچھلم لولہ اشے میہ

نُندہٕ بون یاوُن چون اچھن بروٚنہہ کنی چھم

شرتیہٕ آدنکی پچھے نہ مشان مہوشے میہ

دلولہ تلان دلہٕ ویرن تیر مژگان چون

تکبیر پوٚرم پانہٕ پانس لایو کشے میہ

اندازٕ لولکہ رازٕ وٕنی سے تازٕ بستازہ

سٕتۍ ناز خنجر بُمہٕ نۍ ہُند زاثہہ نہ مشے مێہ

مس پیالہ چاوِتھ نندرٕ یاد ِتھ زٕ ساوِتھ پان

ارمان تھاوِتھ ژٕ ژلُکھ تراوِتھ اوس نشے مێہ

بێدار[1] گژھتھ پێترٕ ہێوتھم زژہر زژہر نار

چھُم یاد بیتی ناد لایان آو غشے مێہ

اُمہ سنگدِلن ہِیہ کوٚر نَم اَرہ نہ ہُندٕ رنگ

گنز ران کم گل دوٚرہ آمہ سی پامبورِ دشے مێہ

مێنوش یہ آزاد کوتاہ جوش اُمہ سُند تیز

مدہوش پاٹھین آو ساتھا بوٚتھ ژٕ نشے مێہ



فٹ نوٹ [1] استاد (غالب) کا شعر ملاحظہ ہو :-

"دل میں آ جائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں"

(گنجو)

غزل

دۄرہ دۄرٕ سے میٖہ نیوٚنم یارن دِل — ژۄرہ ہیوٚتھم تہٕ کٔنہٕ ژھارن دِل

عاشہ موت ژونہ دٔراو چۄنہٕ ہجران — خوٗن ناحق چھُہ کیا زہٕ ہارن دِل

اَلہٕ راوان کنہٕ دۄرن کیاہ — بَلہٕ راوان دِل فِگارن دِل

بُلبُلن کو گُلن گُلن یکبار — پھوٚلہ راوی حُسنہ کی بہارن دِل

غش میٖہ گوو خنجرس چھُہ کش باقی — ہاے افسوس معدل نہ یاون دِل

تازٕ چھُے کھلو ییتھم میٖہ اے ظالم — اوس پرأنی سِتم سنٛدارن دِل

ژۄرہ نازُک اِشارٕ ہوو بتہ کیاہ — گووسنان لولہ زاگی جارن دِل

خشم چوٚنے چھُہ محشرک مادان — محشرس منز ولی تہٕ ہارن دِل

ہَرنہ عاشق چھُہ اہرنہ ہتھ یۄر — یارٕ لوگُت کمن شِکارن دِل

سینہٕ فُٹ جانہٕ بے سبب کینہ — وَنتہٕ اتھ سعنہٕ کیتھ ژھارن دِل

خارہ چھُم وارٕ کرٕ سمو تنتھ پاٹھو — بُلبُلس دۄرہ دۄرہ ہارن دِل

ژٔاسے آزادسٕنے غزل مخمور — ہوٗر مٔت ما چھُم اُمی ہشارن دِل

غزل

مُبارک جلوہٕ دِلدار ڈیٹھُم / وُدانٕہ سی بُلبُلن گُلزار ڈیٹھُم

لوٗسے اندر ہیٚوٕ تمٕ نیٚندرٕ پیٚیس میٚٹھ / پنُن طالع گوٚمُت بیدار ڈیٹھُم

سُگُنِ جیس چھُم نٕہ زَن تعویذٕ کرتَم / تھزی گژھائے سٕہ خوش رفتار ڈیٹھُم

دِلس اندر تسُند خمدار کاکُل / خزانس پیٚٹھ بہتھ شہمار ڈیٹھُم

کھُٹِتھ اُسس اشارن معنہٕ ژارن / سخن ہیوٚمُت سربازار ڈیٹھُم

نیٚبن نٕہ خوش ہوا جاین دِتھمو وُنی / توتےٚ واژِس ییٚتہٕ سبزار ڈیٹھُم

پرستانن اندر بوٗزِم تِہنٕز ہوٚگ / گُلستانن تسُندُے خار ڈیٹھُم

یہ دل میون کوہ کھنان فرہادزن اوس / ولیکن از سیٚٹھاہ بیمار ڈیٹھُم

تِہنٕزے مہربانی زندگانی / تسُندُے مرگ ناہنجار ڈیٹھُم

ہجر دِتھ سُے ہجر ییٚمو ژُوو بر خاک / تسُندُے سروقد لو کچار ڈیٹھُم

خبر چھنہ تھاوِہ کم افسانہ آزاد

ستھے تس عاشقس خمار ڈیٹھُم

خارہ خارہ تر آزار چہ نے چھم
وَنتر کرہ کیَاہ ناساز کرَوْ نے چھم

راز میاٗنی چھ پڑر اُوِلی یے لو
چارہ میو نے ژہ کرتہ نازُلی یے لو

لاٗز ژوُرن لوگنم بے پروا یے
بار صبا جیو اَتھ زراو میو نے نیاّ سے

یار دوس تر کار میاٗنی ہِگر یے لو
چارہ میو نے ژہ کرتہ نازُلی یے لو

مُفت آزاد ژیے یتر پھلواڈراو
مارہ متیو زانہہ کھ میو نے باو

یتلہ پیمہ ہے دیاَرن تُلی یے لو
چارہ میو نے ژہ کرتہ نازُلی یے لو

غزل

متیو چھے سازو سامانس مُبارک
مُبارک تازہ یارانس مُبارک

پھولان رفتارہ چانی گُل تر گلزار
صنوبر سروِ رَوانس مُبارک

پران کعبس اندر کُفرک فسانہ
پریشان زُلفِ پیچانس مُبارک

گومُت دیوانہ ژے پتھ کُفر تہ دین
پیتھس مخمور جانانس مُبارک

ہمہ کمانہ ہُند کشس گوو کرِتھ کار
شوٗبی نا تیرِ مژگانس مُبارک

دِتھ مَس عاشقَن مستانہٕ چالے — کرن نا حوٗرہ میخانس مُبارک

بیٖلہِ بوٗزِتھ فراقَن مارِ عاشق — کوٗرِتھ کیاہ حیلہ گر پانس مُبارک

کمَن زیرو بمن موٗت گوٚو ستمن بو — تہندِس عہدو پیمانس مُبارک

چھُ یُس دانا کران عشقس ملامت — تسندے کھوتہٕ نادانس مُبارک

جوانی حسن و دولت دِیار فانی — یہٕ دردِ دِل چھُ انسانس مُبارک

نہ منز کعبس نہ بُت خانس چھُ آزاد

بہِتھ مردِ مُسلمانس مُبارک

غزل

فراق لگاوِتھ گوٚمے بِگرِ بائی — لاگس سعہٕ کنہٕ وائی سیے

اَتھ مۆران گوم وٮ۪تھ ڈائے ڈائی — لاگس سعہٕ کنہٕ وائی سیے

تیر زَن تیر بِتھ گوم اُو ڈائی — بائی سیر چھُنہ خالی سیے

حالہٕ اَکہٕ تارِ گِتھ مالہ چھُس نائی — لاگس سعہٕ کنہٕ وائی سیے

لولہ رنگہ بُلبُل بولہ وۆنی کائی — آسان کینہٕ اوبائی سیے

مہرینہٕ پانس طعنہ ہیتہٕ بالی — لاگس سہ نہٕ کنہٕ وائلی یے
پہنونے پان چھُے جان ہی مالی — نازہ تھو ہوشس متوالی یے
سَرہ کر نیرِ یتھ گرہ گرہ وائلی — لاگس سہ نہ کنہٕ وائلی یے
لوزہ ترٕ بادام سوزی مس ڈالی — سوزہ نم کتھ کوہ کالی یے
پَرَی یے وائلِنجہ کری نم آلی — لاگس سہ نہ کنہٕ وائلی یے
رژھ رژھ دچھنم پوژہ انزالی — نیندرے ہرژہ ہانژالی یے
پنہ پنہ کر نم سہ نہٕ سنز جالی — لاگس سہ نہ کنہٕ وائلی یے
تعویزہ کری تھے ژوٗلم پاتالی — جہ دِو گار بنگالی یے
وَسوسہ دِلہ کی کرہ کس حالی — لاگس سہ نہ کنہٕ وائلی یے
سوز ہیتھ دردل ساز ہیتھ نالی — آزادؔ درِاد منز نزالی یے
رنگہ بلبلہ سندی پاٹھو اَدٕ ڈالی
لاگس سہ نہٕ کنہٕ وائلی یے

غزل

(یہ غزل مرثیہ ہے جو آزاد نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے اچانک بیمار ہو کر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزاد اُن دنوں گھر سے دُور ترال میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔) (گنجو)

ہایہِ پان کرہٕ ہس بییہِ قہرِ ربانی   پییہِ نا چھُم مہربانی ییہ
لییہِ چھم لوسان دَیتہٕ وُچھانی   پییہِ نا چھُم مہربانی ییہ
وائلیج آسم ڈیٚنجہ روزانی   تمہٕ سُندر وسے وُچھانی ییہ
چھُم نہٕ ہیٚس تتہٕ یینہٕ گوم راوانی   پییہِ نا چھُم مہربانی ییہ
پیرن تہٕ سادن یاد رٹانی   کرٕ کرٕ خاک داانی ییہ
اُتھہٕ پتھ کمہٕ دَیتہٕ گوم نیرانی   پییہِ نا چھُم مہربانی ییہ
نوِ سے ژُندرس تَس بہٕ تونانی   قدمن چشمہ وتھرانی ییہ
بالہِ مرہٕ شاہے گوم لوسانی   پییہِ نا چھُم مہربانی ییہ
ہیش ویسہٕ راوُنم پوشہٕ لانی   روٕ وُم باشہٕ کرانی ییہ

غزل

یاره بے پرواہِ رُودوہ ہَم تِرِ وَنے لو — پان مارہ چانے مایہ دیدار بنے لو

روہِ خسار مو تھاو ژھایہ چھے آفتابکُ نور — وُچھنَس ژیہ کِن ہیوایہ کُس تاب اَنے لو

وُچھان ژھایہ تِرِ گڑایہ چھے پَرِی یہ تِرِ حوٗرہ — پاراو کرِی کرِی آیہ گلالہ تنے لو

اَیِل بدن کمہ رایہ آیت تھوِیوم یارس — زونم نہ پنہ نے شایہ تَس مایہ سَنے لو

ژھور ے وُچھم تھرِہ گڑایہ تژاوِتھ پریشانٗ موے — کورتھم یہ کیاہ خدایہ دِل چھم نہ گنے لو

رُوشِتھ سُہ ہیوُ ٹھ کتھ شایہ رُو دعاشقن خارہ — بَیِہ حُسن پینسُے منایہ گوس ہارہ ہنے لو

تنہا رِوان تنگ جایہ ہیوُ تَم ڈُلن ینہ رنگ — تنہ یار دوس ہمسایہ لگی دُور ہینے لو

گاہ روبرو گاہ ژھایہ ژھاین وُچھان آزاد

محرم دِلک ہمسایہ چھس تِرِ ونہِ کنے لو

غزل

دِیتیو بار صاحبن آے اَسہِ نو ماے مَشان چاٗنز

لبھی کیانہ دِلس گڑاے اَسہِ نو ماے مَشان چاٗنز

ژھنڈِتھ بال تَل پاتال وُچھتھ زالہ ژیٚیہ پٔتھ پان
بہٕ ہی مال ژہٕ نائگ راے اَسہِ نو ماے مَشان چانۍ

باگِر خانہٕ ہتہٕ شرمالہ رٔچھم چھپانہٕ خیالہ
لذیذ میوہ لطیف چاے اَسہِ نو ماے مَشان چانۍ

بہٕ وَنہٕ ہےٚ نہٕ ژھبجکہٕ وادہٕ لِللّٰہ گژاوہٕ نہسں نا
پٔی آمہ سم نہٕ دِلس راے میٚیہ نو ماے مَشان چانۍ

شُہتھ چھس نہ ہیکان لولہ رٔگن شولہ کھٹِمِتہ کیتو
پتو سینہٕ فِٹِتھ دژاے اَسہِ نو ماے مَشان چانۍ

سوٗرم وُمر ییتھے حالہٕ وٕنتھ زانہٕ کمِس بال
اٲسِس بندہ چھم خۄداے اَسہِ نو ماے مَشان چانۍ

ہرنہٕ ژھالہ نیتھم لالہ پٔران حالہ چھےٚ آزاد
دِیتیو بارِ صاحبن آسے اَسہِ نو ماے مَشان چانۍ

غزل

وچھن کر گلبدن گلفام لُتیے
پری صورت پری اندام لُتیے

سروک سرپوش تے نازن خریدار
کنگ سوسن تہ منگ آرام لُتیے

پرسوزس لولہ نابد آلرِ شیرین
خضر جلغوزہ تے بادام لُتیے

قسم درپے ہا میتھہ دتم تس کافرس دل
خبر چھینہ آسہ کیشاہ انجام لُتیے

ہوس چھم تنہ تن لاگتھ ونس حال
بنیتھ کافر انیتھ اسلام لُتیے

اچھن تل سانہ ساتے چھم تندرعے
نہس نابس میتھے پاغام لُتیے

ترشے کرنس ہرنے نیونم گنڈتھ سوہن
ترشے لولس پہ کیاہ چھل ڈرام لُتیے

دشہ گنڈتھ ناونس پرتھہ آستانس
جہانس درشراونس خام لُتیے

چھم نادان بلہوس کافر گنہگار
ملامت عاشقس چھا پام لُتیے

وچھم میلہ یارِ صورت اوس آزاد
رواں ہیوٚ از میہ بوزنہ آم لُتیے

غزل

ہول چھم کو رمت لولہ بیمار بیے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
تڑو پریتھ رفوم پنجرہ تہ دارے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
ذرہ ذرہ ژھونڈم بادام وارے تھرہ چھم وائے لنجہ تھارے سیتو
کستور لنجہ پیٹھ کرنس تارے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
نسیم باغ منز واژس لائے آیم گژا یہ شکارے سیتو
تیل بل ڈرایس ڈونگہ سوارے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
وہ لہ ویسی لارو ژژارہ بریوارے آسہ نا کائنسہ اچھہ دارے سیتو
نظرہ کرہ ہوس دورہ تلہ تارے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
مودی ی دو دہ کھاسی بھرہ ماس دارے یژھہ نے لو ہچہ نارے سیتو
توسہ وتھراوس زانو جے تارے بولہ نا طوطہ ون ہارے سیتو
سینہ داریوس خنجر دارے مارنس موہ نجہ تلوارے سیتو
پھریکہ ورنی ژاونس چھوکہ لدکارے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو
زاگ ہیتھ باغ منز پتہ مے پیارے بالا درہ ہشرہ دارے سیتو
نیندرے ہٹو لہ چھم یوانہ ما تے بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

چمنن منز باگ یوسمن وارے   ماران گژایہ تھرِہ کارے سیتو

دۄرِہ دۄرِہ آزاد کوژ تھَن تارے

بولِہ نا طوطہ وہہارے سیتی

غزل

(ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے)
(گنجور)

عید چھم نہ کرہٕ نا شادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

بادی مَس بنے متو دادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

سرتازہ تمُو سُند سرو قد   تھَند دۄر آسن چشمہٕ بد

گوٚرمُت چھہ کمُو اُستادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

زنگیس پیٚہ تمُو سُند لوکہ چار   برجستہ پھوٚلمُت زَن بہار

وُچھتھے گژھان کیاہ شادی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

دِل اُتھہ خمارس لۄیہ نا   واللہ منز ہیتون شوٚابہٕ نا

دردس دوا ییم دادٕلی یے   دیدو وُچھم اُدی اُدی ملی سیے

جامہ ژٹان گُل در چمن　　مُژ راؤی مِہتر کُمُ سِندی غَمَن

ہم بے زبان فُرُر یاد ی یے　　دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

ینہ چانہ یارو سنتھ گیئم　　غمگین دِلس فرحت گیئم

کا ژاہ لئیم آزادی یے　　دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

خوش ابرِ نیسان تازہ دم　　آزاد چھُم آزادُن قلم

کرہ دُ وُنَن آبادی یے

دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

غزل

روز تو دماہ بتیبہ لالہ　　مَس پیالہ برہ یو

خمار کہ سوالہ　　مَس پیالہ برہ یو

ماران ھرزہ [illegible] ھالہ　　ژاکھ سانہ آنگاسنی

چھے [illegible] ِلیون دِل حوالہ　　مَس پیالہ برہ یہ

ہ درو خوش [illegible] اقبالہ　　طالیع ژیہ گوسے بیالہ

ودہ ٹھو نیسر استقبالہ مَس پیالہ بَرہ یو
تُو چشمہ شُرے خیالہ پراٹی سوہ خَن مُشراد
تڑاو حیلہ تڑ حوالہ مَس پیالہ بَرہ یو
کُھٹو کھٹو مَسہ تھاو لالہ اَتھ سبز پانچور سے
تڑ ٹو تےَ جواہر مالہ مَس پیالہ بَرہ یو
جائی غمزہ کَمَ کَمَ لالہ وائلجہ منز للہ دال
الماس کی پَرکالہ مَس پیالہ بَرہ یو
پیئمہ دردہ لاگم زالہ اَسمائی جانا وار
زنیبے نو اثر گوزے لالہ مَس پیالہ بَرہ یو
ووُلتھَس بہ کُنغر کر زالہ اسے کافر بدخہ سے
نائی تراؤ تھَم زف مالہ مَس پیالہ بَرہ یو
کافور شمع زالہ اطلاس وتھراو سے
پرنگ تےَ پلنگ سنبالہ مَس پیالہ بَرہ یو
صاحبو آمی خط و خالہ نیرن پیالہ گُل رُسے

ادہ کس نښمن متوالہ مَس پیالہ بَرہ یو
آتش بَر دیدن زالہ ہے ہے وُچھا یار سس
اغیار نالی نالہ مَس پیالہ برہ یو
جادُو ہێچھنھ کمال آزاد سنے انداز
آو سوز کہ بنگالہ مَس پیالہ بَرہ یو

غزل

دُور موہیم دُرہ دانے ننُندہ باسنے مدہ نو
ژے پتہ دژا یکس بَرکُرا نے ننُندہ بانے مدہ نو

دُورہ دُورسے ہمہ چاران ژُورہ مو یم تیر لاسے
ہێتھ پہمے دِل اَتھ کمانے ننُندہ بانے مدہ نو

یاو نکو دوہ چھی غنیمت یُود محبت روزہ پُورہ
زانہ کُس کس کیاہ چھُ لانے ننُندہ بانے مدہ نو

ساسہ بَدکر اندیشہ بییم زانتھ پہ چُون شاہانہ دِل
ادس کیاہ نصیب میانے ننُندہ بانے مدہ نو

بیہتھ سالتھاہ کاڈِ ہیتھ آیینہ تھاوتھ روبرو
زانہکھ دِل میون یہ زانے ننده باسنے مدن نو

یاد یاوا ے بیوفا داستن ہینس میانس زیر ہیتھ
کانہہ سوخن ما آسہ معنے ننده باسنے مدن نو

چھا روا غاژن وَنن میانی غزل دردکی بہنی
کم فریب آزاد زانے ننده باسنے مدن نو

دوار موتیم ژده دانسے ننده باسنے مدن نو
ژیتیے پته دزالیس بہ کژانے ننده باسنے مدن نو

ل بنده برداری۔ (گنجو)

غزل

مس نینہ شینم لالہ پر سینے — تنہ ہاوس نے تراوی ثم ہا سے
رمہ رمہ غمہ سیتی چھمنہ آنا سینے — تنہ ہاوس نے تراوی ثم ہا سے
پیپہ نا گنہ اوس شرکہ پان سینے — چھیرہ تس مدہ نس ادہ ہا سے
مژبو تھے مرتبہ ہترہ بلکس سینے — تنہ ہاوس نے تراوی ثم ہا سے

خوشک لب خستہ جان تشنہ کیتھ لسہ نے　　کرِشان دوہ ووت ڈیشنس گڑاے

دزہ وُن مزہ دار آہ تہ چھُنہ کھسے نے　　تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

قند باز خندہ اکہ بُل ہاوسنے　　دلولہ تھاوان دِلہ نے کیاّے

گاہ منز خوشہ تہ گاہ وسوس نے　　تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

بلہ دل میونے ییلہ چیتھ منے　　لولہ منز بہ کرس لولہ متہ لاے

پردہ کرہ صاحب دردہ بے حِسہ نے　　تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

یان ییلہ سعہ من گول تل سگینے　　ادہ منز دیدن کرہس جاے

یخلاص سعون کرہ گاسہ کین خسہ نے　　تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

سنگین رنگہ مندورہ ما ترسہ نے　　سیلاب عشق بے پرواے

تاب کیاسہ روزہ ادہ میترہ ویتہ ذرہ سنے　　تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

خاموش آزاد بوزی بوزی اَسہ نے　　چھُنہ مینوشن پوشن پاے

توبہ تہ یم گفتار ہٹہ چھاوسنے

تنہ ہاوس نے ترآوی نم ہاے

غزل

پوشِہ مَتہِ روشنس بہ لگے یاری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
دوہ تارہ ژھوہ دِیہ یورِ آسے ساری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
لوکرِ ہانزہ کمھرِ چھے ساؤ مکاری   دوس چھا آسان سارئی سیے
یَتہ وَترِ آمرشِ دُشمن داری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
پوشی تَنے حُسن تر شرمداری   صاحِب کری تنے یاری سیے
دِلہ سے ثراوی نے وفاداری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
لائلہِ مجنونَن لاجِ دوس داری   تھاوِرکھ ناما دارئی سیے
بدنام سینہِ تھگامہ شہا ری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
بُلہِ کرژیہ ہوا لولہِ بیماری   چلہِ کس زورا دارئی سیے
اورہ کتہ اسی تن بالہ ہزاری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے
نارہ یود زالِنم آب گرِشہ جاری   سئور میون وَسہ اری اری سیے
پھیرہِ گلزاران جہ یہ ژھاری ژھاری   ثراوسہ کپنا دارئی سیے

دۆرہ دۆرہ وۆنتھم بمہ چاۓری چاۓری — ییپرشکس پیالہ برداۓری ییے
گنہ ورزہ یزہ ہے چیتزہ ہے ساۓری — تژاوسہ کپنا واۓری ییے
جیرہ چھم ییوان نیرہ بازاۓری — ٹھرہ چھم چاۓنی بیزاۓری ییے
چیلہ تہ بہانہ قبیلہ داۓری — تژاوسہ کپنا واۓری ییے
اگرک ساۓلاب ییلہ گوہ جاۓری — آبس چھنہ اختیاۓری ییے
کنہ نے دِیہ ناکلہ داۓری داۓری — تژاوسہ کپنا واۓری ییے
کینہہ گۓ فرِیتھ کینہہ چھ ہیتھ واۓری — بیرہ اۓس لولہ بازاۓری ییے

ژیری آزادس آیہ انتظاۓری
تژاوسہ کپنا واۓری ییے

غزل

باغ نسیمہ کے گگلو — باشہ کران کران وولو
ساز کران کران وولو — ناز کران کران وولو
روشہ ژہ آکھ در چمن — سوختہ جوٗرسے ژیہ شبنمن

توسہ بران چھہ یوسمن — مُشکہ ہَران ہَران دوہ لو
چون ہوس چھہ ہسولن — سنبلن تہ زنبلن
ہول گومت چھہ بلبلن — وول بران بران دوہ لو
چھاو چھلے ژہ گوشنے — کڑاو کرسے بہ پوشنے
پوشہ متین منو ششنے — ہوشہ پھران پھران دوہ لو
چھے ژیہ فہ لہ وُن جبین — دلفریب و نازنین
زنہ شوبان چھی نگین — چوہ نہ جران جران دوہ لو
مارہ متیو یہ خوبے ژاد — ماہ دو ہفتہ روسے یاد
سوز دِلک میہ شیہلاو — روز ہُران ہُران دوہ لو
سون فراق طوئل گوو — شہرہ تہ گامہ شہرہ گوو
تازہ بستازہ نو بہ نو — قصہ پران پران دوہ لو
آزادو [1] غرض مہ تھاو — اصل تہ عکس یرزہ ناو
غور کرتھ قدم ژہ ژاد — یور ڈران ڈران دوہ لو

[1] مہجور کی مشہور غزل "باغ نشاط کے گلو" کے تتبع میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزاد اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا
(گنجو)

غزل

قدمن ہٕ چشمہٕ و ٹھراوٕے مدٕہ نو — لالن ہا مالہٕ کرٕہ ناوٕے مدٕہ نو

گرٕہ گرٕہ لرٕہ پان ساوٕے مدٕہ نو — پوشہٕ ٹھرٕہ نرٕہ آلہ ناوٕے مدٕہ نو

چھی میأنی بوسہٕ یاد لوسہٕ ناوان — گرم آبہٕ اشکہٕ کے ناوٕے مدٕہ نو

نظرے نیرٕے ٹھرزن ہا پھیرے — وِگنین سیتھٕ وَنہٕ ناوٕے مدٕہ نو

تازٕہ یارانس عہد و پیمانس — آدنکو لولہٕ ہرٕکہ تٕراوٕے مدٕہ نو

ھاوٕے ژأری ژأری آلہٕ تہٕ شوٗپارٕک — رنگہٕ رنگہٕ پان منگہ ناوٕے مدٕہ نو

گمانہ موبرٕ ہیم ضربِ جگر — واوس تہٕ کاوس ہاوٕے مدٕہ نو

ژٕے میون قأتل ژٕے ہا میون دردِ دل — ژیتے نتہٕ ادٕہ کس ہاوٕے مدٕہ نو

عالم ہا کرٕہ یاد آزاد آزاد

گنہٕ ساعتہ وُچھتہٕ یاد پاوٕے مدٕہ نو

غزل

بٲلۍ کیاہ گمُت نہٕ نوٗر جانانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

گوش نے تھوٚو نمَے لولہٕ اَفسانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

اَسہٕ ووٚنہٕ ڈیکہ سیٚتۍ غنچہ دہانَن — مَس چیٚنہٕ ژاو گُلستانَن منٛز

چاک کیاہ مسولو دیتۍ گریبانَن — روشہ بیٚوٗٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

رشکہٕ سیٚتۍ داغ روٗٹ ماہِ تابانَن — ریٚہہ گنٛڈٕنی آتشخانَن منٛز

جیرہٕ پیٚتھ آفتابہ گھوٚت آسمانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

خندہٕ پیٚلہٕ کوٚر تمۍ گُل خندانَن — مندہٕ چھتۍ لال پیٚٹھۍ کانَن منٛز

ہولہٕ سیٚتۍ لولہ رٔٹہ باندہٕ گوو پانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

خمار کیاہ چھس چشمہِ مستانَن — ہرنہٕ ژٲلۍ کوہ بیابانَن منٛز

محشرک شور و شر ووٚتھ شرابخانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

ینہٕ رٔدے ہاوِنمہ مہ سے پرِشانَن — تنہٕ بال چھس نہٕ انسانَن منٛز

دل چھُم ہیران شُنبلستانَن — روشہِ بیٚوٗٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

شوقہ ساں ما نبھ لولہِ فرمانئ　　آزاد آو غزل خانئ منز
زانہِ ورنی پاسنئے مسعنہِ اکھ زانئ
روشہِ بیٹھ پوشہ ڈالانئ منز

غزل

از بیتہ مدن وارو بینہ چانہِ گژھ ہیم شادی　　وَنہ ہے بہ جگر پارہ اندرم نیبرم دادی
کہ کیاہ یمہ جیلخانہ کری کری چھیم زولانئ　　دوہ پہم گیہ دیوانہ رؤزم نہ سعہ آزادی
ہی تھرہ چمنئ اندرلیہ چھیم لوسان پیہ کر　　کرہ ہس پوشن اشبرہ رہس لعل تہ شادی
سوزہ ہس ندہ پان ڈالے بندہ پژھہ اسم بالے　　لولہ نارہ پیتہ مازالے زونم ادی ادی
تھاوہ قفس آرہ وول سعہ تلرین تجہ برن　　بلبلہ ژیہ رژھ بندر پہ کسو ونہ ہیم دادی
لَرہ پان ساو بتھ وارہ کرمس ہال زارہ پا　　کیاہ تناروس خارہ بے سودگری نم جادی

ہندس نہ مسلمانس چھیہ وقتہ پانس پانس
منز دردہ نیشانس آزاد س چھیم آزادی

غزل

یمبرزل چانہِ آمارہ گمرہ چھس بانبرے بوٚمبرو
ژٕ ٹم جامہ گیس پھلوا بہ چلنے لولرے بوٚمبرو

محبت مارے ژٲوِتھ پوٚر مدنوارو ژیہ ہیو تیتھم دوٗر
میہ سعہ مبر یوم ویرہ چانے ویٚدرنوان چھم تلرے بوٚمبرو

ژہ کمیو سوندرے ووٚلہم وُپہے گیس گراں ژوٚ لہم
میہ یامت نظرے ڈوٚلہم پیس بے خودہ لسے بوٚمبرو

ژیہ شوٗرے بانہ ماران ژھوٚہ میہ گومت لولہ ہارس لوٚہ
میہ ووتم لوسنس پیچھہ دوہ ژہ چھک وُنہ ژنندرے بوٚمبرو

تھویوم کھٹہ کھٹہ میہ گوپالے یہ آتش گوہ ژٹتھ تالے
اوٹہ دزہی ژٕ زِ گیم بالے دزان منز تھتھرے بوٚمبرو

پھوان چھکھ ماہ تابانہ پتوان گاہ چانہ نوٗرانہ
کران گیتھہ گیتو جانانہ چھہ اتھ بالا ذرے بوٚمبرو

ٹھیکۍ نو زیورس حُسنس ویسکن ہاہیتھ فریبا چھس
ہوس چون میانہِ کھوہ تیرکَس دلاور سنہٕ دٕرے بۄ مبرو

نہ وُ چھمے تیر نۍ تلوار چھ تڑپان ہر طرف شکار
یہ کیاہ تاثیر تہٕ خمار چھُ چانے نظرے بۄ مبرو

کوٗرُتھ عالم ژیہ دیوانہ گنڈِتھ ییم سنزِ تہٕ سامانہٕ
بدن چون زن پری خانہ زری پردن لٹھرے بۄ مبرو

رٕہتھ منٛز حُسنہ باغس شاد بران پوشہٕ ہیم آزاد
ہوان شوقس تہٕ لولس داد تحولن کیاہ ڈٕرے بۄ مبرو

غزل

یارہ ماہ روہ خسارہ لگڑیو خارہ تھاوِتھ ژوٚلہمو
تنبہ لاوِتھ پیالہ چاوِتھ چھوہ راوِتھ ژوٚلہمو

پورہ دِنکھ ماہتابو نوٗر چھ سۍ پیوٚد ژھہ یارہ
سوٚدگہ خوٗرسے دوٗرہ دوٗرے ورغلاوِتھ ژوٚلہمو

بیب زُلیخا نقامہِ کرِ نقش راجہ مصر کِہ یوٗسفو
یاوُنکٕ مزٕہ دار ہاوُس راوٕ رائوِ تھ ژٕولہمو

نامہ سوزٕے زاگہ روزٕنَے باغِ نِشاطس اندر
گوشوارٕن گژایہ ماران پوش چھائوِ تھ ژٕولہمو

چاک دِتھ جامَن بہٕ آیس جیرِ دامن ژٕوٹیمے
دُورہ ہیرِ مخموٗر چالے اُلِہ رائوِ تھ ژٕولہمو

لانہ اوشم چانہ شوقہ کرٕانہ دٕرایس بل ہیوس
کامہ دِیوٕ گامہ شہرٕ پامہ تھاوِ تھ ژٕولہمو

زالہ کوتاہ کالہ سرِ فو نال ووٗ لُتھم سٕوندرسے
پوشہ تنہِ ہنہِ ہنہِ جوش ترٕاوِ تھ ژٕولہمو

دُورہ بلبل باشہِ کرِ ہم تھمٕ اُلفتُک تاثیر گوم
آرٕ دٕلے مصرکٕن منٕز دٕشرائوِ تھ ژٕولہمو

پوٗختہ کاردِ بازہِ گارد رازِ دل ووٗ نتھم نہ زانہہ
آچھ دارسے نِشہ غارن شیچھی تھائوِ تھ ژٕولہمو

ناد لایان تَس گُلَس آزاد گُلزارَن اندر
گلعذارو بلبُل دِل تنبلاۆِتھ ژۆلھمو

غزل

شالہ مار باغچہ یوسمن بٔتھر یِیے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار
مأ لِہ مُتھ وُ چھنے لولہ سان تٔرِو یِیے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار
شاہ یندرازنی تازہ شاہ پٔرِو یِیے دل چھم تنبہ لاوان چون خُمار
چھے ژٔیہ مَس چوُمت شیشہ بٔرِو بٔرِو یِیے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار
رُۄ رٔچھ ہنٔز یأنی شا رٔچھ پٔرِو یِیے شیخن تہ شاتن چون اَمّار
شوٗبہ دِنی مأنزِہ نم چھی ژٔیہ اَدرِو یِیے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار
عطرے گوہ لاب مُلی سوندرِو یِیے آب زمزمہ سٕیتی چھٔلی رۄخسار
کستوٗرِو نافہ سٕیتی گمہ ڈکی بٔرِو یِیے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار
رنگہ رُۄمالہ سٕیتی واو کٔری کٔری یِیے صُبحکی واوَن کٔرکھ بیدار
نِندرے اَمٕسکھ مٕس سوندرے ساز کٔری کٔری یِیے ہاوِہ رۄخسار

اوڈرُے وَتھرُن شبنمَ کوڑ یے — ٹراوان مخمل فرش سبزار
چمنوَ تھاوی ہے پیالہ بُری بُری یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
ٹوارہ چاڑی دوُرہ پھلی نوُرہ بُری بُری یے — جامہ چھی نیلی تے سبز شلوار
زوُنہ نرِزہ ٹراوان چوُنہ جڑی جڑی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
لالہ مندہِ چھاوِتھ خندہ کرُی کرُی یے — سوسنوَ جاسے رُٹ اند ہزار
پارہ کرُی مسُولوَ نال تیر ترُی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
یمبرزل پچھے وُچھان دارِہ تہ بُری یے — ہاوِہ چیانے مس گلزار
گلِ اشر فینے لوگمت زرُی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
لولہ واٹلی اَلہِ چندہ آسے بُری بُری یے — وایان چنگ ونے ساز و سیتار
حالہِ اکہِ تیسل بل نالہ مترِ ترُی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
یارتے یار اَتھہ واس کرُی کرُی یے — پانہِ واٹنی باوان لولہ اسرار
ٹراوان کوتکلے پھیری گرُی گرُی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار
معشوق عاشقن تھاوان ٹھرُی یے — زاگہِ ذاگہِ ماران لولہ شکار
دوُرہِ دوُرہِ کران ژوُرہِ دلبرُی یے — ساز کرُی کرُی یے ہاوِہ رہ خسار

ہندوستانچ ماہ پیکر ییے   مشہور کوتاہ چھِن اَنہار

قند باز لسند نکر آسے تژی تژییے   ساد کرٕی کرٕییے ہاوہِ رُخسار

شاد گوو آزاد ژاو بییلہِ بڑییے   یاد پیوس آدنکٕ نٕندرٕ بون یار

توشی اکھ بوشُش پوشہِ گوندرے

ساز کرٕی کرٕییے ہاوہِ رُخسار

غزل

برجوش آیہ پوشہِ وارہ گُل   وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

دیدن چھُ از دیدار گُل   وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

شاہانہ شوٗبان کیا گُلاب   زَن تارہ کَن منز ماہتاب

سوسن سپہ سالارِ گُل   وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

کوکُل تہٕ رۄتھبَل سو بسو   سونبل چھُ ہلی ہلی خوشبو

ماران گلن ٹھقرہ کارِ گُل   وُچھُو بلبُلو دربارِ گُل

یمبرزلَن کیاہ سورمہ ناز   ہی ٹھقرہ کرٕی کرٕ آیہ ساز

ادفر چھُہ باران دارِ گُل | وُچھو بلبُلو دربار گُل
سیٖدی سادہ سرودِ دلپسند | شمشاد وُچھتَن قد بُلند
اِستادہٕ برسرکارِ گُل | وُچھُہ بلبُلو دربارِ گُل
گرشھ آبشارَن بیٖنھ ژھٕ روز | فوّارِ نے ہمُند سوز بوز
حاصِل بنی اسرارِ گُل | وُچھُہ بُلبُلو دربارِ گُل
کرسیرِ ڈل گرشھ شالمار | وُچھ باغِ نسیمُک بہار
اپارِ گُل ییتپارِ گُل | وُچھُہ بُلبُلو دربارِ گُل
شوٗبان کیٚاہ پوشہ تھرے | اَتھہ بارٕغچہِ بالا درے
دروازہ گُل تترٕ وارِ گُل | وُچھُہ بلبُلو دربارِ گُل
لاٗگی لاٗگی اطلس کیمہ خاب | زاٗگی زاٗگی یِوان بارِحساب
چھاوان کمہٕ اچھ دارِ گُل | وُچھُہ بلبُلو دربارِ گُل
مارہ متیو یِچھنا ژھٕ یوٗری | وارٕ وُچھکنا پوشہٕ ڈوٗری
چھُم خارٕ کوٚر تھم تارِ گُل | وُچھُہ بُلبُلو دربارِ گُل
چھےٚ خندہ گُل بتیِہ گُلدَہن | چھےٚ جامہ گُل بتیِہ گُلبدن

انہارہ سے اطوار گُل　　وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

اے بُلہوس کر جامہ چاک　　دامن پنُن تھاو وارہ پاک

ادہ نیر در بازارِ گُل　　وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

گیلان میہ چھُم اکھ عالماہ　　آسُن گوژھُم کانہہ معہ حرماہ

وَنہس پننُن آزارِ گُل　　وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

وُچھتو یہ آزادن حضوٗر　　منز حُسنہ باغس زن چھہ ژوٗر

ہَلمَن بَران لارہ گُل
وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

غزل[1]

میہ شامدی اُسم ژیٚہ دادی باوَے یہ جادی ہانکل گیم ہا لالو
ژیٚہ کینہہ روٗٹھم یہ سینہ ژوٗٹھمَ میہ لولہ کرتل پییم ہا لالو

پھیہ لبھہ وَنَن منز گلالہ لاگِتھ وُلبھہ یمے خونہ جامہ پانس
میہ داغہ چانے ہا باغِ غنچے منز قرار یہ دل نہ ہیٚیم ہا لالو

مینہ یارہ لۄگُت چھُ ژینے پتہٕ دل یِہ ادرہ پھیرن سٔتیاہ چھُ مُشکل
زِنہ رۄس یِمَن سعہ گہ خۄرہ نے مشر آرام زانہہ نو یِیم ہا لالو

بوٚ وَتہٕ وُوچھان پھکے یمبرزل ژہٕ بیوفا بو مبرو یِیم نا
مینہ خارہ چانے بہار وُچھنے برہ یہ ہسی تن گیم ہا لالو

وُچھنہ ژالیس بہٕ وارہ ہندہ گُل تتہٕ یہ سینہ دوٚدُم ہا بلبل
وُچھتھ گُلن سیتو چھوان بلبل سیٚتھاہ کتھہ یاد پییم لالو

ژِنہ ٹُکھ خنجر کمان تہٕ نیزہ بہٕ تَنہ مُشرِتھ یہ سینہ دارَے
بدن مینہ دوٚدمُت چھُ سوزہ چانے یہ سوزہ ہَم تی وَییم ہا لالو

ژہٕ دلبرو یاد پاو آدن سہ وعدہ آزاد سے وفا کر
مینہ سُرٚتھ کران مارہ مُشرہ جوانی ہُرِتھ پھُھلے زَن پییم ہا لالو



۱؎ مہجورؔ کی غزل "ملالہ ترأ دِتھ ژٕہ سالہ یکھنا . . ." کے تتبع میں لکھی گئی ہے۔
(گنجوؔ)

غزل

ستمگاره خمار ہتھاوُن روا چھا
یہ میون شیشہ دل پھٹراوُن روا چھا

پیمن سوریمہ چشمن ترٕ شیرین کرشمن
ثمارک ... بلہ ناوُن روا چھا

لگے دوستدارو ژٕہ کرمیون چارٕ
عذابس اندر دوس ہتھاوُن روا چھا

لگے شرٕ پانس تہٕ شیرین دہانس
جوانس غمک نار تراوُن روا چھا

پنُن کانہہ سوخن یاد پاو اے ستمگر
مخولُن سگنٕ گوش ہتھاوُن روا چھا

لوٕ نہٕ پأٹھی وادٕ نتس میانہٕ گراوٕ
شہ یار آدنک راوٕ راوُن روا چھا

کرس زارٕ پارٕ وَنس بالہ یارہ
بہارس اندر کینہٕ ہتھاوُن روا چھا

ژٕ وَنتس لُتی بلہوس تازہ عاشق
اُسی روبرو منہ ناوُن روا چھا

کھسہ وِنی جوانی ہوا آسمانی
تُوٚسے عار و انصاف تراوُن روا چھا

چھُہ آزاد خوگر تُلان شورِ محشر
یُہتھٕ فتنہ بیدار ہتھاوُن روا چھا

ستمگاره خمار ہتھاوُن روا چھا
یہ میون شیشۂ دل پھٹراوُن روا چھا

غزل

تٔرِیہ پیٚٹھ راوٕرٕ راوٕم جوانی ہا لالو
جُدائی کٔرِ ژھےٚنہٕ جانی ہا لالو

کمن خوش گٔژھن بیٹھٕ رٕو شٕٹھ کینہ دردِ دِل
شوَ بِیا ییٚژ ناصحہٕ باگی ہا لالو

مےٚ یوٗد رودُے سمیہ ہٕم تہٕ بے وایہ ورنہٕ ہے
کرِتھ صنایہٕ میانٕ زندگانی ہا لالو

مےٚ یوٗد روزٕ ہٕنہٕ یاد جائے ضربِ جگر
وٕتن آسہٕ ہےَ ما وچھانی ہا لالو

زٕ کنہٕ دٔور حُسنکہٕ تہٕ لولکہٕ زٕ عالم
تٔرِیہ چھی دوٚن رٕنہٕ خن گژھتہٕ کرانی ہا لالو

کٔمِس تھ لولکِس کوہِ طوٗرس میٚہ زوٗنم
ترانا زبر لَن ترانی[1] ہا لالو

کوٗرِتھ شانہ زُلفن لوٗ رٕتھ آئی سرکن
تٕمو گائی کم نُندٕ بانی ہا لالو

کران لولہ زخمن چھہٕ آزادؔ تازٕ
پران[2] دردہ افسانہ جانی ہا لالو

[1] جگر کا یہ مصرعہ "نئے طور کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی مشاعرہ میں سنکر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اشعار سنائے اور اسی وزن میں کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)

[2] بتعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نوشتہ شد ــ
"شکایت [illegible] سر دادن چو فرمایش زیار آید"
(آزاد)

غزل

روشہِ روشہِ پوش چھاوان کوّت ژوّلم بے عار دوست
خوش طبیعت خوٗ بصوٗرت خشمہ ہوّت میخار دوست

آفتِ جبین غارتِ دل راحتِ جان سروِ ناز
شاہِ خوٗبان ماہِ تابان حیلہ گر عیّار دوست

جامہ زیبا دِلفریبا گلبدن شیرین دہن
پاک دامان جانِ جانان پھولہٕ وُن گلزار دوست

تارہ وُزہ مل نوٗرہ مشعل حُسنہ کرتَل در بغل
تشنہ قاتل سخت جاہِل فتنہٕ بیدار دوست

ژٕری پانس نشہ کیاہ چھُس دوٗرہِ لایِہنم کشہِ تیر
گژادِ ہیتوس عار اَکھ توس دژاوکس لوہ کچار دوست

ہیرِہ ہا دِتھ چاک جامن پاک دامن آرہ دل
راوِہ راٗدی نم یاد نکھ دوہ تھاوی نم اغیار دوست

وعدہ تھاوِتھ نشراوِتھ ژۆل میہٕ ژاوِتھ بے وفا
وَتہٕ وۆچھان پتہٕ لارس جان فدا ہیار دوست

خوش بیہتھ آزادنے دِل پۆت کوتاہ بے ہراس
زُلفہ ہُند شاہمارنے منز مشراوِتھ یار دوست

غزل

آغا رفل ژاچکھ بے وفا سونٛدری لو
ژیٚ نۆوٕ مے نہ یادِ خودا سونٛدری لو

کمن محفلن بلبلن مسوُ لن منز
اچھن تل چھیم خوش ادا سونٛدری لو

وُچھم کمُ مدن گلبدن آفتِ جان
اثر چانہٕ حسنٕک جُدا سونٛدری لو

دِلک ژۆر مستانہ زن دوٗر چانٛی
چوان شبلہ باغک ہوا سونٛدری لو

پریشان دِلن منز یہٕ زلف پریشان
یمی نو کھر تیتھے بادشاہ سونٛدری لو

یمن آسہٕ ژبٹ بُرہ مسم دیدنے تل
تمن بت پرستی روا سونٛدری لو

دزان لوہ لٕگۆژس .... نۆرہٕ شعل
یہ حن ڈیکہ ٹکہ چھُ ماسو ندری لو

آسہٕ مُچھیہ زاتھہ راژ منز آفتابہ
گۆہ ہان سہ یہ تل کیاہ دُنیا سونٛدری لو

جُدا پارسائی تہٕ پرہیز گاری   دٕ چھم عشقبازی جُدا سوندری لو

کتھن گوش دوٗسے کھوٗ دتھ زوٗرہ زوٗرے   چھُکھ آسان چشمن حیا سوندری لو

صفا دِل وفادار یارن تمنا   گگاہ خوش کلاماہ کتھاہ سندری لو

یہٕ آزاد شیدا چھُہ دردس تہٕ سوزس
دِلس منز تھوٗ تھ صوٗرتھاہ سوندری لو

غزل

دِلُک آرام زنیہٕ ژھم ژھلِہ   ووہ لو ہانژلہ بوٗ مبوٗرو

یمبرزل دٕنتہٕ کیہو شنبلہ   ووہ لو ہانژلہ بوٗ مبوٗرو

دٕ مے ژھٕ لیم تہٕ اوسے نوعار   ژٕ ژھم ہا مہٕ گییس بیدار

وفا رٕوٗدسے تہٕ موٗلہٕ تلہ   ووہ لو ہانژلہ بوٗ مبوٗرو

بہٕ وُتھرے پوشہ باغن ژٕنگ   تھوٗسے چھاوٕنی ژٕیہٕ ببرے لنگ

سیاہ زلفو کرسے موٗہ چھلہ   ووہ لو ہانژلہ بوٗ مبوٗرو

ژٕ چھ رٕوٗد ہم شہرِ خیالن سیتہٕ   منیہٕ گنجہٕ تھم موٗہتہٕ والو سیتہٕ

زُمہ زُمہ تو ہیچھ ہانکلہ   دمہ لو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
بمن ہندہ اَکہ اِشارہ   کمن رِندن تھوٚوٕتھ خارہ
خندہ کرِی کرِی تجھتھ کرتلہ   دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
روٚچھم در سینہ مژگان چون   گوٚرم آیینہ ہے پتھون
اَمی اَلماسہ کی پینسلہ   دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
وُچھتھ چانی کاکُل خمدار   دہن زہرہ زبان شہمار
دلہ دیپرن چھم سے ولولہ   دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
پتم شاہ یوٚسفنہ گژاے   ژلن پامہ زلیخاے
پرینان چھم مصرچہ مسولہ   دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
یِتن میانی گنجہ اَمی کارژہ   ہتن بینیتھ لا چھتم ہانژہ
کتھن ہندہ ہولہ چھم اَلہ آلہ   دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو
گوٚمت فسلوایہ موٚت آزاد   چھہ کس شیرینہ پتھ فرہاد

کنان سنگر اَنان دمہ دِہ کوہلہ
دلو ھانژلہ بوٚمبوٚرو

غزل

خوش روز یہ سوز عشقُن بوزا سے مِنم غنیمت

دُنیا چھُہ دارِ فانی اَکھ منز چھُہ دم غنیمت

کیاہ لاگ ساز و سامان ترٲو زُلف تا بدامان

کرٕ سیرِ گُل خرامان چھی مانزِ نَم غنیمت

منز لولہ وارہ پھیرَو ییم پوشہِ ڈٔورِی شیرَو

وٕنہ تھ شُلہِ شُلہِ نیرَو چھُے صبحدم غنیمت

صحرا تہ گُل وُچھتھ آس زانِم فقیر سُنیاسی

زانِتھ بہٕ ژیتے پتہ دٕژاس جانی ستم غنیمت

ترٲوِم قبیلہ داری لاگِتھ ژیٖنہ یار ماری

ناوُس لگے بہٕ یاری جانی صدم غنیمت

یَس پھوٗل نہ دِل تہ جگر ہیتھ لولہ نار کیٚہ زر

سُے بوزِہ روزِ محشر باغِ ارم غنیمت

کیاہ کرہ اَتھ خُمارس ہیتھ نندِ جان بٔرلارس

بیدردہ رشوہ خارس دِیُن کاتھہ رقم غنیمت

نادان دوستن ہِشہ مِنّت مہ کھار پانس

تمہِ کھوتہ دُشمنن کُن دارُن ہلم غنیمت

آزاد ییہِ کتھاہ کر یوّد چھُس نہ زور تہٕ زر

اُمیِدہ مہ ہوس مہ راوٕر چھُے بازہم غنیمت

غزل

بالی ژٕ وَنتہٕ دِلبرس وعدہ پنُن وفا کرے

ژٕ آوہِ ملالہِ ہا وہٕ رِشے یتاوہِ قدم کتھا کرے

وَسِمہٕ کرِتھ خنجر بُمن ژٕ آو بناز درچمن

یمبرزَلن تہٕ بادمن فضل پنُن خودا کرے

رحم تہٕ عار چھا یمن سنگدِلن تہٕ ظالمن

زانہٕ خودا کمن کمن مانزہِ نمن فِدا کرے

اَمِہ اند ازہ اے صنم تل مہ نقاب ژہِ دمبدم
بندہ پَرَن صنم ستم قبلہ تہِ کعبہ کیاہ کرَے

آزادِ یہے چھُ لولہ زرتشنہ ژہِ تھاوہٕ ہن اگر
وُچھتہ سُہ عالمس اندر تازہ قیامتھا کرے

غزل

حالِ دل رودادِ مشکل یارِ جانانس ونیوم
کیاژہِ روٹھنم کینہ کس خارس تہ بیگانس ونیوم

بأُلبِہ تمہ سُند یہ روشن خالی از معنی مہ زان
یاد ما پچھے یادہِ نبے تل کیاہ میہ جانانس ونیوم

بلبلو ووُد گُل ہرِ تھ بیتہ سروہ گُلی گے رٔوزی رٔوزی کر
چاک جامن دِتھہ میہ کیاہ سترِ پاکدامنس ونیوم

شور تل پانژادرَو رود درَی یاوَن آرام
تنہ مژراوِتھ یہ دردِ دل کوہستانس ونیوم

دژایہ نَے بیوایہ نالان لولہ سۄخنَ گژھ ونیر

کیازِ ناحق رازِ دِل ہیے ہیے نیستانس وَنیوم

یورِ آزادس ووٗنم کیاہ دۄہ نی مہ کر دیوانگی

تورِ دۄپنم کیاہ وَنے پرٛیتھ ساتہٕ یتھ پانس وَنیوم

غزل

ماہ تابان آوے لتریے وُ چھتےٚ نوٗرنی پھتریے

دژاوَے لاگتھ جامہٕ چھتریے وُ چھتے نوٗرنی پھتریے

وُ چھتے بٲلی نالی کیاہ چھس خالی مالہٕ شوٗبان

یتھنہ تشبہ لَن مالہٕ متریے وُ چھتے نوٗرنی پھتریے

نازنینس زن چھ کاکُل تازہ سنبل دستہٕ

پرٛیوہ ترٛاوان لوہ ہتریے وُ چھتے نوٗرنی پھتریے

کیشہٕ بندنے کھیشہ وُٹھان رنگہٕ ناوے بٕلوٕ ٹھُم

وُٹھ چھ پیشان ترشہٕ ہتریے وُ چھتے نوٗرنی پھتریے

پوشہ باغَن منز بہٕ ژائِس ہوش راوِم حوٗرے
پوشہٕ ہَلمَہ بیم تَتھ تِیے وُچھتےَ نوٗرٕ نی پھتِھ یے

گجُھ میہٕ ہَن ہَن کاژہٕ زوٗ نے ہانژہٕ آیَم کاژاہ
دَشرٲوتَس لوٗکہ مَتھ تِیے وُچھتے نوٗرٕ نی پھتِھ یے

تَتہٕ نارِچہِ وُزِھ تَژاوِتھ باغِ نسیم گرژھ ؤے
دیوہٕ شیٖہلن نارہ تَتھ تِیے وُچھتےَ نوٗرٕ نی پھتِھ یے

آزاد رٕ نی دِلہ تے زار شلہ بدٲنی سوزس
رِتم چھ مَزہٕ دار بنیہِ تو تیے وُچھتے نوٗرٕ نی پھتِھ یے

غزل

دیرہِ جانے چھُس یا بے تابو لو — یتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوہ لابو لو
نو بہارکہ لَبِ لُبا بو لو — یتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوہ لابو لو
چھِم نہ مَسوٗلہِ قرار گرہِ ساتس — چھُس بہٕ گنزران تارَخہٕ دراتی راتس
لولہِ للہِ وَتھ گُل آفتابو لو — یتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوہ لابو لو

گمہٕ شیتھلاو ہتھراو ساتھا کرٕ   پوش چھادان روشہِ روشہِ بائتھا پرٕ

پوشہِ چمنَس ژالہِ حُبابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

دارہٕ دارہ شپنہ تأنی گاجبتھس بو   پیرہٕ آرن تہٕ جوین داجبتھس بو

عار و انصاف چھنے نہٕ اکھتابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

رحہ بہٕ لاگتھ انیمے کمہٕ حالہٕ   چوانہٕ جُری جُری سعہ نہٕ سُنزہٕ تنہ مالہ

لاگ اطلاس چھاد کمہ خابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

داغ مرمچ تھأو تھم نِشانہٕ   تھپہ نیو تھم اتھہٕ منزہٕ دامانہٕ

ژھینپہ ژولہم لالہ سیمابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

خط و خالن جائی تتہ لأوتس   برمراو نس بنیہ مرش راأونس

رادہٕ رود تھم آرام و خابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

امہ دعون پتہِ بانہ دأنہٕ الفت گود   دوره دورے موره نار ژالن پیو

شُرُہ بانس رود حبابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ گُلابو لو

ژو کھ تراوتھ ساماتہ سنبارہ   کمیو تأدیرہ کرُی سنے دلدارہ

پچھینہ نہ رود مست پوت آب و تابو لو   پتہٕ لاگتھ شیرہٕ [illegible] لابو لو

عاشقِ فرقان یہ روے چون گاہ ژرادان   زُلف کاکُل تہٕ گیسو کُفرستان

چشمہٕ کافر بُمہٕ محرابو لو   پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

ژورہٕ وونمس ژۄرہ آزادُن حال   ژورہٕ دوٚ پیٚنم مُشراویم خیال

یُورسی پانسے واتہٕ بے نابو لو

پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

غزل

پیٚالہ دِتم ژہٕ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حال وننے بہٕ روبرو تازہ بتازہ نو بنو

پیٚلہِ پئن یہ ماز کھیوم خوٗن جگر ہمیشہ چوم

تازہ سپن یہ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

بیٚلہِ بہٕ پادِ کوٚرنس لولہ کہٕ نارِ بوٚزنس

شعلہ ہیوان چھہٕ سو بسو تازہ بتازہ نو بنو

عشقن میٚہ ژرو ونم دِلس گُل چھہٕ بژمان بُلبُلس

دژا اے ساڑی میہ آرزو تازہ بتازہ نو بنو

نارہِ منزہ وُچھتھ میہ نوزٔ چیوم پیٹھ یہ مَس موٗدوٗر

پوشہ چمن چھہ خوشبوٗ تازہ بتازہ نو بنو

آم پھوٗلتھ یہ لولہ باغ تازہ میہ سینم دماغ

نازکران چھہَ نازنہ بو تازہ بتازہ نو بنو

مارہ منتیو ژہِ اُتی روز پاس خودا ژہ کتھ بوز

چون فراق بہٗ ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہانہ سیم تَن بوسہ کران چھی وَتَن

توسہ بَران چھہ خوٗبرو تازہ بتازہ نو بنو

یاوُنکھ یہ نو بہار زان غنیمت اے نگار

روشہ ژہِ پوش چھاوتو تازہ بتازہ نو بنو

آزادو غزل ژہِ وَن پاک تھوٗوتھ یہ تن تہٕ من

ادہِ لبکھ ژہِ آبرو تازہ بتازہ نوبنو

غزل

عشقن کوٗرٕم بیداد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

کرتمَ لُتی امداد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

تس آفتابس کیاہ تٔرٛ زٔر — آتشہ کھوتر تیز تر

گژھ وٕنیگلیتھ فولاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

شوٗبان چھس کارے بھرَز — شمعس تہٕ آسِنہٕ تیٖتھٕ سیزر

چھس قد بلند شمشاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

چھس زُلف کاکل پیٖنٹھ روخَن — گنجس بہیتھ شاہمار زن

کافر ستم ایجاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

میم دہن بر برگِ گُل — ییٚو کھُت بخوٗنِ بلبُل

خوشخط یہ کُس اُستاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

معشوق میونے دوٗرہ پھول — کس حوٗرِ سیتِن زوٗرہ زوٗل

رُودُس نہٕ آدَن یاد ہے — فریاد ہے فریاد ہے

راتَس تہٕ دوہَس ژٕھٕ کران   چھَس بارہ مُژ تنہا مَران
وَنہٕ کَس پننۍ روداد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

مُژراۄنَس چھوہٕ راۄنَس   مس دِتھ بہٕ افسوس کھیاوَنَس
نی توس مُبارکباد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

بے رحم کوتاہ دِلہٕ وۄپِھر   حوٗرے میہٕ لوٗین دۄرہ تیر
مارِتھ ژولم صیاد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

یم تیر ہے دِتنم بُرِتھ   رتم گے میہٕ جگرَس مژ تُرِتھ
کوٗرمَس نہٕ پھیرِتھ داد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

پیٖرن فقیٖرن بو گیَس   سادَن متیٖن یادَن پییَس
شیٖریٖنہٕ روو فرہاد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

ژاس خارہ چانے در چمن   اِشارہٕ ہیو وُچھتھ محرمَن
آزاد ہے آزاد ہے   فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

عشقن کوٗرُم بیداد ہے
فرٔیاد ہے فرٔیاد ہے

غزل

بۆلی شہ ہے چھُ بیوفا میون اُمار کیاہ کرے
سورہ وہِیس محبتس زور تہٕ زار کیاہ کرے

نار بیٚیمس ہیٚیونٕ منس دار تہٕ چھُس نہٕ وَنہٕ نُس
نالہٕ دِنُس تہٕ ویٚہہ کھیٚنُس وَنتہٕ شہ عار کیاہ کرے

ناز چھہ دارہٕ مشرٕ چلَن تازہ گُلن تہٕ سُنبلن
یارہٕ وَنن تہٕ رأیلن پوٚہ تہٕ ہار کیٚاہ کرے

نیرہٕ بہٕ سینہٕ دأری دأری زندہٕ بہٕ پان مأری مأری
تیرٕ کمان چأری چأری میر شکار کیٚاہ کرے

پوشہٕ چمن چھہ درخُمار بادِ صبا چھُ بے قرار
نیٚندرہٕ ہیٚتین اندر بیٚدار آخر کار کیٚاہ کرے

آزادٕ بہٕ ہولہٕ نب بۆلی ہُران چھُ روز و شب
زانہٕ خدایہٕ تشنہ لب لولہ بیمار کیٚاہ کرے

ؔ ابن مہجور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس غزل کی ایک قلمی نقل آزاد کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو:

سینہ سپر تھو‌ُس نبار پایہ بدلس چھ اختیار
ماے بریاہ کریا شکار شہسوار کیاہ کرے

تازہ غزل پران آزاد آسہ دین بران
شادی غمن اندر کران چھس نہ قرار کیاہ کرے
(گنجو)

غزل

مسول پیٹھ گرنس صدا یہ بلبل مایہ دِلِتھ گوم — خمارہ ہرشے آرہ کرشے نیندرِ تلِتھ گوم

زاگر زاگی آم جاسوس لاگِتھ ملک دِلس منز — دم دار بازی گار کم کم فتنہ تلِتھ گوم

چھم برگہ رستی تس بالہ پانس ورگہ داوگ زار — بے عار گوٹیل یار وچھیے یارہ تھلِتھ گوم

کمہ شوقہ آیس سنز کران کیا ہتام زیتس پیوم — بے تاب اوش بادام چشمن سوہ مہ چھلِتھ گوم

ییلہ بخت ادشم یاسمن آم شورہ زمینس — کنڈ یہ دژام اتھ کہ نگہ وارہ قسمت ہم ہلِتھ گوم

تس آسہ فراموش گومت بالی یاو تس یاد — تنہ چھس یہ بیتمی حال تہ ینہ زالہ دِلِتھ گوم

ماران چھُم آزادٕن آزارِ محبت
ہیے ہاے شہٕ دیوانہ کمن سیتۍ ژلِتھ گوم

غزل

اَن تہٕ مالیٖنۍ ساتھاہ یادٕ ویسیے   تنبہٕ لیومُت دِل گژھِہ شاد ویسیے
زٕ نوز ژک دأرۍ ووٕ گرٕ لوسم   روز میأنی بوز فری یادٕ ویسیے
ژوٚلمہٕ یاوٕن ژأوِتھ تھاوِتھ غم   یوٚرۍ چھیرِہ نا لایس نادٕ ویسیے
تایہٕ تیٚلہٕ آیس مالہٕ مال   جایہٕ پنٕنہٕ اَسہِ شاد ویسیے
چھنہٕ بأنی کأنی نہٕ شہِ ہندلول   ہشہٕ تہٕ زأم روزان یادٕ ویسیے
چھیتھہٕ لوٚلچہٕ ہیہٕ گوم اٗرۍ نہٕ رنگ   قدمیٚہ اوسُم سروِ آزاد ویسیے
ہایہٕ کرٕ نمَ شوٗبہٕ ونٕنہٕ گژھایہٕ سیتی   نٕل جامہ نہٕ اندرۍ لادٕ ویسیے
کھہٕ چھہ اندر رٕچھنہٕ آمرِژ بال   ژالہ کوتاہ کوٚم بیداد ویسیے
چھُم میٚہ ہاوس باوس اندرِم داگ   ژوٚتھ یاوُن باوسس یادٕ ویسیے
ہٕرژہِ نوٚمتم نینٕدرۍ ہرژہِ سوندرۍ   بار صاحبس کرہ فری یادٕ ویسیے

بازِ ییہِ نا سرور آزادٕ ؤیسی ییے

وزِھ واگِلنجہِ لایَس نا دٕؤیسی ییے

غزل

روزٕو بۆمبرٕ یِمبرزَل کرٕ تھَس ہا ییِ تہٕ ضا ییے

وٕچھان وٕچھان لیہِ چھَم لوسان کیاہ سَنا گُنہِ ییہِ نا ییے

بے عار لاگِنس زوردار کٕزاگِنس دِنہٕ کیاہ ؤہنہٕ گوم ببرے

ہیہِ یان ہینہٕ آم منٛز گنڈِ زالِن کرٕی توم موکلن پایے

تاریتھ لول ٹھہلابَس ژھاران سوندرمال چھنٛدرییس

نُندہ بون یاوَن پوشہِ چھۆت نن انھ منٛزہ پیوم ہے ہاییے

سِینس منٛز چھَس تیٛر جایہِ ژٕ لِلہٕ دان وَدہٕ نا میر شکا رو

جگرٕ کہِ خونہ سیٛتہٕ دٕر چھرٕ چھرٕ تھاوِم دِلٕ کِس پردن ژھایے

شین زَن گاٗ جِتھَس جوین ہا لاٗ جِتھس ہا نزِ لا اکتابہٕ روٗیو

یانَس اوسے مُو چھنگ ہاوس پنہٕ نے ژھایہ تہ گر آیے

کوٚرت کال چانِس مُصحف رویَس بال وُچھ دوٗرے دوٗرے

لولہٕ منز ہیمہٕ ہَن تَن مَن ناوِتھ پرٕ ہس لولکہ آبے

کأنؠ ہیم بوزَن وأنؠ بوزَن آزادُن افسانہٕ

دُشمن آسن دوستَن تہندین دیوان کمہٕ دِچھلاے

غزل

بے دردہ مدنوارہ چھُ لو دردہٕ سنیے بوز

اُتی روزُو ییٚہ مێیون سوزِ جگر تازہ کیے بوز

مێیہ ہا یارہ دوہہ ہنے زار وُنی وُنی پارہٕ پارہٕ گأم

بے عار لو گُتھ کیاہ وَنے دِلدارہ بێیے بوز

بوزِتھ ژێیہ مێأنی آدہٕ نکے لولہ ترانہ

دوہہ ژیٚ کیاہ بہٕ وَنے میانہٕ ییمہٕ دیوانگیے بوز

کیاہ زانہٕ بُلبُل مێانہٕ دِلک حال تہٕ رُوداد

مێأنی لولہٕ ستم نِشہ گُلأنی تہٕ ہێیے بوز

دارسس کھسن نارہ دزن زندہ مرُن کیاہ

امہِ کھوتہٕ مشکل زندہٕ نیے ہنزہ زندگیٔ بوز

شمشیرہ دارہ پنیٹھ چھ پکان بارہ ہیتھ کوہسار

ییم کار سنگین عاشقن ہنزہ عاشقیے بوز

آزادہ امہِ حبابہ درد کہ آب گژھ فولاد

تمہِ کھوتہٕ سنگین دِل تہٕ دِلک پردہٕ چھیے بوز

غزل

ونیس یے شہ لالہ کریتم غوصہ ملالہ تراوہٕ ہا

چاوہٕ تہندہٕ یاونکہ پوشہٕ چمن بہ چھاوہ ہا

مشک ملیتھ یہ پوشہٕ تہٕ روشہٕ تھوس بہ آیتن

دیرہٕ تہنزہٕ ہیرہٕ بون پرنگ تہٕ پلنگ سجاوہٕ ہا

رحم تہٕ عار مانیس وعدہ ینہٕ ژیتس پییس

آدنکی سیٹھاہ سوخن یاد تمس بہٕ پاوہٕ ہا

چشمہ میہٕ دِلس یہ خارہ خار باغ اندر نمن سہ یار
حُسنہ بہارکۍ بہار پوشہ لترین بہٕ ھاوہٕ ہا

ینہٕ ژٕ وُلمٕ سہ جانِ جان گوزملہٕ کران کران
تنہٕ پیٹھٕ قرارہٕ سان زانہہ تہٕ آرام تراوہٕ ہا

یا چھُ یہٕ پھل محبتُک نتہٕ قصور قسمتُک
لۄکہ ہنٛد سے ملامتُک کیا زہٕ ملالہٕ تھاوہٕ ہا

آزادہٕ ژٕ غزل چھہ زَن دردہٕ چہ دارہٕ ہندی چمن
بٲلی دِلس تہندی سعہ خَن دارہٕ لیکھت بہٕ تھاوہٕ ہا

غزل

امارے چانہٕ گونٛدانم جوش — دوہ لو موروش بہ مارَے پان
ژٕ چھُک میانین برن سرپوش — دوہ لو موروش بہٕ مارَے پان
وَندَے یتیمہٕ شرُی پانُک ستھر — بہٕ للہٕ وُٹھ لالہٕ دپَن منز
شو بچھ ژہے اَتھ دِلس پموش — دوہ لو موروش بہ مارَے پان

ژٕ گوٗمت ناوٕ ساُلن مَست   ژیٕ پٕاران پیالہ ہیتھ در دست

نشاطکہ شالہٕ مارِکہٕ پوشس   ولو موروشس بٕ مارٕے پان

پٕہ بدنکہ جوشس تہٕ اٰندریوم زر   پیٕہ چھم دِلدارٕ چوسنے ششر

گکن ہٕنزہٕ پامہٕ چون خاموش   ووٕلو موروش بٕ مارٕے پان

بٕ کیاہ ہاوٕے قبیلہ تہٕ کرٗن   ژیتٕس پاو یارٕ یاوٗن میون

لگے یارٕی کمیک پچھے بوش   ووٕلو موروشس بٕ مارٕے پان

پوٗتس پیتھ صرب چھکھ لایان   پٕہ میون منظورٕ دِل وایان

ہیتھ پردن اندر روپوشس   ولو موروشس بٕ مارٕے پان

یوٕہے چھا بُلبُل آزاد   چھٕ گیس منز لولہٕ باغس شاد

پیان ہوشس گژھان بے ہوش   . ولو موروشس بٕ مارٕے پان

اٰمارٕے چھانہٕ گونڈنمٕ جوشس

ولو موروشس بٕ مارٕے پان

غزل

سَنہٕ دٗن سنطورٕ ینہٕ نوزم یے   تنہٕ زونمٗ یے ینہٕ سنےٗ پان

سوزہٕ دِل عالم بوزہٕ نوزم یے   تنہٕ زونمٗ یے ینہٕ سنےٗ پان

سوز و گدازوک خوان پوژم بیے   صبروک سرپوش تھووس لٹان

صاحب دلہ نے التہ کھیودوم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

تل یا تا لنگ سائل کورم بیے   سوتہ دار اوشم روے نہ دامان

پاکباز ئیند رازہ پتہ وولم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

شیوہ تتس یارہ شند دارہ زونم بیے   تہ چھیر بے پروا نا انسان

مئے چھیر میون آدن سئے میہ آروم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

مہتاب روین ستر دو چھم بیے   آفتاب صورت گاہ تراوان

چشمہ تھوودتلنگ تاب کتہ چھم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

میر شپکارن تیر لویم بیے   جاگچھر شوبیس ترکستان

تتہ مژ رائو بتہ سینہ دورم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

آتش کھوشتہ گرم ڈیوتھم بیے   خشمہ ہوت خمار عالی شان

محشروک اعتقاد ازمیہ بیوتھم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

غار زان لاگی لاگی دورہ بیوتھم بیے   زاگی زاگی لائینم تیر مژگان

بسہ بسہ گومت بدنس چھم بیے   تتہ زونم بیے پتہ سئے پان

گُفرس تہٕ دینس کینہہ نہٕ وُچھُم یہے — فتنہ مٔژ سفرس چھُنہٕ شایان
نورہٕ کنہٕ رویس نوٗر میٚہ لقاوُم دیہے — ننہٕ زونُم ییہے پنہٕ سنٕئے پان
یَنہٕ آزادَن سوز بوٗزُم یہے — تنہ چھس نیہٕ ہندی پاٹھو نالان

پوشنوٗل بولبوشس ہیچھنووُم یہے
ننہٕ زونُم ییہے پنہٕ سُنٕئے پان

غزل

لولہٕ ژوٗرو میون دل ژہے جان ژہے جانانہٕ ژہے
آشنا ژہے بیوفا ژہے یار ژہے یارانہ ژہے

یاونگ دیوانہ ہاوسس شرٕی پانک موٗرہٕ نار
فتنہ ژہے بازار چوٗنٕے قصہ تہٕ افسانہٕ ژہے

آرہٕ وٕسلنٕی خارہ چانے پارہ پارہ گے جِگر
نارہٕ عشقنہٕ بُلبُلن ہندِ دل کران بِریانہ ژہے

راز بادان سوز چھنٕے سازہ کین پردن اندر

پردہ ژہے آواز چاٗنی ساز ژہے سامانہ ژہے

کس وَنہِ احوالِ دِل یِم زالہِ لگہٕ ہنٛز حجاب وار

والہ واشہ نہ زال چھُنے والہ برٛ ژہے دانہ ژہے

جیرہ چانے شیر دِل نیران مٲدانَن اندر

راج ژہے تاراج ژہے زنجیر ژہے زولانہ ژہے

کیاہ چھُہ فرقان کیاہ چھُہ گیتا کیاہ چھُہ پوزا کیاہ نماز

دھرم تہٕ اسلام چھُنے کعبہ تہٕ بُتخانہ ژہے

گاڈہ پادان گاٹلین چھُنے یہِ سودا دِتھہٕ فریب

عاشقَن ہندِس جنونَس دولتک سامانہ ژہے

ولولا سوزک جٕنگلان آزادنِس سینس اندر

گاہ نیران پردہ تھٕوی تھٕوی گاہ یوان نشوانہ ژہے

منگل وار ۸ اسوج ۱۹۹۵ بکرمی

غزل

دوانک باغ ہیون آو بر جوش پوشہِ متہٕ لالو چھا دۆچھ پوش

باغ میون نُندہ بون ساز کٔرِی کٔرِی   کستوٗری نافہ سیتی گوہ ڈٕرِی ڈٕرِی
کوہِ ہیتو سُنبل پھولہِ دِژنی پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش
باغَس میانِس پھٕلیاہ جان   غم چھُم دَمہ دَمہ کم چھاوان
سنگدل بے عار سادہ منوش   پوشہِ مَتہِ لالو چھاو اچھ پوش
بُلبُل ہِژ گُل چھینہِ بانہ وٲنی دوٗر   دوہ لوٗنی پھوٗر مُت عشقن ژوٗر
بلبُل نالان گُل خاموش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش
یاد پیچھُم دوہ یہ اکِہ باغ ییلہِ ژاکھ   پوشو دِیُت گریبانَن چاک
اُسہ وِنہِ مَسوَلہِ گیہِ بے ہوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش
چھِنہ باغوانس باغک ٹھنز   ہیمنہ آسے کستوٗری کاوَن منز
صنایہِ گوہ بُلبُلن مُہند بولبوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش
تیر چھُم لایان تیر انداز   خاموش لاگان محرم راز
سپرس کِنھہ یٲٹھی رودزِہ سر پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش
زُلفن ژھایہِ روٗد ریم دوٗرہ پھُلی   گرایہِ اکِہ حوٗرن دِل ہیتھ ژٕلی
سَن دِتھ شُنز ژوٗرہ ہیٹھو رود پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

آزاد یارن ہُند غم خوار نازنینن ہُند ناز بردار

کنڈِ نیے منز پھولان مشکدار پوش پوشہِ متہ لالو چھاو اچھ پوش

● ۱۲½ بجے رات، ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ب

۱؎ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی وجہ سے نظرانداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

غزل

لولہ کِس باغس پھو جمرہِ ہتھرِ چھم

شادی سعہ ندرِ چھم واتیم یار

بولان بلبل بتبہِ رنگہِ زرہ چھم

شادی سعہ ندرہ چھم واتیم یار

نرپان وائلنج گرہِ کھعہ تہ گرہِ چھم

تس ما ڈالیتم کاٹھہ بازی گار

ہتھرِ ہتھرِ باتس متہ سیاہ سرہ چھم

شادی سعہ ندرہِ چھم واتیم یار

ہیبہ تنَ گائہ مڑ تولہ بانبرہ چھم
نالہ مَتہ رَڑہ ہَن لالہ رہ خسار

توشان کاٗزاہ یمہ پوشہ زرہ چھم
شادٕی سعہ ندرہ چھم داتیم یار

پوش و تھراوِتھ بالا درہ چھم
روشہ روشہ بیہ نا خوشس رفتار

پژنگ پارٕاوِتھ کمہ رنگہ رِہ چھم
شادٕی سعہ ندرہ چھم داتیم یار

نازنین پانس یمہ سازہ گرہ چھم
پارٕان واٗلی کن ساٗلی سِنگار

دوٗرن چھٗنہ زاٗلی واٗنکن ٹھرِہ چھم
شادٕی سعہ ندرہ چھم داتیم یار

رنگہ بلبل سے پھچہ مزہ یرہ چھم
سنگ دِل سینم آدنک یار

کتھ آز آدِنہٕ یاد گرٕ گرٕ چھَم
شادی سعٕ ندرٕ چھَم واتیم یار

غزل ۱۰

بوٚمبرو بیمبرزل نیندرٕ وزناوتھَس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویسہ راوتھَس بال
دوہ تارٕ وُزملہٕ واو کرناوتھَس   یاونہٕ مسہ چھوہٕ راوتھَس بال
وَنہٕ رَسہٕ خاکَس سیتہ مِلناوتھَس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویسہ راوتھَس بال
نازنین یانَس ساز کرناوتھَس   چیلہٕ گرٕ وتہ وچھناوتھَس بال
زونہٕ ورٕنی بہرَن بیدار تھاوتھَس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویسہ راوتھَس بال
مالِنہٕ کرانَس نشہ راوہ راوتھَس   وارہ وین منزہا یُدشہٕ راوتھَس بال
آرہٕ کرِتھ کرٕ کیاہ ژیتہٕ پیلہٕ تراوتھَس   پوشہ متہٕ ہوشہٕ ویسہ راوتھَس بال
دولکین جامن چھونہٕ جرٕ ناوتھَس   شوقہٕ سان کھاسی یرٕ ناوتھَس بال
تُرین پوٚمبرن اتھٕ بُچھ ناوتھَس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویسہ راوتھَس بال
پانہٕ ژھتنکی پاٹھٕ وُزناوتھَس   پانہٕ منز مارکُن تراوتھَس بال

مارٕ مَتہٕ پاسنۍ کونہٕ اَنٛز راؤ تھس
پوشہٕ مَتہٕ ہوشہٕ وِیہ راؤد تھس ہال

[1] غزل پر شاعر کی نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھورا چھوڑا ہے۔ (گنجو)

غزل[1]

لولہ رستیو لولہ زر چھُم کیاہ وَنَے	خارہٕ چوٚنۍ در جگر چھُم کیاہ وَنَے
سۍ ہوس چھُم یِتھنہٕ زانہہ تھوٚو تھم زِنہٕ گوش	نۍ محبت سۍ اثر چھُم کیاہ وَنَے
کیاہ میہ نیریم حالِ دِل وننٛک اثر	بالہٕ سوزُے در نظر چھُم کیاہ وَنَے

[1] غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجو)

غزل

آرہٕ کتہٕ لوٚبان چھُکھ ژٕہ افسرُیے	شوٚب ہا پِچھے برادرُ یے سیتۍ
چارہٕ کر پننۍ ژھار بہترُ یے	شوٚب ہا پِچھے برادرُ یے سیتۍ

پڑہ کے لڑپہ یم غرضنکو ٹھرکی یے — کاسان چھکھ ستم گری یے ستو

کوات کال نیرہ اتھ چانہ بازیگری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

یمہ بوہ سرہ کے تارہ یم ترکی یے — دردہ تہ لولہ دلبری یے ستو

پتھ روزہ تہنزہ ناماوری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

سرتلہ چھکھ تھوان چانہ جری جری یے — سوہنہ ملہ ماپہ تہ زری یے ستو

حاف زیٹھ چانہ اتھ کاری گری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

ویہ ران کوہ تہ بال آسو ڈاری ڈاری یے — دوہہ ہہ اکہ چانہ بہودری یے ستو

شاف دِتھ تھوٗ کھ کمیو جودگری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

ژاڑہ ہالہ سپنی زان پری پری یے — گاٹلین ہنزہ رہبری یے ستو

لولہ ستو کاس یم زانہ نکو ٹھری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

زندگی سنبہ لاو رندہ مری مری یے — دِل تھوٗن خوش دِلاوری یے ستو

عائشہ موٗت لاگن چھا بہودری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

تھاو آزادن ناماوری یے — دردہ چہ آدم گری یے ستو

کیتھ گوٗر لاگن چھا سوخن وری یے — شوٗب ہا چھے برادری یے ستو

غزل

میہ ہا چانہ لولہ تیر آے مدنو　　دۄرہ رکہ نیزہ مو لاے مدنو

دیدن منز کرے جاے مدنو　　زانہہ تہ نو سور ییم چانہ ماے مدنو

للہ وان یہ لولہ نار کم کم مدن وار　　کانسہ ہند تہ چھے نہ پرواے مدنو

بو مبر نہ خارہ ڈراکھ لولہ کرتھ خاک　　ہی مالہ لوگتھ ناگراے مدنو

چھم خارہ خارہ وچھ ہا دوبارہ　　دۄرہ دۄرہ چانی یہ دۄرہ گراے مدنو

لولہ نارہ برتھس آوارہ کرتھس　　خارہ کیاہ رود سے ہیہ ہا مدنو

تھووتھ نہ زانہہ تہ کن آزاد کینتھس　　امہ حالہ کیاہ چھہ میون پاے مدنو

غزل

"میہ ہا چانہ لولہ تیر آے مدنو　　دۄرہ رکہ نیزہ مولاے مدنو"

"دیدن منز کرے جاے مدنو　　زانہہ تہ نو سور ییم چانہ ماے مدنو"

بو مبور لاگتھ لولہ آکھ　　بلبل لاگتھ باغن ژاکھ

ہنی مالِ لوگتھ ناگِ راے مَد نو" زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

آفتابکۍ پاٹھۍ چھکھ تابان ژھاے چاٲنۍ عالمس پرزہ لاوان

زُون تارکھ ژھیپن ژلے مَد نو زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

باغ چھاوتہٕ دۄراکھ سیتۍ یارن مُشکہٕ دار پھیرکھ گُل زارن

رُمہٕ رُمہٕ پوشن گمہٕ آسے مَد نو زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

یاسمن اَچھ پوشس یمبرزَل بُلبُلہٕ ٹوٗرۍ ارغوان بیۍ مسوَل

شوقہٕ چانے پھلتھ آسے مَد نو زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

یم چاٲنۍ رَمزہٕ تہٕ اِشارہٕ جِگرس چھیم کران پارہٕ پارہٕ

اَمہٕ کھعہ تہٕ کرتلہٕ واسے مَد نو زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

کرٕ ٲنس قبیلس رۄزِم کتھ شہرن تہٕ گامن گیہٕ شعہرتھ

یامن تھاٲو تھمَ جاے مَد نو زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مَدنو

چونۍ سوزتۍ چونۍ ساز منز خاص و عامن گیہٕ آواز

آزادنۍ غزل دۄراسے مَدنو

زانہہ تہٕ نو سوریم چاٲنۍ ماے مدنو

غزل

گُرِدیہ بلبُلس نِشس نقاوُن حجاب شوٗبیا

یُس لولہٕ چانہٕ تۄشان سُے درعذاب شوٗبیا

بے دردہٕ بازٕ گارہٕ زولٕتھ بدن میٚہٕ وارٕ

اٰمہٕ خشمہٕ ترٕ خمارہٕ سورٕ جٕن جواب شوٗبیا

کمہٕ شوقہ چھس کران سٕترٕ زانہٕ بٔرٕ نہٕ بے اٰمیک ٹنٕز

لاگُن محبتس منٕز یُتھ بے حِساب شوٗبیا

ترٕاٰوِتھ ژۄلمُ شہ کستوٗر یاوَن بھٕرسے تٕلیتھ ولٕیہ

پزٕ بے نظر کرٕنی دوٗر یوٗت اضطراب شوٗبیا

ونہٕ کیٛاہ بٔمن ترٕ بٕحٕشمن نازُک ادا کرشمن

درکعبہ ممبرن بیٚٹھ دورِ شراب شوٗبیا

تٕس شوٗبہٕ حال باوُن یُس زانہٕ دوس راوُن

بے سوٗد رادہٕ راوُن پننٕ سُے حجاب شوٗبیا

یُس ژالِہ غم تہٕ بیداد، تَس کرِ چھہٕ شاۮی تھوَاد

آزادَہ روز دِلشاد لاگُن بے تاب شوٗ بیا

غزل

بے وایہ ژوٗ لگھ تہٕ ژاوِتھ ناگہ رایہ میہ ہی مالے

آوارہ کرِتھ گوہم با چارہ کرن والے

وُنہ چھم نہ بلان تم آکھ، بتیہ نازہ خنجر ہیتھ آکھ

وُچھ وارہ میہ کُن کوٗت ڈراکھ آوارہ کرن والے

جانانہ لگے پارِی مَتہ تُل تہٕ چھہ کُن کرہ آری

مے زانہٕ یہ بیمارِی یُس غم تہٕ ستم ژالے

نیرِتھ ژہ گژھان پانَس پھیرِنہٕ پرِیشانَس

مستوٗرہ میہ شرمہ پانَس بیگانہ گنِدان ہالے

غمہ چانہٕ بہٕ دیوانہٕ، ژیہٕ نہ میون ہوش دانہ

راہ پھِیہ نہ ژیہٕ جانانہٕ چھم بالہ بنٕن تالے

رُم چائی دُنان وارہ از چھے نہ شہ دِل یار ہ

کوہ زانہ دِ پیتے خارہ کمہ تازہ سوندر مالے

آزاد دُنان یارس چھنہ پورہ گندان زارس

"پیلہ شورہ دُچھان نارس دزہ پانہ بئین زالے"

لہ غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزلؔ

عاشق پوختہ کار یوُد یارہ سیندے رضا کرے

پوشہ دُنین گُلن اندر عاش تہٕ عشرتاہ کرے

جامہ دُلِتھ محبتکی گنڈِ تہٕ کمر زِہ ہمتک

کیاہ چھہ مجال قودِ رتک جانہٕ کھوتہٕ رُشہ کیاہ کرے

۲

عرش تہٕ فرش کوہ تہٕ بال سوزہ یقینہ کے زِہ زال

یُتھ شہ خودائے ذوُالجلال جانہٕ دِلک رضا کرے

لولہٕ کمند ہیٚتھ ژٕ نیر زیر کرٕکھ گزندٕ شیر
یا مرٕ دِوان چھہ تس دلیریُس نہ یہِ حق ادا کرے

پیر اُمیر نوجوان اکھ چھہ بیٚیس جگر کھیٚوان
دارٕ میٚنہ چھم نہٕ پٔرتھ پیوان یادٕ یمٕن خودا کرے

حُسن چھہ طفلِ شیرخوار لاگ ژٕ ہیٚنا پوختہ کار
وُچھتہٕ سہٕ یار گلعذار پان ژیٚ یتھ فدا کرے

آزادس چھہ کاروبار سوزِ جگر تہٕ لولہٕ نار
رِگرٕ تہٕ گژادٕ دِلہٕ زار تارٕ گوٚمُت گدا کرے



لہ غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے ۔ لہ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گنجو)

دورِ اوّل

غزلیات

غزل

دیوانہ کرِتھ سہ پانہ کوتوٗ گوم　　　گُل روے سہ گُلستانہ کوتوٗ گوم

چھم یاد پیٚوَن دِلس یُمن تیٚپر　　　کیاہ سنیہ سہ دوستانہ کوتوٗ گوم

ساقی وصُراحی وسے و جام　　　غوغاے شراب خانہ کوتوٗ گوم

اُسِس بڈ کتے پرِند آزاد　　　ہے ہاے سہ آشیانہ کوتوٗ گوم

از تاپِ فِراق میٚہ دوٗدُم دِل　　　کس ونہ سہ سائبانہ کوتوٗ گوم

سٔنز ژۆر منکُ کنکُ سوٗنکُ دوٗر　　　آرام جہاں سہ پانہ کوتوٗ گوم

گوٗوتب سُنز رِتھ چھِ گُل پُنز رِتھ گوم　　　خوش بادِ صبا روانہ کوتوٗ گوم

اے بادِ صبا شبانہ گرٔتھ ک نا

احدٗ[ص] نی ونہ ہس فسانہ کوتوٗ گوم　　　(ابتدائی مشق)

ص ابتدا میں احسن تخلص تھا۔　(گنجو)

غزل

مس چیتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مے خانہ ہے، پیمانہ ہے پیمانہ ہے

دِل از جنوٗن تھوٚونتھ بَرِتھ جاے نصیحت آورِتھ

چھُس زندہ اُسِتھ یا مرِتھ دیوانہٕ ہے دیوانہ ہے

پےٚ زھارہ تمیٚ ہسے دِلبرس پرٚیتھ جایہٕ یتھ نظاہر کرس

اٰخر رَٹُس منٛز محشرس داماںٕ ہے داماںٕ ہے

دیدو ییمَو وُچھ ہٕز نِگاریُس دل سپُن نہ کامگار

از وصلِ جاناں کیاہ ہٕکار آسانٕ ہے آسانٕ ہے

احدؔس ہٕوین غنچہ دِلَن گمہٕ کیاہ فُلےٚ لبجیٚ دوگلَن

شاید یہٕ گُل زانِتھ نو چھولَن بُتانٕ ہے بُتانٕ ہے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

غزل

کَس دَرِ ژٕ ژوٚلمُ بالہ یار ہے وٚنیسو یے — تھوٚونتھم للہ وُن نار ہے وٚنیسو یے

ابرو چیار رِتھ رِمزہ تیر دار رِتھ — چشمن سخت خُمار ہے وٚنیسو یے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ — بینی خنجر دار ہے وٚنیسو یے

اَن تَسَن سالہٕ سِستو میانہٕ لالہٕ — وَتھرس مُشکِ تاتار ہے وَنیسو یے

روٗٹھمس دامَن لاگِتھ نَس پامَن — سپنم تَسند گُفتار ہے وَنیسو یے

زونم بہٕ زاہ نِتھ گُفتار تَمہٕ سُند — لوکہٕ چار پتھے تَلہٕ نار ہے وَنیسو یے

بے دردہ وُچھتو تَس نازنینس — میا نیو اُچھو انہار ہے وَنیسو یے

کوٗرنم تَمہٕ بازیگَرَن یارَن — اقرارس اِنکار ہے وَنیسو یے

تَن مَن زالُن شب و روز نالُن — آحدس لگاوِتھ تَم کار ہے وَنیسو یے

(ابتدائی مشق)

غزل

دوٗر مو ہیتم ہا دوٗرہٕ [illegible] بلے — وَلا لِلہٕ وُچھتہٕ لولہِ مَنز بلے

ژٕہی میہ آدَن ژٕہی میہ مُدا — ژٕہی میہ ہاوس ژیتے پَتھ بہٕ فِدا

خارہٕ چوٗنے چشم آرہ و بلے — وَلا لِلہٕ وُچھتہٕ لولہِ مَنز بلے

جانہٕ زراقہٕ دَدَن وَدَن — نوٗرٕ بہٕ پھلک یاکھٹو گوٗل میہ بَدن

گوٗم جعفرَس پوش رنگہٕ وَنہٕ بلے — وَلا لِلہٕ وُچھتہٕ لولہِ مَنز بلے

وِنتہٕ میہ کر وُنِتھ ہیوٗ گُسے — وعدہ کیاہ اوس اَیہ آدَن گُسے

تس تہٕ پوٗر بایُس وعدٕ ڈلے　　　وٕلا للہِ وَنتھ لولہِ منز سلے

یینہٕ ژیہٕ سیتی سودا کورُم　　　چھُم نہ خبر کیشاہ میہٕ لوٗلم

کیشاہ میہٕ ہورُم کیشاہ بیوم پلے　　　وٕلا للہِ وَنتھ لولہِ منز سلے

چھُم نہ ہوس وٕنی مٹہِ ہیتم　　　میہٕ چھیم فریب چائی لولہِ ستم

میانہِ کھوتہٕ لال کمیٔ لوسلے　　　وٕلا للہِ وَنتھ لولہِ منز سلے

چھکہ ژہٕ ماری ماری بتیہِ زندٕ کران　　　یہٕ نہ تمیک پروا سے برّان

زورٕ والین یور کیشاہ چلے　　　وٕلا للہِ وَنتھ لولہِ منز سلے

از چھُم آزاد منز دردٕ نیے　　　بتیہ کران دیوانہ سگیے

زانہٕ خوٗدا کیشاہ فتنہ تُلے

وٕلا للہِ وَنتھ لولہِ منز سلے

(ابتدائی مشق)

غزل

اَتھہ ماہ رویس گتھ کران چھُمے زُلفہ پیچان یکطرف،

گیسو پریشان یک طرف کاکل اویزان یک طرف

اَندی اَندی رۄخس زُلفن اندر ساما نہ سنز چھی کیاہ زبر

نارِ کھ چھ پرِیزلان یک طرف افتابہ چمکان یک طرف

ہاؤتھ یہ مسجد یا مندر بے خود کُتھ کم کم گندر

پیمہٕ تو چھ گردابس اندر از دین وایمان یک طرف

مارِ منتیو عاریہ تنئے زُلہٕ ہن میہ غمُ چاتے ریننے

گوم سینہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یکطرف

پھلوا یہ دل گوم اے صنم چھس تنبہ لاوان دمبدم

چانیٕ عہد و پیمان یکطرف میانیٕ لولہ ارمان یکطرف

منز لولہ مادانس چھوان شوقکی تہٕ ذوقکی دم دوان

آزادؔ تنہا یک طرف سارِی سوہ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

غزل

باد صبا روشہ آدسے لگتیے پوشہ نوٗتیے دوہ تھراودس

دُزہ ناوِی تو کھ نیندرے ہتیے

راتھ دأژم پژاران ییتھ یے   لوسہٕ نأوٕنس کیتہٕ سنہٕ اوس

اَتھ بیہٕ ہیٚم تہٕ کرس نالہٕ مَتھ یے

نہ چھُہ روپوش نہ چھُہ نوٚن لَتھ یے   خارہ تھٔوٚنمَ زارہٕ کٔرتھ توس

دارہٕ دُچھ ہمن روزہٕ نا بیٚنتھ یے

سبزارن ہِندی بُرگ مِتھ یے   معہ ختنہٕ ہلمَ دارہٕ ہأوی توس

سِتارہٕ چھکھ تنشبہ لاُوی مِتھ یے

سارہ تھوٚنس کمیٔ مارہٕ مُتھ یے   تارہٕ زُلفیہ مُژرتھ گوس

دارہٕ مُشکنہ چھیپری کیاہ رِتھ یے

پھولراوان باغ عائشہٕ مُتھ یے   توشہ ناوَن دُشمن دوس

اَسہٕ ناوِن پوش گمہٕ ہَتھ یے

رُمہ رُمہ چھس اہرنے مِتھ یے   رنگہٕ رُومالہٕ واو کٔری توس

مَس پیالہٕ ما چھس چیے مِتھ یے

گُل تہٕ بُلبُل دژاے مِتھ مِتھ یے   مُشرأوتھ ننگ و ناموس

کیاہ بہٕ یاگام اَنَ پوشہٕ مُتھ یے

آزاؔدَن زار وَنِ مِتۍ یے   مۆدرِہ حلقہٕ پرٕ نادوس

شیٖہلا دِہ نا سیٖنہٕ دَدٕی مِتۍ یے

(ابتدائی مشق)

غزل

گُل پھَلِہ مہ لولہ باغَس آمے بہار لَگِتھ یے
بُلبُل چھُہ پوش چھاوان دِل بیقرار لَگِتھ یے

عشقُن حریف جاہِل ازلہٕ مۍ گوو مقابل
مالِکِ تحمُل دِل کوٚر نَمہ اُوجار لَگِتھ یے

پوژھ آم عشقُنۍ غم تھاوُن بسینہ مرہم
جگرٕ کی کباب پرٕدم گرٕی مس تیار لَگِتھ یے

دِل زولنَم میہ لولَن شِل نیوم درد قویَن
غارَن ہندیٖن مخولَن کیاہ اعتبار لَگِتھ یے

یا عاشقان بے زر اسین مہٕ عالمَس منز
یا دِلبرِ ستمگر دِل سنگِ خار لَگِتھ یے

اُنِ تو غُبار دِلبر تھوٚوہا بدیدہٕ ترٕ
آیینہٕ سکندر کیاہ چھُم بکار لَگِتھ یے

چائِتھ کمانِ ابرو ماران وُچھ میہ آہو
بر اسپِ ناز ماہ رد دژامُت سوار لَگِتھ یے

رویَس نقاب تھاوَن چھُم یار تشنہٕ لاوَن
بے پردہ رُسے ہاوَن یارس چھُم یار لَگِتھ یے

یَس پتھ میہ رود آدَن پرٕاتمَس نشہٕ ازمن
تمۍ کافرن میہ دَدوَن کوٚر نَم بہار لَگِتھ یے

کھاٗتھ شکن جبینہٕ روٗٹھم میہ سخت کینہ
سیماب زَن بسینہ چھُم انتظار لَگِتھ یے

ر جانباز[۲] آزماوتھ نون دژاو پردہ تراوتھ
یارن دون چھ ہاوتھ در پردہ کارلٹی ییے

غزل

ینہ مس پیالہ چینتھ سعہ ندری ییے — کاستم ٹھرٹی ییے آس لاچار
پوش وتھراٹہ پوشہ گوندری ییے — کاستم ٹھرٹی ییے آس لاچار
ہولہ تب چونے گوم اندری ییے — چھنہ نشہ غارن ونہ نس دار
چھوکہ لد عاشقن فرشہ کہ ونی پھری ییے — کاستم ٹھرٹی ییے آس لاچار
سالاب عشقن گوم پیٹھو سری ییے — ذرینٹھ چھم پوان شم نتہ تار
آب گوم سری پیٹھو نار اندری ییے — کاستم ٹھرٹی ییے آس لاچار
یاد پیم آدمی جائی دورہ پری ییے — بلبل باشہ تہ گل روہ خسار

۱۔ گوپال متل کا شعر ملاحظہ ہو "مفلسی اور یہ عاشقانہ مزاج
دینے والے یہ کیں دیا تو نے"

۔ جامی کا یہ شعر ہے "الٰہی زمم گردان از کرم دلہاے خوبان را
دگرنہ عشق را نابود کن یا عشق بازان را"

۵۲ اخمس کے بعد جانباز تخلص کچھ دیر کے لئے تھا۔ (گنجو)

گام منز جگرس تیر ترکی تری یے | کاستم ٹھرکی یے آس لاچار

وستوار وَنیچی مستوار پَرکی یے | کستوار ندنس دِتہ دیدار

دردہ ہی لاگے پردہ کرکی کرکی یے | کاستم ٹھرکی یے آس لاچار

چائی انہارن تہ بُمبہِ خنجری یے | رُمہ رُمہ دولنس زالہ بیمار

دمہ دمہ غصہ غم تھاوی نم ژھرکی یے | کاستم ٹھرکی یے آس لاچار

کر تسی حائلی ماہ پیکری یے | بائلی کنہ یا ٹھی انتس عار

دَن تسی مودرے کتھ کرکی کرکی یے | کاستم ٹھرکی یے آس لاچار

سرو آزادس ناو کرکی کرکی یے | آزاد عاشق ڈراو بازار

دردس نشہ کیشاہ پردہ تہ ٹھرکی یے
کاستم ٹھرکی یے آسس لاچار

غزل

ہی مال ڈرایس دِوان دُنی یے | راجہ اردنی یے کوّر تمہ سوّر

پھیران ڈیو ٹھم کمہ یہ دامنی یے | راجہ اردنی یے کوّر تمہ سوّر

نیرہ بیٹھ سعہ نہ پوش لاگس گنزیے — زاگ ہیتھ روزس باغ مستوٗر

ییرِہ موٗت ژھارَن ہیرہٕ تر بوزییے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

نِچہ ہتسِند بلبُل گوٗم کمہِ وٕنی یے — چھوہ لنیٔ اوسُم دِلکیٔ ٹوٗر

اَلنِچہ تھاَدِہ نمَ کیتھ کھنہٕ کھنزیے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

نیرز خُمارکی نیزہ آم شُنزیے — ژھالِہ چھمُم نوان لالہ مخموٗر

تارِہ دِل کوٗز نمَ کارِہ ووٗ گُنییے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

پوشہ سان لاَگیٖم پوشہ تارنی یے — ماے مُشراَوِتھ گوٗم شُنہٕ ژوٗر

تھاوِہ کس یاوہٕ رنگی پوش چھاوٕنی یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

حاَلی کرتیے حال سُنہٕ سُنزیے — بالی دُنیا زانی ہیٚر دوٗر

کاَلی خاَر تہ شر چھہ بارٕنی یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

اُدرے کزی مس لولہِ وَتھرنی یے — آدَن باجہ وعدہ کر پوٗر

دُچھان دُچھان لوٗستم موٗنی یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

ناز مُشراَوی نمَ راز دٕنی وٕنی یے — لوکٕٹس پانس گوٗم ٹھہ کہ سوٗر

دوٗرِہ دوٗرِہ ہاَوی نمَ تازہ در شُنییے — راجہ ارزٕنی یے کوٗر نمَ سوٗر

رمزہ تہٕ اشارہ ہاوٕی تمو نٹوٕ یے　　وسواس تھاوِتھ ہیتو تمہٕ دور

تھاوٕی تمو دارین تارٕی تہٕ پنٕزیے　　راجہ ارزٕنی یے کوٚر تمو سوٚر

موٚرِتھ اَتھہ گوم کیتھ ڈُنہٕ ڈُنی یے　　روزٕہ ناوایس ساز وسنطوٚر

بوزہٕ نا آلوٚ حبا نبازٕنی یے

راجہ ارزٕنی یے کوٚر تمو سوٚر

غزل

گگجہٕ سو کران چانے پرٕزٕ یے　　آرہٕ کرٕزیے بدوَل جمال

رٹہ پہ تن کرسے بہٕ آکرٕزیے　　آرہٕ کرٕزیے بدوَل جمال

کالہٕ سورِہ یاوُن بالہٕ یے　　آدنہٕ پیٖہٕ نا سالہٕ سیے

یاد اُزتنے یاوَن مُزٕ یے　　آرہٕ کرٕزیے بدوَل جمال

دوہ لہ دیتیو گرٕہو برٕتیوارِہ زٕرار　　تراجہ بل کرو تس اِنتظار

بیٖہ نا تہٕ روزس آیرٕزیے　　آرہٕ کرٕزیے بدوَل جمال

سنیاسس لاگِتھ نیرہٕ ہا　　شہرن تہٕ گامن پھیرہٕ ہا

کیاہ کرہٕ بہٕ ؤکر تہمرٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
سنگدل یارس وٕنہٕ کیاہ — ساڑی ہوس کرٕی تمی روا
رنگہٕ رنگہٕ نقاؤی تمی منز پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
پوٗر یوم نہٕ بأنی ڈیکہ لون — ناساز پیوم قبیلہ گرٕدون
اُسس ببر لوٗہٕ ہرٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
پھری ہیتھ یہٕ عشقن ولولہ — سعندری پے مرٕ اُسم زولاہ
وزہٕ ناوٕنس نیندرہ ہرٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
وٕنی بہٕ دمس یارہٕ بلن — ژھارٕن منز آرہٕ ولن
لارس پتہٕ مارہ مرٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
ناگراے گوو پاتالی پے — زولتھ زیٕ پان ہی مالی یے
پأری پأری چانے ہیمرٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
ینٕدرس بہیتھ دوٗن کاکلن — ہیٔنز یأنی چھکھ فٔرلہٕ کملن
سیندرہٕ ڈیکس میل کیاہ رزٕ پے — آرہٕ کرٕنٕ پے بدوٗل جمال
ہانکلہٕ ٹھٔس بوزٕم برس — پرٕاران اُسس دلبرس

نینٔدرٕ وُڈھس چھُنٕد ریمِژٕ   آرہٕ کرِژٕ بدوَل جمال

گوشن وٕتھرس پوشہ پرٕنگ   چھاوہٕ ناسہ میٲنی ببرٕ لنگ

لولہٕ سان رٕنمس نیاٖمژٕ   آرہٕ کرِژٕ بدوَل جمال

حتہٕ کُنہٕ بیتہ میٲ نے وَتے   دٕنتو چھُ کیتاہ لاگن ییتھے

اوَل میژٕ آخرٕ میژٕ   آرہٕ کرِژٕ بدوَل جمال

جانباز گرٕ کٲتیاہ قلم   ہادسہ چانہٕ برٕی برٕی ہٲلمٕ

یارٕ مہٕ ترٲو آرز مژٕ

آرہٕ کرِژٕ بدوَل جمال

لہ فرض کیجیے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو ؟ (گنجو)

غزل

اُلفتک ہاوِتھ اِشارٕ دلقرارہ دِلبرو

جود کوٚرتھم جاوٕی گارہ دِلقرارہ دِلبرو

دایہ کمہ تکہٕ ٹارہٕ وُچھتھم مایہ دوٚلتھس اے نِگار

ذارہ تھوٚو تھم خارہٕ خارہٕ دِلقرارہ دِلبرو

شرمہ دادے حالِ دِل یُشری کاٗلی کر ہیوٗک مےٚ وٕرنیتھ

گاٗمہٕ اٚندری پارٕ پارٕ دِلقرارٕ دِلبرو

کن بھٗوٗمُتھ ناساز قولن کیشاہ مخولن اعتبار

اٚزلہٕ اٚسہٕ دمہِن گہہ دٗوچارہ دِلقرارٕ دلبرو

لوٗستم دمہ یاوٕنکۍ نوٗن دٗراو واٗتیتھ شام غم

چانہٕ اٚمارک سِتارہ دلقرارہ دِلبرو

دٗدٕرہ دٗورے مست عاشق ژٗدٕرہ ژھاین چھی وچھان

پھیر چمنن وارٕ وارٕ دلقرارہ دِلبرو

سور نو کاٗشہٕ چھمُ روزان نو کہٕ چارُک چکہٕ چاو

دِل شکستن کر مداراہ دِلقرارو دِلبرو

شُری پانہٕ ژٗارہ ژٗورہ چاٗو ھمَس خوٗنِ جگر

یور پھیرکھ نا دوبارہ دِلقرارہ دِلبرو

نارٕ کےٚ جادٗو پرٕتھ جا نباز کوٗرتھَس بیقرار

برٕ گُل شبنم بہارہ دِلقرارہ دِلبرو

غزل

اَسہٕ وُن بے وفا دِلبر اَسے کُن بے حجاب پیٚیہِ نا

لوٚسے مٔنٛز لولہ سان للہِ وون ژھلے پھوٚلمٕت گولاب پیٚیہِ نا

لیکھِتھ ہیٚٹہِ کے رَتہٕ نامہ یہٕ سوزَس صُبحہٕ تہٕ شامہٕ

ژٔٹن بے تاب چھس جامہٕ خطس اُکہِ پیٚے جواب پیٚیہِ نا

ژہٕ گژھتے اَستہٕ یاگھرٕ ونتس یہِ کوتاہ میٚون پھٕٹ لوگُس یہٕ

عُمر سوٚرُم کران قسَ تسَ بران ششن شراب پیٚیہِ نا

سمو نا از ہوس او شُم بہ چھاوِنی شیرہٕ ہس رُم رُم

میٚیہ حوٗرے شوٗرہٕ پانس چھُم شباب آبِ ناب پیٚیہِ نا

گچھہٕ گُٹہِ بال چھس پٕژاران اچھِ دارٕ آرہٕ گژھ ہاران

دُپھجنے دارِہ بُرکہ لاران شہ حُسنک آفتاب پیٚیہِ نا

پوٚت چھم اچھِ گژھن وٗرے دَتہٕ دوچھان مستوٗرے

نظر بازن بِہن ژوٗرے پچھہٕ مرنُن انقلاب پیٚیہِ نا

بٔرس پیٹھ سر تھوٗتھ بالی کرس بہ حال دل حائلی

سوالَن دردہ کیتھ کالی بہ نرمی اکھ جواب پیہِ نا

وَزن چھم زیرو بم سوزس گگن منز ژٲرنے روزس

غزل جانبازنے سوزس میٹھاہ چھم اضطراب پیہِ نا

غزل

کٔس بادہ پیم افسانہ تے ژٔورے ژٕولم جانانہ تے

حوٗرے تھوٗون ارمانہ تے ژٔورے ژٕولم جانانہ تے

ٹیے وٕلتھ ترٲوِتھ ژٕولم داغِ جگر تھٲوِتھ ژٕولم

باوِتھ نکس بہٕ زانتے ژٔورے ژٕولم جانانہ تے

شیتھی سوزہ ہٕس اَلتھ واوہ بیے لاگتھ ژٕولم کوٗت داوہ بیے

صنا پہ کرِتھ شری بانہ تے ژٔورے ژٕولم جانانہ تے

پیمہ ہٕس پیتہ کُنہ چھم نہ تاب ستوٕر کرنس بے حجاب

نالہ رٔٹن نالانہ تے ژٔورے ژٕولم جانانہ تے

مَس چاوٕنَس وٕیسہ راوٕنس بے ہوش از خود ترٲوٕنس

از عقل چھس بیگانہٕ ستے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

ژٲوِتھ ژٲلِتھ یمبرزلے یاگوِتھ مینہ ہندر مسوٕ سلے

چھس بۆ مبرس ژاران تے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

رۄشتھ ژۄلمہٕ ترٲوِتھ کمن بلبل جدا گوو از چمن

گُل گے میٛہ خارستان ستیٚ ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

ییہ نا بہ وٕتھرس فرشِ زر باوس پننٕ سوزِ جگر

ہاوس دِلک غمخانہ ستے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

ژٲوِتھ پریشان سُنبلن خالِ سیاہ منز کاکُلن

دامِ بلا بیچارہ ستے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

دِلبر چھہ مادر سایرِ ڈل یاشالمار نتہٕ تیل بل

بلبُل چھہٕ گُل چھاوان ستے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہٕ ستے

یا اَچھہ وَل نتہٕ ژژار گوو یا چھاوٕ نے گلزار گوو

درباغ چمنستان ستے ژۄرے ژۄلمہٕ جانانہ ستے

پرٛاران لوٗ سِیس لارہ کوٗت دیدار دِیہ نا مارہ موٗت
ژھاران بہٕ عشقیہ دانہ تے ژوٗرسے ژوٗلمُ جانانہ تے

جانباز بہٕ دوٗریر کرذٕرس خُرشید رویس گژھہ کرٕس
شمعس پتہٕ پروانہ تے ژوٗر سے ژوٗلمُ جانانہ تے

غزل

مُبارک لولہ کِس باغَس پھوٗلمُ پوشہ چمن اِمشب
سَموٗ لَب تشنہ مُشرادِتھ ملالَن تےٚ غمن اِمشب

دُچھم موٗیس کرِتھ شانہ پرِی رو مست مستانہ
کوٗرُس بہٕ یوٗت دیوانہ تمی زُلفِ خمَن اِمشب

پیمیم از روشہِ پوشہ موٗتے پتھ سوٗنتک ہوا لوٗت توٗ
دِلکُ دیرینہ تب سوٗت سوٗت بظاہر چھُم ہمن اِمشب

پھوٗلمُ دل نےٚ ژوٗلمُ کینہ مُنوّر گوٗم آیینہ
دُہہ وُن آتِشِ سینہ گژھیم نا یاسمَن اِمشب

طبیبس لول کِس وُنی توم کو تاہ ژالہ دمہِ نی دوُرِ ہیر

ہتہ یم دستِ شفا بر نبض مُشراو یم غمن اِمشب

وُ نِتھ اُیُل یہ افسانہ نَنِتھ دِن یامہ بے گانہ

چھُ عاشق سوٗ سے بُتخانہ حیا ترٲوِتھ نمن اِمشب

چھُ عُشقُک جذبہ زور آور وَنیم سُے کینہ ور کافر

ژلیم میہ سیرِ کرٲنی شر لو لے اندر ہیمن اِمشب

بمَنِتھ سُے داد ہمرازن وُنِتھ اَدہ زدن حبّانہ بازن

ہمن مخموٗر اندازن سہ خنور چھس نمن اِمشب

غزل

یادن راین گِندُنم پرِژھنے   بنیہ آلثِنے ہتھاوس پان

دوره ہوّر الران کوّر نم وزثِنے   بنیہ آلثِنے ہتھاوس پان

فتنہ گر چشمن خمارہ ہرثِنے   روبرو وُچھنس دَرِہ کس جان

وسہ کس مثر تیلہ کراین ترثِنے   بنیہ آلثِنے ہتھاوس پان

ہیٚبرِ ییٚلہ ڈیٛکہٕ ٹھُم ہیٚرہ کٔنۍ اژہٕ نے سٔنۍ پوٗشِ اَمہٕ سِہس شیٖرہٕ لاگان
ہوش وَنیٚسر وونم گوم رٔتیُر کٔرہ نے بیٚنیہِ آلژنے بھادسس پان
ماچہِ بلناوٕس لول شربژہٕ سنے گُلاب عطرس ناوس پان
کھیٚنیہ نامیانے اکھہٕ نیام ژٕ نے بیٚنیہ آلژنے بھادسس پان
کرہ کیشاہ باٗلی ٹٕکیہ تہٕ ہمژہٕ نے دۄن ہٕند سودا چھُنہٕ پھیران
کھٔرِ مَتیہ اَژ توٗم شُرۍ حرکژ نے بیٚنیہ آلژنے بھادسس پان
خارہ میٚنہ بھادیوم مارہٕ مَژہٕ نے سورہٕ ساماننہٕ جورہٕ ماران
رژہِ رژہِ کم رگلہٕ میٚنژہِ تٔل موٚژہٕ نے بیٚنیہ آلژنے بھادسس پان
عٲب کیاہ مَردن لولہٕ غٲبژنے ژالہِ ہیس کتھہٕ سے بنہِ انسان
ہیٚچہِ کتھہِ کرنس چھینہٕ لوٚکہ پٔژہٕ نے بیٚنیہ آلژنے بھادسس پان
ژٲوِتھ آزاد آو حَرۍ فژنے زانن زٲنتھ مٲنتھ آن

چھانن بٔرِ کرنے پان مَنزرَژہٕ نے
بیٚنیہ آلژنے بھادسس پان

غزل

سنیاس لأگِتھ پھیرِس دَ نِنے   ہا ہٹھو یاو نِنے کرٕنٔم گرٕاے

حالہٕ اکِہ حالِ دِل کرہٕ ہَس کینہٕ نِنے

ہا ہٹھو یاوَن نِنے کرٕنَم گرٕاے

عُشقَن تیٖر بَس دأ لِنجہٕ تٔنہٕ نِنے   کرِہ نَس عالمَ قِصہ تہٕ نیاے

برِہ کیاہ چھوکہ لَد دِلہ کین کھنہٕ نِنے

ہا ہٹھو یاوَن نِنے کرٕنَم گرٕاے

ہیہ کھُروادِہ سیتہ آیس چھمہٕ نِنے   پائِس پتیہِ نابے پرواسے

پھولنَم تازہ گُلزار دَدٕ وَنہٕ نِنے

ہا ہٹھو یاوَن نِنے کرٕنَم گرٕاے

پرٕنگ وٕتھراوَس ژندَن وَنہ نِنے   مُشکہ تہٕ کونگہ سیتی ناوس جاے

پوشہِ موٗت پھیرہٕ نا پوشہ آنگن نِنے

ہا ہٹھو یاوَن نِنے کرٕنَم گرٕاے

میٚنہٕ تَس دوٗرِ پود دُشمن نے   چھیٚلی چھیٚلی چٕھمہٕ تمہٕ سٕندٕ رٕباے

کرِہ یِس پیوند آمین پنہٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرٕ نَم گرٛاے

گامَن تہٕ شہرَن بتیہٕ پرٕگن نے   جاپہٕ جاپہٕ ژھانڈَن یاوَن راے

بُلبُلہ سٕندی یاٹھؠ پھیرِہ گُلشنہٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرٕ نَم گرٛاے

پیرن تہٕ سادَن بتیہٕ برہمن نے   پھیرِتھ آیس شیرِتھ راے

ژھعہ پہ چھےٚ رعہ پہ پشنز دوٚپنم مَنٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرٕ نَم گرٛاے

دَمہٕ دَمہٕ تمی پشنز لے چھم گنہٕ نے   ماپہٕ سیتی کرِہ ہَس لولہٕ متہٕ لاے

بے پرواییس کرٕی قوم کنہٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرٕ نَم گرٛاے

وِنہٕ کیاہ غارَن بتیہٕ دُشمنہٕ نے   پنہٕ نی دوستن ٹھوکٕرٕ نم نیاے

دوٗرِ پتیہٕ آزاد ژوٗر زَن وَنہٕ نے   ٹاٹھؠ یاوَن نے کرٕ نَم گرٛاے

غزل

لگہ یہ سائلہ متہٕ لالہ یأراوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یہ زار

نُندٕہ بون یاوُن وند یہ ناوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یہ زار

کرٕہ یہ حائلی دِلٕہ کی ہاوس　　اَستہ پأٹھی وَنہ یہ وِلہ تہٕ زار

پان وَتھراوے جان درتاوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یہ زار

دأ جیتھس مولہ تلہٕ لأ جی تھس داوس　　گأ جی تھس سعٔنہ کی پأٹھی درنار

مینزٕہ معدل کوٗز تھم دژوگی بے باوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہ یہ زار

عشقہ سنز ژوٗرس آدم کھاوس　　عاشقن مُند چھُنہٕ اپوان عار

ژھوٗہ دِژٕ پنہ نی دمہ اکہٕ ہاوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یہ زار

خونِ دِل پنہ نے زوٗنہٕ وَتھراوس　　تی چھُم آدن تی چھُم کار

تازہ تازہ ماز کھیوٗن پننے ہاوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہ یہ زار

لہ کچار پننے آیت تھاوس　　چھُم کہ لَہ دأرلنچ ژٕلہٕ میتم بار

مرٕہ ما کرٕہ کشا یتھہ چکہٕ جاوس　　کنہٕ بوز واوس وَنہٕ یہ زار

یاوَن ببرسے واو کرِہ ناوَس — تاوَن دُنیا برتھ باڑسر گار
سورِہ ینیلہِ یاوُن سورَن ہاوَس — کتہِ بوز واوس وَنہِ یو زار
ژھینپہ ژھینپہِ لأرِتھ ووپھ منز واوس — نالہِ متہ رَٹہِ ہَن لالہ روخسار
وِلہِ تہِ زار آزادہِ نی باوس
کتہِ بوز واوس ونیو زار

غزل

لُٹِیے لول آم بئیہِ وُچھ ہَن تےَ — وَن تےَ کتہِ ریوٗمھ یار
بیہِ نا اوسُس دُنہِ آدَن تےَ — وَن تےَ کتہِ بیوٗمھ یار
جیسہ دیسہ راوُنس بئیمی سوخنن تے — تِپھ چھٹنہِ وَنہِ نَس وار
وَنہ ہا بأرلی دزہِ ماوَن تے — وَنتےَ کتہِ بیوٗمھ یار
وِلکہ شبہ ینیلہِ ہیچھ اَسہِ تَن تےَ — ژٔ اُوی نَم زُلفِ شہمار
زِہ شاند ھاوِہ مَس رَہِ سرفن تےَ — وَنتےَ کتہِ بیوٗمھ بار
ژٔ یہِ کمیو کریی نےَ تأدِ یزہ یَن تے — یوٗت کُس جو دِ گار

ژیہ تہ میہ از ریچھ اُس ملوان تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار
بُمہ چھس خمدار سوریمہ چشمن تے — گمہ ہتھ لولہ گُفتار
چمہ خمہ کھُتھ ریتھ محرابن تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار
مائلہ مُتر عاشق دڑاسے سائلن تے — بوزان ساز و سیتار
کھتہ تارہ آسہِ تس یارہ ریشزہ وَنہ تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار
دِتہ سے میائی کینہ کے سعون تے — ہیتنہ سے وعدہ قرار
رنمہ ہس یانہ چھس اندیشن تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار
فندہ اکہ بازندہ باز آنتن تے — نازنین خوش رفتار
چھاوہ نا لولہ کین یوشہ ہلمن تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار
آواز ژاکہ بیٹلہ آزادن تے — ہوشہ آسے خوش گفتار
مشکدار پوشہ دارہ جوش لوگ زن تے — وَ سنتے کتہ بیوُ بھٹ یار

غزل

مدائے نو پردہ رویس تل — بہٗ لاگے دردہ ہی تہ گل
مسائے لاگ بے وفا بلبل — بہٗ لاگے دردہ ہی تہ گل

وولو ہیاہٕ کالہٕ بوٗمبوٗرو | اَچھن ہِندہٕ گاشہ تہٕ نوٗرو
سُلے بٔمبرِ زٲلے ویوٗر تُل | بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل
وولہٕ مَتہٕ ییم بہانہٕ ژٲو | سعہ کمہ سہٕ لٔنٹہ ییتھنہ لوگمت وداو
سہٕ کُس گُل ییتھنہٕ وُچھہ بُلبُل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل
وولو ہیاہٕ لوکچارو وسے | زُلہٕ وِنہٕ نو بہارو وسے
دَماہ ژھوپہ مار دوہ چھے سُل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل
سَرنے ییتھ پأٹھی میٚیژہٕ منز تیل | نتہٕ ییتھ آبہ پٔشیالس نیل
رتھے پأٹھی تس تہٕ میہ گوو ہیٚل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل
میہ اوسم دُشمنی ہُند زر | خبر اُسم نہ اسے دِلبر
چھہٕ ماران دوستی رِبلگُل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل
بدن زیبہ پوش تُلی چھے پُور | نتہٕ حوٗرِ عدن مشہور
قدن چانہٕ روزِ محشر تُل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل
میہ چانے ویرہ ژالِم تیر | اَنِم تأو ییزہ ژھانڈِم پیر
پھوٗلِم بتیہ مُشکدار کاکُل | بہٕ لاگےَ دردہٕ ہی تہٕ گُل

درے کنہٕ لایتھم زورٕہ   چھٕٹرتھم شیشہ مند
مدائنو دِل چھٕٹن چھٕنہٕ گل   بہٕ لاگے دردٕہ ہی تہٕ
کران آزادنےٚ تقریر   چھِہ زَن دائلِنجہ بیان تہ

چھہٕ پیٚزی پائٹھ خستہ جان بلکل
بہٕ لاگے دردٕہ ہی تہٕ گل

غزل

کامہٕ دیہ لاگتھ جامہٕ گوہ لائبی   وٕچھتہٕ بے تابی سائنی سے
خاصہ زربافتہٕ نالہ کمخائبی   وٕچھتہٕ بے تابی سائنی سے
نازنین یادَن تازہ گرٕ گائبی   کنہٕ دوٗر ہندوستانی سے
نالی اطلاس تہٕ خاصہٕ پنجائبی   وٕچھتہٕ بے تابی سائنی سے
نوٗرہٕ ژھنٹہٕ ماران پیتہٕ مانتائبی   شر ژٕلہٕ آمہٕ نوٗرانی سے
دِپدَن پِھنتہٕ توتہٕ پیتہٕ خائبی   وٕچھتہٕ بے تابی سائنی سے
ینہٕ روے وٕچھنس گئیہٕ نایائبی   تنہٕ چھُم دِل راوائنی سے

وَڑھ دائے لنجہ ماگڑھ خراٰبی　　وُچھتہ بے تاٰبی ساٰنی بیے
دوڑہ برم راٰونس لولہ گرداٰبی　　دوڑہ چھُم دولہ وُچھاٰئی بیے
نکھ بیتھ مارنس موہ کھ حجاٰبی　　وُچھتہ بے تاٰبی ساٰنی بیے
سوز ساز عشقن تازہ تیزاٰبی　　کرِ تم ضنایہ جواٰنی بیے
نہ چھُم تل آبرٕ تہٕ نہ چھُم بیتھاٰبی　　وُچھتہ بے تاٰبی ساٰنی بیے
دردم بیبہ رشے گوم زرد گولاٰبی　　جرٕ یہ جرٕ یہ اُشک ہاراٰنی بیے
خوشک لب تھاٰونس تشنہ ساٰلاٰبی　　وُچھتہ بے تاٰبی ساٰنی بیے
آزاد مارہ کوڑ لُب لُباٰبی　　ژلہ ہاتس تہٕ ہاراٰنی بیے

چھُنہ ادباش تہٕ چھُنہ شراٰبی
وُچھتہ بے تاٰبی ساٰنی بیے

غزل

پرہ دِکر طور چ نورٕ مشعلی بیے　　اَسہ دٔلی دٔلی بیے ہاو دیدار
درد کر باغچ تازہ سوٗلی بیے　　اَسہ دٔلی دٔلی بیے ہاو دیدار

اَلہ وِڑنی دڈر چھی کاکلن تُکی یے   پھمہ لہ وَن کیاہ چھے ماہ رمہ خسار
روے چون رنگین موے وُلی وُلی یے   اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار
کالہِ نومبوُرنی یتمبرزُلی یے   ژیتے پتھ ژووم گرہِ ترہ بار
باز ییترِ وَنہ ہے راز نازُلی یے   اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار
گڑایہِ چھکھ ماران ژھایہ ہُلی ہُلی یے   ہوش ویسراوان چون رفتار
ہرنہ منز جنگلن دڑاے ژُلی ژُلی یے   اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار
زاوِجہِ کھتھ چانہِ زن چھ دڈرہ پھلی یے   دند چانی قندہ پھلو خندہ گلزار
بندہِ بندہ کرتھ تھکھ طوطہ اڈہ کُلی یے   اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار
وارہِ وارہ برقرِ تل نارہ وُزملی یے   چیس چھنہِ تھاوان چون خمار
اَسہ وِنہِ دَہانہ چیترِ مس گگی یے   اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار
ژالہِ نا آزاد کار چانی ہُلی یے   ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص چھنہ میلان ساسن مَلی یے

اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

غزل

بلبل در عذابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

ابو آفتابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

لان دِل چانہِ نوٗرانہ　　　اُسان چون غنچہ دہانہِ

ارکہ آب د تابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

چھے مُشک منز باغس　　　کران کیشاہ تازہ دیماغس

ونہ ماہتابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

دِل چون پھولوٗن روے　　　دوہ نزِ جامہ بدن خوشبوے

زسیتے کُن ثوابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

ھ چون رنگ ترِ بنیہ خمار　　　زیتس پیوم یارہ سند روخسار

ن رودُم نہ تابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

س سیتھ یارہ لوگیو دِل　　　اُکھرِ پامَن بہ لائجھس رگل

دے کور بھہِ خابو لو　　　کتیو پھولہم گوہلابو لو

یتہ وُرِی شِی منز ترٲوِتھ غمَ   گُرِتھ میا ٲسی پوس بر بَم

تتے کیاہ دِلہ جوابو لو   کتیُو بچھو لہم گوہ لابو لو

زِنہ پتھ لوگ دِل منز پدمانے   خبر کیاہ چھم ڈیکہ لانے

نہ چھم آرام نہ تابو لو   کتیُو بچھو لہم گوہ لابو لو

منز ترٲوُم حیانہ پوز شِراز نام   دوہُک عشرت شبُک آرام

زِنہ تے تھاوی تھمَ حجابو لو   کتیُو بچھو لہم گوہ لابو لو

غزل آزادؔ نی بوزان   چھُنہ جنیس عاشقن روزان

بیوان زَن چینتھ شرابو لو

کتیُو بچھو لہم گوہ لابو لو

غزل

گُل پھُلی منز لولہ باغس   آمے بہار لگو یے

بُلبُل چھُ پوش چھاوان   بے اختیار لگو سے

منز یہو آم عشقُنے غم   تھاوُن بسینہ ہمدم

جِگرکۍ کباب پرُ دم   کرُی مَس تیار لۍتر سیے

دِل زولنمَ میۍ لولَن   نیۆنمَ قرار ہو لَن

غارَن ہندین مخولَن   کیشاہ اعتبار لۍتر سیے

چاٲرِتھ کمانِ ابرو   ماٲرِتھ ژوٚلمُ پری رو

لاٲرِتھ یتہ یِمِس بۍ   کھاٲرِتھ یہِ مار لۍتر سیے

کھاٲرِتھ شِکن جبینہ   روٚٹنمَ میۍ سخت کینہ

سیماب زَن بسینہ   چھمَ انتظار لۍتر سیے

یس پیٚتھ میۍ رود آدَن   پروا تِمِس نہ از من

ہوونمَ نہ روسے وُچھتن   میونۍ مزار لۍتر سیے

ہا صُبحِ کے ہَواوہ   وَنتَس ژہِ میا نہ گژاوہ

آیِت کِمِس بۍ نِشاوہ   یِتھ لوکہ چار لۍتر سیے

آزاد آ زِ ماٲرِتھ   نوَن دزاو پَردہ نِشاوِتھ

یارَن دِوان چھُ ہاٲوِتھ

در پردہ کار لۍتر سیے

غزل

جانٕکۍ پرواے چھُنہٕ جانبازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

قوربان تِہنٛدِس ناز و اندازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

اَدۍ ڈیٖوٹھُم رُوے طنّازَس — بند میٖہ و تیسریم سٲرِی سیٖے

چھُم نہ حیٖس وَنہٕ کٔس محرم رازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

خُمّار پٔوشہِ تَن خنجر بازَس — بٔہ یِمِس سینہ داری دٲرِی سیٖے

مارِہے واد چھا شرٲکِہ تہٕ مازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

تازہٕ کوہ نگ لاجوم خا برہٕ مازَس — تَس چھُنہٕ وفا دٲرِی سیٖے

شوٗب کیاہ میانِس سہ مَرَس تہٕ سازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

حال کیاہ مولوٗم آتشبازَس — شورس کیاہ کوٗر نٲرِی سیٖے

تو شان سالِہٕ شادِی جہازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

بُلبُل اَتھہِ لوٗگ یِیلہٕ شہبازَس — ژٔلہٕ کوٗت بٔکھہ ٲرِی ٲرِی سیٖے

سوزٕ کٔس بوزہٕ تَس خوش آوازَس — تیٖر اندازَس پٲرِی سیٖے

لاگِتھ سعہ نر کی نیاس درواز س   ہیٚرِہ بدن لال جٔر سر جأری ییے

بندٕ گی شؤبہٕ تس بندہ نوازس   تیٚر اندازس پأری ییے

سُلطانِ محمؤد زانہِ ایازس   ترأوِتھ سر تہٕ سرداأری ییے

معنہِ شہنہ وویٚے زانہِ شہنازس   تیٚر اندازس پأری ییے

آزادِ نی ہے خاصہِ اندازس   شوقہ واٚلی زانن سأری ییے

لوٗب کشیرِ ہند آو شیرازس

تیٚر اندازس پأری ییے

غزل

عیٖد چھُم تہٕ قربان سر کرے بوزتم سوال اے نازنیٖن

ژٕ بے نتہٕ ادٕ کس پتھ مرے چونُے چھُم حال اے نازنیٖن

گٔگ گٔگ بدن میون شینہٕ مأنی جوین اندر لوگ دأنی دأنی

کتہِ وارہ منز ڈیشھم نہ چأنی مستانہ چال اے نازنیٖن

کھائی مالہ نائی کس مسولے مژھہ بند مژھن اطلس ہلے
طوٗمارہ ڈبہ ہے تنڈ لے جوہر تہٕ لال اے نازنین

خون تشنہ قاتل پُرخمار بنگالہ آمت جود گار
ہیتھ فوج اندر اندر بے شُمار چاوٕ سرہ مہ لال اے نازنین

زُلفن اویزان کیاہ زبر دِل عاشقن ہینڈ سر بسر
پیتھ پاٹھو ظُلم تس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جدول دُشمن شوبان کیشاہ نزدیک تتھ موے سیاہ
زَن کالہٕ اوبرس تل پناہ رٹوٗزتھ ہلال اسے نازنین

پرزلان جامن منز بدن شیشس اندر شراب زَن
اُدیل کمر زُلفک شکن ژالُن محال اے نازنین

ییلہ محشرس منز ہیتھ نیے آزاد چاونی آلو دیے
دُپھنے زہ آکھ تتھ خُلّیے تہٕ اُدتھ ملال اے نازنین